UNIVERSAL LIBRARY

OU_232698

UNIVERSAL LIBRARY

هُوَ الرَّحمٰن اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيهِ تَوَكَّلْنَا

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تصنیف عالم متقی پرہیزگار نواب محمد قطب الدین خان کا ہے

التحفہ
۱۲۶۸

بیان تقوی اور اتباع سنت اور اجتناب شرک و بدعت اور رسوم قبیحہ میں

چھپا مطبع مطبع الرحمن کے سید حیات علی نے طبع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی ارشدنا بکلامه العظیم یا ایها الناس اتقوا
ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة وخلق منها
زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء والصلوة
والسلام علی سیدنا محمد المبعوث بشیرا ونذیرا وعلی
اٰله الاطهار واصحابه الابرار کلما ذکره الذاکرون
وکلما غفل عن ذکره الغافلون بعد اسکی عرض کرتا ہی بندہ گنہگار
محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین شاہجہان آبادی تلمیذ فقیر شہرہ آفاق
مولانا محمد اسحق صاحب رحمه اللہ کا غفر اللہ له ولوالدیه ولاستاذیه ولـ
جمیع المؤمنین والمؤمنات ووقهم اللہ عن بلیات الدین والدنیا والاخرة
کہ ان دنوں میں کہ مہینہ شعبان ۱۲ کا ہی فرمایش کی میری مشفق نے
برادر دینی مجمع الحسنات خواجہ ضیاء الدین احمد صاحب نے حفظه اللہ تعالی

عن

عن آفات الدارین کہ اگر ایک رسالہ حقوق میاں بیوی کی میں کہ متضمن ہو
شادی غمی کی رسوم قبیحہ کو اور نشر و غیرہ کو تالیف کیا جاوی تو بہت
بجا ہے کیونکہ اکثر مرد و عورت حقوق آپس کی میں بہت قصور کرتی ہیں
اور طرح طرح [illegible] کی مرتکب ہوتی ہیں [illegible] اگرچہ [illegible]
تھی لیکن [illegible] تصور [illegible] اسکی لکھنی کا ہوا اور اسکو
اور ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر [illegible] مرتب کیا
مقدمہ میں بیان [illegible] احکام خدا اور رسول کا اور [illegible]
[illegible] اور شرک کا اور برائی [illegible] جانی گناہ ہونیکا اور ایک باب
میں حقوق خاوند کی کہ [illegible] ہیں اور دوسرے باب میں حقوق بیوی کی
کہ خاوند پر ہیں اور اسی ضمن میں شادی غمی کی بری رسوم [illegible]
ہیں اور خاتمہ میں ایک [illegible] مشتمل [illegible]
اور اسکا نام تحفۃ الزوجین رکھا [illegible]
کرے [illegible] اللہم [illegible]
[illegible] الاثام [illegible]
[illegible] ہمیں فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی اور دوست
رکھے اللہ و رسول کو اور انکی احکام کو اور بچے گناہوں سے اور اچھا [illegible]
بچائے گناہوں کو فرماتا ہے اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا یعنی ای ایمان والو فرمان برداری
کرو اللہ تعالی کی اور فرمان برداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب
حکم کی ہین تم مین سی یعنی حاکم اور علماء اوخاوند وغیرہ بشرطیکہ خلاف
شرع حکم نکرین پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پہیرو تم اوسکو طرف
اللہ کی یعنی کتاب اوسکیکی اور طرف رسول اوسکیکی یعنی اونکی زندگا
مین اور بعد اونکی اونکی سنت کی طرف اگر ایمان رکہتی ہو تم ساتہہ اللہ کی
اور دن آخرت کی یہہ بہتری اور بہت خوب ہی از روی مآل کار کی
اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ
یعنی کہہ ای محمد اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست
رکہیگا تمکو اللہ تعالی اور فرمایا فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی
یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی قسم ہی تیری رب کی نہین مومن ہو
لوگ یہان تک کہ حکم بدین تجکو بیچ اوس چیز کی کہ اختلاف کرین آپسمین پہر
نہ پاوین اپنی دلونمین تنگی اوس چیز سی کہ حکم کری تو اور تابعدار رہون
تیری حکم کی تابعدار رہونا اور فرمایا ہی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و
الصدیقین والشہداء والصالحین ۵ یعنی اور جو کہ فرمان
برداری کرتی ہین اللہ کی اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکی ہونگے
کہ انعام کیا ہی اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین او صدیق او شہدا اور صالحین
اور فرمایا ہی ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ط یعنی اور
جو کوئی اطاعت کرتا ہی رسول کی پس بتحقیق اطاعت کی اوسنی اللہ کے
اور فرمایا یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول
لو تسوی بہم الارض یعنی دن قیامت کی دوست رکھین گے
وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اونہون نی اور نافرمانی کی ہی رسول کی یہہ کہ برابر
کیجاوے ساتھ اونکی زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کی بسبب شدت
ہول اوسدن کی جیسکہ اور آیت مین ہی ویقول الکافر یلیتنی
کنت ترابا ۵ یعنی کہیگا کافر ای کاشکی ہوجاتا مین مٹی انتہی اور
فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کل امتی یدخلون الجنۃ
الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ و
من عصانی فقد ابی رواہ البخاری یعنی سب امت میری داخل
ہوگی جنت مین مگر جسنی انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسنی انکار کیا فرمایا کہ
جسنی اطاعت کی میری داخل ہوا جنت مین اور جسنی نافرمانی کی میری

پس تحقیق انکار کیا نقل کی یہہ بخاری نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت
بہ رواہ فی شرح السنۃ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک
کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطی اس چیز کی کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام
اور شریعت اور روایت ہی انس رضی کہ کہا کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی
قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من
سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی
کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی یعنی ای چہوٹی سی
بیٹی میری اگر قدرت رکہی تو یہہ کہ صبح کری تو اور شام کری تو اسحالمین کہ
نہ ہو تیری دلمین کدورت ونفاق کسیکی طرفسی تو کر پہر فرمایا ای
بیٹی میری اور یہہ صاف رہنا میری سنت سی ہی اور جسنی دوست
رکہی سنت میری پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دوست رکہا
مجکو ہوگا ساتہہ میری جنت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لا یؤمن احدکم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین
متفق علیہ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہان تک کہ

ہووین بہت دوست طرف اوسکی باپ اوسکی سی اور فرزند اوسکی سی
اور سب لوگوں سی نقل کی یہہ بخاری مسلم نے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ
النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ
بَعْدِیْ رواہ الترمذی ف یعنی جسنے کھایا حلال اور عمل کیا موافق
سنت کی اور امن مین رہی لوگ ہلاکت و آفت اوسکی سی داخل ہوگا
جنت مین یعنی پہلی جماعت کی ساتھہ لیس عرض کیا ایک شخص نے کہ
یارسول اللہ تحقیق یہہ کام آجکی دن بھی ہماری زمانہ مین بہت ہے
لوگون مین یعنی بعد اسکی کیا حال ہوگا فرمایا ہان اس زمانہ مین تو بہت
ہی اور قریب ہی کہ ہوگا ان لوگون مین بعد میری پیدا ہونگی یعنی منقطع
نہین ہونگی خیر امت میری بالکل اگرچہ تفاوت ہو قلت و کثرت کا اور
ہر زمانہ مین یہی لوگ متقی ہونگی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اور فرمایا ہی
اللہ جل شانہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؕ
یعنی ای ایمان والو ڈرو اور بچو اللہ کی گناہون سی اور چاہیی کہ دیکھی ہر
نفس اور خبر کو کہ آگی بھیجا ہی کل آنیوالی کی لیی یعنی روز قیامت کی لیی اور

ڈرو اللہ سی بلاشک اللہ خبردار ہی ساتھہ اوسچیز کی کہ کرتی ہو تم ×
اور فرمایا وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ
حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ الآیہ × یعنی جو کوئی ڈری اللہ سی پیدا کرتا ہی
اللہ اوسکی لیی راہ خلاصی کی یعنی سختی دنیا اور آخرت کی سی اور رزق دیتا ہی
اوسکو اوس جگہ سی کہ گمان نہین کرتا انتہی ف آیا ہی حدیث شریف
مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین جانتا ہون ایک آیہ
اگر عمل کرین اوسپر لوگ تو کفایت کری اونکو وہ آیہ یہہ ہی + وَمَنْ
یَتَّقِ اللّٰہَ الخ انتہی ۵ حضرت شیخ عبدالحق نی اسکی شرح مین لکھا ہی کہ
یعنی اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنی تقوی کرین تو البتہ کفایت کری اونکو
طلب رزق سی اور رنج اوٹھانیسی بیچ اسباب اوسکیکی کہا ہی بعض
مشایخ نی کہ ہر قوم کی لیی ایک حرفہ پیشہ ہی اور حرفہ ہمارا تقوی ہی اور توکل
ہی انتہی × اور کتاب مغنی الطالب لنیل المطالب مین لکھا ہی کہ اصل
اور عمدہ ترین اسباب دفع شر نفس کا تقوی ہی اور تمام خیر و سعادت
دارین کی تقوی کی نیچی رکھی ہین اس جہت سی کہ مدار عبادت کا کہ موجب
سعادت کی ہی تین چیزون پر ہی ایک تو توفیق آلہی بندیکو عمل پر اور
دوسری اصلاح تقصیر عمل کی تا تمام ہو عمل اور تیسری قبول کرنا
حق تعالی کا عمل کو اور دینا ان تینون چیزون کا حق تعالی کی طرف سی عمدہ

کیا گیا ہی تقوی پر جو کوئی تقوی اختیار کری البتہ ان چیزون مذکورہ کو
پہنچی اور پہنچیا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہی اور وعدہ عطا کرنی
ان تینون چیزون کا قرآن مین موجود ہی کہ فرمایا + اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ
یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھہ متقیونکی ہی + اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
یعنی ای ایمان والو ڈرو خدا سی اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنی سنوار
دیگا خدا عمل تمہاری اور فرمایا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
یعنی قبول نہین کرتا خدا عمل کو مگر متقیونسی اور او رہبت چیزین خیر دین
و دنیا کی مربوط ساتھہ تقوی کی ہین جیسی کہ فرمایا + اِنْ تَصْبِرُوْا وَ
تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط یعنی اگر صبر کرو اور تقوی کرو
نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھہ + اور فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط یعنی جو کوئی
ڈری اللہ سی پیدا کرتا ہی اللہ اوسکی لیی راہ نکلنی کی ہر مشکل سی اور رزق
دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ نہین گمان کرتا اور فرمایا وَاتَّقُوْهُ وَ
اَطِيْعُوْنِ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ یعنی ڈرو اللہ سی اور طاعت کرو
میری بخشی گا اللہ تمہاری لیی گناہ تمہاری اور فرمایا وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ط یعنی اللہ دوست رکہتا ہی متقیون کو اور فرمایا اَلَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ
فِي الْاٰخِرَةِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائی اور ہین وہ تقوی کرتی انکی لیے
خوشخبری ہی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اور اسی لیے متقی بزرگتر
سب سی ہوا کہ فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی
بلاشبہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کی بڑا پرہیزگار تمہارا ہی اور حدیث
شریف مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھہ خوش نہ
آتا تھا دنیا سی مگر متقی کی ۔ اور توریت مین آیا ہی ای فرزند آدم
کی تقوی کر اور جہان چاہی تو سو اور فرمایا خدا تعالی نی وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ یعنی قریب کی گئی جنت واسطی متقیونکی نہ دور
پس محافظت مکروہنسی اور فراخی رزق کی اور مغفرت گناہونکی اور دوستی
خدا تعالی کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی بہشت کی اور
اکرام نزدیک خدا تعالی کی وغیر ذلک وعدہ کی گئی تقوی پر ہین کہ متقی کو یہ
سب چیزین میسر ہوتی ہین جیسی کہ آیات سابقہ مین مذکور ہوئین اور
معنی تقوی کی پاک کرنا دل کا ہی سب گناہونسی اور ڈرنا اور ہیبت
رکھنی خدا تعالی سی اور طاعت و عبادت کرنی اور یہہ تینون معنی لفظ تقوی کی
سمجھی جاتی ہین اور مراتب تقوی کی تین ہین تقوی شرک سے اور
تقوی بدعت سی اور تقوی معاصی فرعیہ سی جیسی کہ اس آیۃ مین

مذکور

مذکور ہین * لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ
فِيمَا طَعِمُوا الخ اور تقوی معنی اجتناب کرنیکی فضول حلال سی ہی عملاً
مشہور ہی ظاہر ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی متقیونکو
اس سبب سی متقی کہتی ہین کہ ترک کرتی ہین اوس چیز کو کہ اوسمین خوف نہین
ہی بخوف اسکی کہ نہ پڑین اوس چیزمین کہ اوسمین خوف ہی انتہی بس تقوی
چار قسم پر ہوا اور یہہ قسم اخیر اہم اور اعلی درجات تقوی کی اور موجب
سعادت دارین اور حاصل ہونی کسب نعمتون کی ہی اور ساتھہ ترک
کرنی اسکے کی بندہ مستحق حساب اور عیب اور حبس اور سرزنش کا ہوتا ہے
اور ساتھہ کرنی اسکی کی پہنچنی والا تمام بھلائیون اور قربتون اور نعمتون
کو ہوتا ہی اور اسکو متقی کامل کہتی ہین مگر التقوی شرک اور حرام اور
گناہونسی ہر مومن پر فرض ہی اور ساتھہ ترک کرنی اسکی کی جہنمی اور معذب
ہوتا ہی اور ترتیب استعمال تقوی کی اتنی مین یہہ ہی کہ بقوت تمام قیام
کرکر نفس کو تمام گناہونسی باز رکھی اور تمام فضولیونسی پرہیز کری اور تمام
اعضا کو لگام تقوی کی دی اور ہر عضو کو کہ جن جن چیزونکی لیی پیدا کیا گیا ہے
استعمال مین لاوی اور عمل حرام و لایعنی سی باز رہی تمام ہوا کلام صاحب
مغنی کا پس ہر شخص کو چاہیی کہ ان مضامین مین غور کرکر اتباع سنت ہر
حال مین اپنی پر لازم کری اور کفر اور شرک اور بدعتون اور گناہونسی پرہیز کری

اور کفر و گنا ہونکو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانی اور نہ اوسکی
کرنی پر راضی ہو کہ ملا علی رح نی شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی ۔ اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ
کُفْرٌ مِنْهَا اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيْرَةً كَانَتْ اَوْكَبِيْرَةً كُفْرٌ
اِذَا ثَبَتَ كَوْنُهَا مَعْصِيَةً بِدَلَالَةٍ قَطْعِيَّةٍ وَكَذَا الْاِسْتِهَانَةُ
بِهَا كُفْرٌ بِاَنْ يَعُدَّ هَنِيْئَةً سَهْلَةً وَيَرْتَكِبُهَا مِنْ غَيْرِ مُبَالَاةٍ
وَيُجْرِيْهَا مَجْرَى الْمُبَاحَاتِ فِي ارْتِكَابِهَا اِنْتَهٰى ۔ یعنی
راضی ہونا ساتھہ کفر کی کفر ہی اور حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہی
جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھہ دلیل قطعی کی اور ایسہی حقیر و سبک
جاننا گناہونکا کفر ہی باین طرح کہ گنی اونکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہو اونکا
بی پرواہ ہو کر اور قائم مقام مباحات کی کری اونکو عمل مین لانی مین
اور سید جمال الدین نی لکھا ہی کہ ۔ فَاِنَّ مَنْ لَمْ يُنْكِرْ بِالْقَلْبِ
رَضِيَ بِالْمُنْكَرِ فَيَكُوْنُ كُفْرًا ۔ یعنی جسنی نہ برا جانا برائی کو دلسی
راضی ہوا ساتھہ برائی کی پس ہوگا یہہ کفر انتہی ۔ اور مولانا عبد العزیز
محدث دہلوی رح نی بیچ تفسیر وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ کی لکھا ہی
کہ استباحت گناہ کا کفر ہی اور معنی استباحت کی یہہ ہین کہ دلمین
خوف عذاب کا اوسپر نرہی اور قبح اوسکا اعتقاد مین سی جاتا رہی
گو جانی کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہی اور اوسکی منع شدید کیا ہی اور

زبان سی ہی اقرار کری کہ یہہ گناہ گناہ ہی اس لیی کہ معنی استباحت کی مباح جانناہی نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سی جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد مین قبیح رہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتہہ اوس گناہ کی وقوع مین آیا ظاہر ہی بنابرآن فقہ سمجہی ہیں کہ انکار وارد ہونی حرمت اوسکی کا شرع مین ہی لازم استباحت کا اور یہہ معنی نادرالوقوع ہی ازروی احادیث وآیات کی پیچ تحقیق استباحت کی اسی قدر کافی ہی کہ مذکور ہوا انکار ورد حرمت اوسکی کا شرع مین ساتہہ دل یا زبان کی ضرور نہین بسا اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہی کہ شرع مین واسطی مصلحت عام کی تا رسم فاسد شائع نہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتہہ اور قبح کی نہو اس فعل کو حرام کیا ہی اور واسطی ترہیب وتخویف کی وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہی ورالا فی نفسہ یہہ فعل کوئی وجہ قبح کی نہین رکہتا اور عقاب اسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکہنا چاہی کہ پیچ فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کی کام مین آویگا انتہی + پس ای بہائیو سرکشی کو چہوڑدو اور اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کی نہو اور ڈرو اپنی رب کی سامنی کہڑی رہنی سی اور بچو گناہونسی اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنی لیی کہ پاک پروردگار فرماتا ہی فاما من طغی واثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی الماوی + واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی + یعنی جسنی سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو

اور کفر و گناہونکو اچھا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانی اور نہ اوسکی
کرنی پر راضی ہو کہ ملا علی رح نی شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی « اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ
کُفْرٌ مِنْہَا اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِیَۃِ صَغِیْرَۃً کَانَتْ اَوْکَبِیْرَۃً کُفْرٌ
اِذَا ثَبَتَ کَوْنُہَا مَعْصِیَۃً بِدَلَالَۃٍ قَطْعِیَّۃٍ وَکَذَا الْاِسْتِہَانَۃُ
بِہَا کُفْرٌ بِاَنْ یَعُدَّ ہَیِّنَۃً سَہْلَۃً وَیَرْتَکِبُہَا مِنْ غَیْرِ مُبَالَاۃٍ
وَیُجْرِیْہَا مُجْرَی الْمُبَاحَاتِ فِیْ اِرْتِکَابِہَا اِنْتَہٰی « یعنی
راضی ہونا ساتھہ کفر کی کفر ہی اور حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہی
جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتھہ دلیل قطعی کی اور ایسیہی حقیر و سبک
جاننا گناہونکا کفر ہی باین نہج کہ گنی اونکو ہلکا اور سہل اور مرتکب ہو اونکا
بی پرواہو کر اور قائم مقام مباحات کی کری اونکو عمل مین لانی مین
اور سید جمال الدین نی لکھا ہی کہ « فَاِنَّ مَنْ لَمْ یُنْکِرْ بِالْقَلْبِ
رَضِیَ بِالْمُنْکَرِ فَیَکُوْنُ کُفْرًا « یعنی جسنی نہ بُرا جانا برائی کو دلسی
راضی ہوا ساتھہ بُرائی کی پس ہو گا یہہ کفر انتہی * اور مولانا عبد العزیز
محدث دہلوی رح نی بیچ تفسیر وَاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْئَتُہٗ کی لکھا ہی
کہ استباحت گناہ کا کفر ہی اور معنی استباحت کی یہہ ہین کہ دلمین
خوف عذاب کا اوسپر نرہی اور قبح اوسکا اعتقاد مین سی جاتا رہی
گو جانی کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہی اور اوسی منع شدید کیا ہی اور

زبان سے بھی اقرار کرے کہ یہہ گناہ گناہ ہے اس لیے کہ معنی استباحت کے مباح جاننا ہے نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سے جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد مین قبیح رہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتھہ اوس گناہ کے وقوع مین آیا ظاہر ہنا ان لفظے سمجھے مین کہ انکار وارد ہونی حرمت اوسکی کا شرع مین بھی لازم استباحت کا اور یہہ معنی نادر الوقوع ہے از روے احادیث و آیات کے یہہ تحقیق استباحت کے اسی قدر کافی ہے کہ مذکور ہوا انکار ورود حرمت اوسکی کا شرع مین ساتھہ دل یا زبان کے ضرور نہین بسا اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہے کہ شرع مین واسطے مصلحت عام کے تا رسم فاسد شائع نہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتھہ اور قبیح کے نہو اس فعل کو حرام کیا ہے اور واسطے ترہیب و تخویف کے وعدہ عذاب کا اسپر کیا ہے والا فی نفسہ یہہ فعل کوئی وجہ قبح کے نہین رکھتا اور عقاب اسپر مرتب نہین ہوتا اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکھنا چاہیے کہ یہہ فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کے کام مین آویگا انتہی * پس اے بھائیو سرکشی کو چھوڑو اور اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کے نہو اور ڈرو اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور بچو گناہون سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنے لیے کہ پاک پروردگار فرماتا ہے

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى * وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى * یعنی جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو

یعنی ساتھ پیروی کرنی شہوات کی پس تحقیق جہنم ٹھکانا اوسکا ہی اور جو کوئی
ڈرا کھڑی ہونی سی آگی پروردگار اپنی کی اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش نفسانی
سی پس تحقیق ٹھکانا اوسکا جنت ہی انتہی۔ اسکی تفسیر جلالین مین یہہ لکھی ہے
کہ حاصل اسکا یہہ ہی کہ گنہگار دوزخمی ہیگا اور مطیع جنتی ہین پس سمجھو اسکی مضمون
کو اور اسکی خاطر گناہ مین نہ گرفتار ہو کر روز آخرت کی کوئی کسی کا کام نہین آنی
کا جیسی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی فَاِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّۃُ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ ط لِکُلِّ امْرِءٍ مِّنْھُمْ
یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ * یعنی پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا جس دن کی بھاگیگا
آدمی اپنی بھائی سی اور مان سی اور باپ سی اور جورو سی اور فرزندوں سی کہ
کی لیے اونمین سی وس دن ایکحال ہوگا مشغول کریگا اوسکو حال غیر سی یعنی
ہر شخص اپنی اپنی حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہین ہونی کا انتہی
اور حضرت عائشہ رض سی روایت ہی کہ اونھون نے ایکدن یاد کیا آگ دوزخ
کو اور رونی لگین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو کہا
حضرت عائشہ نی کہ یاد کیا مین نی آگ دوزخ کو پس رونی لگی مین پس آیا یاد کرو گی تم
اپنی اہل کو دن قیامت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی کہ
تین جگہ کوئی کسیکو نہین یاد کرنی کا ایک تو نزدیک میزان کی یہان تلک کہ جانے
کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنی نامہ اعمال کے

یہان تک کہ جانی کہ آیا داہنی ہاتھ مین ملتا ہی نامہ اعمال یا بائین ہاتھ مین پشت کی پیچھی سی اور تیسری وقت گذرنیکی پل صراط پرسی جسوقت کہ رکھا جاوے بیچ پشت دوزخ پر یہہ حدیث مشکوٰۃ مین ابو داؤد سی نقل کی ہی پس غرض ان تمام مضامین کی لکھنی سی یہہ ہی کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال مین فرمان بردار اللہ تعالےٰ کا اور اسکی رسول مقبول کا ہونا چاہیی تابعدار ہو اور موافقت زوجین کے بیچ ہی یہہ عمل اکسیر اعظم ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا * یعنی بیشک جو لوگ ایمان لائی اور عمل اچھی کیی پیدا کریگا واسطی اونکی خدا تعالی دوستی کو یعنی باہم دوست ہونگی پس بعضی بیویان عمل حب کی (دوستی) تلاش رکھتی ہین اور بعضی مرد ڈھونڈہتی پھرتی ہین ایسی اعمال کہ بیوی تابعدار رہی اور محبت رکھی یہہ عمل کیون نہین کرتی کہ اللہ تعالےٰ کا بتایا ہوا عمل ہی اگر اسکی حق مین کہین ہر کہ بیشک اثر کافر گردد تو بجا ہی للہ الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہی اصل مطلب

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا

باب پہلا بیچ حق خاوندونکی بیویون پر

بیویونکو کمال اطاعت کرنی چاہیی اپنی خاوندونکی کہ انکا بڑا حق ہی اونپر * فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی * لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ یعنی اگر مین حکم کرتا کسی کو

کسی کی سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو یہہ کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو
نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی سجدہ کرنا کسی کیے لیے درست نہین سوا ای پاک پروردگار
کی اگر درست ہوتا کسیکی لیے تو بیوی کو حکم ہوتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کیا کری
کہ بڑا حق ہی اسکا اوسپر اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ﴿ ایما امرأۃ
ماتت وزوجھا عنھا راض دخلت الجنۃ رواہ الترمذی
یعنی جو عورت مری اس حال مین کہ خاوند اوس کا اوس سی راضی ہو داخل ہوگی بہشت
مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی المرأۃ اذا
صلت خمسھا وصامت شھرھا واحصنت فرجھا واطاعت
بعلھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت رواہ
ابو نعیم فی الحلیۃ یعنی عورت جسوقت کہ پانچون وقت کی نماز پڑہی
اور ماہ مبارک کی روزی رکہی اور بچاوی اپنی ستر کو یعنی حرام کاری سی
اور فرمان بردار کری اپنی خاوند کی پس ایسا درجہ ہوگا اوس کا کہ داخل
ہوگی بہشت مین جس دروازی سی چاہی گی نقل کی یہہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اذا الرجل دعا زوجتہ
لحاجتہ فلتأتہ وان کانت علی التنور رواہ الترمذی ﴿
یعنی جبکہ بلاوی مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کی لیے اسپر چاہیے کہ آوی اوسکی
پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنی کام ضروری کرتی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * لَا تُؤْذِی امْرَأَۃٌ زَوْجَھَا فِی
الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ
اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ یعنی نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنی
خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہی جنتی بیوی اوسکی کہ حور بڑی آنکھون والی ہی نہ ایذا
دی تو اسکو مار تجکو اللہ پس سوا اسکی نہین کہ وہ تیری پاس مہمان ہی قریب ہی
یہہ کہ جدا ہو کر تجھسی آویگا ہماری پاس نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی * ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ لَھُمْ صَلٰوۃٌ وَلَا تَصْعَدُ
لَھُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعَ
یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْأَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا وَالسَّکْرَانُ
حَتّٰی یَصْحُوَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ * یعنی تین
شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہین چڑہتی اونکی کوئی نیکی ایک تو
غلام بہاگا ہوا یہان تک کہ پہر کر آوی اپنی آقاؤن کی پاس اور اطاعت کرے
اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہوا ہے اوسپر خاوند اوسکا یعنی بشرطیکہ حق پر خفا
ہوا اور تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوشیار ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین
* پس بیویونکو چاہیے کہ ان حدیثون کی معنو مین غور کر کر اپنی خاوندون کے تابعدار
کرین اور تابعداری مین یہہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکہین کہ اگر خاوند بری بات کرنی

بیان ان کامون کا جنمین بیبیون کو
اطاعت خاوند کی جائز نہین

کہی تو نہ کہا مانین اُس لیی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے *
لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ * یعنی نہین ہی تابعداری
کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی اور اگر ضروری یا مباح بات کرنیکو کہی یا بُری
بات سی منع کری تو تابعداری اوسکی بدل وجان کری مثلاً خاوند نماز پڑہنی کو
کہی تو بجا لاوی حکم اوسکا کیونکہ اوسکی ترک کرنی مین بڑا گناہ لازم آتا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا فَقَدْ
كَفَرَ * یعنی جسنی نماز چھوڑی قصداً پس تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ مبارک کی روزی
رکہنی کو کہی تو اسمین بھی اطاعت اوسکی کری کیونکہ اسکے ترک کرنی مین بڑا ہی گناہ
پاتا ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ
مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ
كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ یعنی جسنی ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا اجازت
وبغیر مرض کی تو اوسکی بدلی اگر تمام زمانہ بھر روزہ رکھیگا تو اوسکی فضیلت
کو نہین پانی کا یا اگر زکوٰۃ اسپر فرض ہی اور خاوند زکوٰۃ دینی کو کہی تو فرمان
برداری کری اوسکی کیونکہ زکوٰۃ کی نہ دینی سی برا حال ہوگا قیامت کو کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ
زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ
يُطَوِّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ

ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اَلْاٰيَة یعنی جسکو اللہ نے مال دیا اور اوس نے زکوٰۃ اوسکی
ادا نکی تو دن قیامت کے مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالے سانپ کے کہ گر گئے
ہونگے بال اوسکے سر کے بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کے اور اوسکے آنکھون پر
دو نقطے سیاہ ہونگے کہ برا سانپ ہوتا ہے وہ مانند طوق کے زکوٰۃ نہ دینے والے کے
گلے میں پہنایا جاویگا پھر اوسکے باچھین پکڑیگا پھر کہیگا کہ مین مال تیرا ہون مین خزانہ تیرا
ہون پھر اسواسطے سند کے حضرت نے آیۃ کلام اللہ کے پڑھی اور نہ جانین وہ لوگ
کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دی ہے اونکو اللہ نے اپنے فضل سے کہ وہ بہتر ہوگا
اونکے لیے بلکہ وہ برا ہوگا اونکے لیے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے ڈالا جاویگا
وہ مال کہ بخل کیا ساتھ اوسکے اور اسی طرح اگر حج فرض ہووے تو تابعدار اونکے
کرے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً
تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا
اَوْ نَصْرَانِيًّا * یعنی جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہنچاوے اوسکو طرف
(یعنی خرچ اور سواری کا)
بیت اللہ کے اور حج نکرے پس نہین تفاوت اوسپر اسمین کہ مرے یہودی ہوکر
یا نصرانی ہوکر * طلب علم کو بھی تو چاہئے اوسکا کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے * طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ
یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر جیسے چیزین

بطریق مثال کی لکھی گئی ہین حاصل یہہ کہ جو ضروری اور مباح چیز وسنکی
کرنی کو خاوند کہی بدل و جان قبول کری اونکو اور اگر بری باتون سی منع
کری تو باز رہی اون سی اور بری باتین بہت ہین سب سی بری بات شرک
وکفر ہی کہ اللہ تعالے فرماتا ہی* اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿﴾ یعنے
شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَا اُوْلٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿﴾ یعنی
جن لوگون نی کفر کیا اور جھٹلایا ہمار آیتون کو وہ دوزخ کی رہنی والی ہین وہ اوسمین
ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف مین آیا ہی * عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ
لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ
وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً
مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ
ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ
بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ
وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مُوْتٌ وَاَنْتَ
فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ
عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ *

یعنی روایت ہی معاذ سی کہ کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ساتھ دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کی کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوی
تو اور جلایا جاوی تو اور نہ نافرمانی ماں باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین نکلو نکل جانیکا
اہل و مال سی اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصداً اس لیے کہ تحقیق جسنی چھوڑی نماز
فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا ذمہ سے عہد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اس لیے
کہ تحقیق وہ سر ہی ہر برائی کا اور بچا تو اپنی تئین گناہ سی اس لیے کہ تحقیق گناہ
سی غضب الہی نازل ہوتا ہی اور بچ تو بھاگنی سی جہاد مین سی اگرچہ ہلاک ہون
لوگ اور جبکہ پہنچی لوگونکو موت یعنی قحط یا وبا اور تو اون مین ہو پس ثابت رہ
اور خرچ کر اپنی عیال پر مال اپنا اور نہ اٹھا اون سی عصا اپنا واسطی تادیب کی
یعنی تنبیہ کرتا رہ امور شرعیہ پر اور ڈرا انکو یعنی بیچ مخالفت اوامر اور نواہی
اللہ کی نقل کی یہ احمد نی پس اگر عورت شرک و کفر کرتی ہی اور خاوند
منع کری تو اوسی وقت کہنا اوسکا مانی اور توبہ اوس سی کری اور نکاح پھر
اگر کری کہ شرک و کفر سی نکاح جاتا رہتا ہی اور کفر لازم آتا ہی اللہ و رسول
کی نہ ماننی سی یا اون کی حقیر جاننی سی یا اون کی بی ادبی کرنی سی
یا انکی احکام و خبرون کی نہ ماننی اور جھوٹ جاننی سی یا حقیر جاننی سی اونکا اور
شرک کی معنی جو اگلی علماء نی بڑی بڑی کتابونمین لکھی مین اوس کا حاصل مولانا
حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ نی ترجمہ قرآن مین لئی جا بجا نقل کیا ہی

فائدہ معنی شرک

چنانچہ وہ عبارتین اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہین تا عوام اچھی طرح سمجھہ لین سورہ
بقرہ مین بیچ فائدہ آیہ وَلَا تَنکِحُوا المُشرِکَاتِ الخ کی یہہ لکھا ہی اگر مرد نی یا عورت
نی شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانی مثلاً
کسیکو سمجھی کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہی یا وہ جو چاہی سو کر سکتا ہی یا
ہمارا بھلا برا کرنا اوس کی اختیار مین ہی اور اللہ کی تعظیم اور پر خرچ کری مثلاً کسیکو
سجدہ کری اور اوس سی حاجت مانگی اوسکو مختار جان کر اور بیچ ترجمہ سورہ بنی اسرائیل
کی تفسیر آیہ وَشَارِکْهُمْ فِی الاَموَالِ الخ مین لکھا ہی کہ مال مین ساجھا یہہ کہ تونکی
نیاز اپنی مال مین فرض سمجھتی ہین اور اولاد مین یہہ کہ ایک کو بتاتی ہین فلانی نی
بخشا ہی دوسرا فلانی کا بخشا اور سورہ نحل کی ترجمہ مین لکھا ہی کہ مشرک کہتی ہین
مالک اللہ ہی ہی پر یہہ لوگ اوس کے سرکار مین مختار ہین اس واسطی انکو پوجتی
سو یہہ غلط ہی جو لوگ پوجتی ہین بزرگونکو وہ بزرگ بی گناہ ہین ایک شیطان
اپنا نام رکھکر آپکو پجواتا ہی انتہی اور اسی طرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نی بیچ
تفسیر سورہ جن کے آیۃ کَادُوا یَکُونُونَ عَلَیہِ لِبَدًا کی تفسیر مین لکھا ہی حاصل اوس کا
یہہ ہی کہ کوئی اس بندہ سی یعنی آن حضرت سی طلب فرزند کی کرتا ہی اور کوئی
طلب روزی کی اور کوئی طلب خدمات دنیا کی وغیر ذلک اور بسبب اس ہجوم
کی اوسکی اوقات کو بھی منغّص کرتی ہین اور آپ بیچ ورطہ شرک وکفر کی
گرفتار ہوتی ہین اور سمجھتی ہین کہ جب نور الٰہی اس بندی کی دل مین آیا

بہر

بسبب کمال قرب و عبادت کی تو یہہ بندہ شریک کارخانہ خدائی کا ہوا اور اسکو
اللہ کی نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہی کہ جو کچھہ وہ کہی حق تعالی عمل مین لاتا ہی
جیسی کہ دنیا مین صاحب خانہ کو خاطرداری مہمان کی ملحوظ ہوتی ہی اور ایسے
ہی اہل دنیا متجسس رہتی ہین کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکی گہر
مین کہ آتی ہین اوس سی حل مشکلات اور حاجت روائی ڈہونڈتی ہین
اور ساتھہ اسی خیال فاسد کی کہ یہہ حق بندگان خدا کی ساتھہ خدا کی ہم
پہنچاتی ہین یہہ ورطہ پیر پرستی اور گور پرستی کی پڑتی ہین اور اس حادثہ
مین جن اور آدمی دونو شریک ہین انتہی اور مائۃ المسائل مین لکھا ہی کہ
شرک شرع مین بمعنی کفر کی ہی استعمال کیا گیا ہی چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح
نی ترجمہ مشکوۃ مین لکھا ہی کہ اشراک باللہ شریک کرنا ہی ساتھہ خدا کی وجود مین
یا عبادت مین اور مراد شرک سی کفر ہی جس طرح کا کہ ہو انتہی اور خیالی حاشیہ
شرح عقائد کی مین لکھا ہی کہ قول اللہ تعالی کا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ای
یکفر بہ اور کفر کو ساتھہ شرک کی تعبیر کیا اس لیے کہ کفار عرب تھی مشرک انتہی
پس اس سی معلوم ہوا کہ یہہ باتین بھی کفر و شرک کی ہین پوجنا سیتلا کا اور چوٹی
رکہنی بچون کی سر پر بدہی یا پیرا پہنانا اس نیت سی کہ اس سی عمر دراز ہوتی
ہی یا گنج پہرنا یا ہنسلی پہنانی اسی نیت سی یا داہنی بھگونی یا چرخہ نکالنا
یا چاند النا بعد کسی کی مرنیکی یہہ جانکر کہ ان سی کوئی اور بھی مرجاویگا یا ایک رنگ

بڑی اور پیرا دو نوٹ [illegible] کی نام کی لکی مین پہناتی ہین ۱۲

کا کپڑا وغیرہ پہنا ترک کر دینا یہہ جانکر کہ ہماری بزرگ اسکو ترک کر گئی ہین جو کوئی
اسکو پہنیگا خواہ مخواہ ضرر اوسکو پہنچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو
وغیرہ کو ماننا اور اوس سی خبرین غیب کے پوچھنی اور اوسکو حاجت روا جاننا
اور اسی طرح اگر بزرگون کو حاجت روا جانکر منتین اونکی ماننی اور شگون بد کو موثر
جاننی یعنی مثلا اگر بلی راستہ کاٹ گئی یا چھینک ہوگئی وغیر ذلک تو جس کام کو چلی
وہ نہین ہونیکا یہہ سمجھنا قبیل طیرہ کی سی ہی کہ جسکو آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی شگون بد لینا شرک ہی غرض کہ جو
شرک اور کفر کی باتین ہین اونکو ترک کری کہ دنیا چند روزہ ہی اور وہان
کوئی کام نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بچی نہ اور کوئی بس کمال اقتضاء
غفلت ہی کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سی اپنی آخرت کو برباد کری کہ کلام اللہ اور
کتابین حدیث وغیرہ کی بھر رہی ہین اس کی برائی مین چنانچہ حضرت پیران پیر
سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتی ہین کہ لوگ اس شرک سی غافل ہین کہ
اپنی خواہش نفسانی کی تابع ہو رہی ہین جیسی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَفَرَأَیْتَ
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ یعنی کیا دیکھا تو نی اوسکو کہ پکڑا ہی اوسنی اپنی
خواہش نفسانی کو معبود اپنا اب خیال تو کیجیی کہ اتنے مطلق خواہش نفسانی کی
پیروی کو شرک کہا چہ جائیکہ صریح شرک ہو اور کلمات کفر سی کہ مظاہر حق ترجمہ
مشکوۃ شریف کی مین فتاوی عالمگیری سی تفصیل لکھی ہین پرہیز کری اور

فصل بیان زنا کی برائی

فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ لایق ہی مسلمان کو یہہ کہ پڑہا کری اس دعا کو
صبح وشام اس لیی کہ یہہ سبب ہی بچنی کی ورطہ شرک وکفر سی بسبب وعدہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ
شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ کذا فی الخلاصۃ اور
اور بری بات زناکاری ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ
کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَاءَ سَبِیْلًا یعنی پاس بہی نہ پہٹکو زنا کی کہ بلاشبہ
وہ ہی بیحیائی اور بری راہ اور حضرت ابن عباس سی منقول ہی کہ فرماتی ہین
وہ مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمُ
الرُّعْبَ وَلَا فَشَی الزِّنَا فِیْ قَوْمٍ اِلَّا کَثُرَ فِیْھِمُ الْمَوْتُ
وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْھُمُ
الرِّزْقُ وَلَا حَکَمَ قَوْمٌ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَی فِیْھِمُ الدَّمُ وَلَا
خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَھْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْھِمُ الْعَدُوُّ * یعنی
نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ ڈالتا ہی اللہ اونکی دلمین خوف
اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی ہی اوس مین موت کی اور
نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہی اونسی
رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کی مگر کہ پہیلتا ہی اون مین کثرت
خون اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہی اون پر دشمن

نامحرم تفصیل

انتہی یہہ حدیث مشکوٰۃ کی باب تغیر الناس مین ہی اور بری بات ہی نامحرم کی سامہنی ہونا اور کلام کرنا اوس سی اور نامحرم وہ ہی کہ جس سی نکاح کرنا جایز ہو پس دیور اور جیٹھہ اور بیٹے چچا اور پہوپہی اور ماموں اور خالہ کی اور بہنوئی وغیرذلک بہی نامحرم ہین ان سی پردہ کرنا ضروری اور ایسی ہی غلام بہی مذہب حنفی مین اجنبی ہی محرم نہین اوس سی بہی پردہ کری مثل اور اجنبیون کی اور بری بات ہی خاوند کا مال بیجای صرف کرنا پس ان چیزون سی پرہیز کری کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسی بیوی کی تعریف کی ہی اس حدیث مین قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِہَا وَلَا فِیْ مَالِہَا بِمَا یَکْرَہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ بہی عرض کیا گیا آنحضرتؐ سی کہ کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورت کہ خوش کری خاوند کو جب کہ دیکہی اوسکو اور فرمان برداری کری اوسکی جبکہ حکم کری اوسکو اور نہ مخالفت کری یعنی نہ خیانت کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی اور مال اپنی کے ساتہہ اوس چیز کی کہ ناگوار ہو خاوند کو نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بری بات ہی ناپاک رہنا اور غسل نکرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسی بعضی عورتونکو عادت ہی کہ اگر صبح کو نہانیکی حاجت ہو تو نہاوینگی نہین بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرینگی سبحان اللہ عجب بیجائی

کو

کو حیا جانتی ہین کہ اپنی مالک حقیقی کی شرم نہین کرتین اور لوگون سی شرم
کرتی ہین بہت بری بات ہی یہہ اور بڑی بات ہی ننگی نہانا گہروالونکی سامنی
اور ایک پاپخانہ مین کئی کئی عورتونکو ملکر بیٹھنا کمال بیحیائی کی بات ہی ناف کی
نیچی سی زانو کی نیچی تک عورتونکو بہی آپسمین ستر کا چہپانا واجب ہے اس بات کو سہل
سبک جاننا بہت ہی بڑا ہی خوف کفر کی اس مین ہی عیاذا باللہ منہ حیف ہی کہ اس
عورتین ایسی غافل ہین کہ پروا ہی نہین کرتین اور بڑی بات ہی مسّی کی ریخ اور
دہڑی جمانی ایسی کہ پانی اوسکی نیچی نہ پہنچی کہ غسل ہی نہین اترتا اور دہڑی جو
ایسی ہو کہ مونہہ بندکی سی معلوم ہوتی ہو اور مونہہ پیڑی جمی اوس سی وضو بہی
نہین ہوتا کیونکہ مونہہ بندکی پر جتنا ہونٹ باہر رہی وہ جزو ہی مونہہ کا پس جب
صورتین کہ بسبب پیڑی مسّی کی وقتی ہونٹ پر پانی نہ پہنچا تو جزو مونہہ کا خشک
رہا پس وضو کہان ہوا جب وضو یا غسل نہوا تو نماز کیونکر ہوگی کہ طہارت
شرط ہی نماز کی پس اس سی بہی کمال غافل ہین عورتین افسوس ہی کہ
ذرہ سی زینت کی لئی نماز کو برباد کر کر مستحق عذاب کی ہون اور بہی بات ہی
عورتون کی حق مین یہہ کہ باریک کپڑی پہنکر مردون کی اور کافر و فاسق
عورتون کی سامنی بی ستر ہین کہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
صِنْفَانِ مِنْ اَہْلِ النَّارِ لَمْ اَرَہُمَا قَوْمٌ مَعَہُمْ سِیَاطٌ
کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِہَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ

عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی دو گروہ کہ دوزخیوں سے ہین نہین دیکھا مین نے اونکو یعنی بعد میرے پیدا ہونگے ایک اونمین سے وہ ہین کہ اونکے ساتھ کوڑے ہونگے جیسے دُم ہین گایون کے مارینگے اونسے لوگونکو یعنی ناحق اور دوسرے وہ عورتین کہ پہنے ہونگی کپڑے ظاہر مین اور ننگی ہونگی حقیقت مین یعنے بعض بدن اونکا ڈہکا ہوگا اور بعض کہلا واسطے اظہار جمال کے جیسے کہ دوپٹا پیٹھ پر ڈال لیتی ہین اور سینا اور پیٹ کہ جگہہ شہوت کی ہین برہنہ رکہتی ہین یا پہنین گی باریک کپڑے کہ بدن اونکے اون مین سے معلوم ہوتے ہونگے پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر مین لیکن ننگی ہونگی حقیقت مین یا پہنین گی لباس فاخرہ اور ننگی ہونگی لباس تقوے سے کہ آخرت مین بسبب تقوے کے لباس بہشت کی پہنین گی رجہانے والی ہونگی لوگونکو یا اوڑہنیان سر پر سے اوتار ڈالین گی تاکہ دیکہین لوگ موںہہ اون کے مائل ہونگی یعنی لٹک چال چلین گی کج رو ہونگی عفاف سے یعنی پارسا نہین ہونگی یا میل کرنیوالیان ہونگی یعنی آپ بہی رغبت کرکے مردونکی طرف سر اونکے مانند کوہان بختی اونٹونکے ہونگے ایک طرف جہکے ہوئے یعنی جیسے بعضی بانکی عورتونکے سرون پر جوڑے بالونکے ہوتے ہین نہین داخل ہونگی وہ جنت مین اور نہین پاوینگی وہ بو جنت کی حال آنکہ تحقیق بو

اوسکی البتہ پائی جاویگی اتنی اتنی دور سی یعنی پانسو برس کی راہ سی نقل کی ہی
مسلم نی پس خیال تو کرو ای بیویو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم نی کیسی برائی
اور عذاب بیان فرمایا ہی عورتوں باریک کپڑی پہنی والیون اور بد وضعون کی لیے
حیف ہی کہ بیویون کی بد وضع ہونیکی لیے دوزخی بنین اور جنت سی محروم رہین
اور گنی جاوین فاحشو مین کہ حضرت نی فرمایا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
یعنی جو مشابہت کرتا ہی کسی قوم کی پس وہ انہین مین ہی اصل اس لباس کے
کسی فاحشہ نی نکالی ہی انکو وضع اوسکی پسند آئی یہہ بہی اونہین کی ساتہ شریک
ہوئین اور دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتی ہین کہ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِیَّ فَاَعْطَانِیْ مِنْهَا قُبْطِیَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا
صَدْعَیْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِیْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ
تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ
ثَوْبًا لَا یَصِفُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ یعنی لائی گئی حضرت کی پاس
کپڑی مصر کی باریک پس دیا مجہکو اونمین سی ایک تہان اور فرمایا پہاڑ تو اسکو
دو ٹکری پس قطع کر ایک کا اونمین سی قمیص اور دوسرا اپنی بیوی کو تاکہ اوڑہنی
بنادی اوسکی پس جبکہ پیٹہ پہیر دحیہ نی فرمایا آنحضرت نی اور حکم کر اپنی بیوی کو
یہہ کہ لگالیوی اوسکی نیچی ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کری اوسکی بدنکو یعنی وہ کپڑا
باریک ہتا کہ اوسمین سی معلوم ہوتا تہا رنگ بالونکا اور جلد کا پس حضرت نی فرمایا

کہ اسکی بہی اور کپڑا لگا ہی تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور یا اونکا نقل کی یہہ حدیث
ابو داؤد نی اور روایت مین ایا ہی اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ
عَنْھَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَصْلُحْ اَنْ
یُرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ رَوَاہُ
اَبُوْ دَاؤُدَ ۔ یعنی اسما حضرت ابی بکر کی بیٹی آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اس حال مین کہ اونپر کپڑی باریک تہی پس موہنہ پہیر لیا حضرت نی اونکی طرف
سی اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جبکہ پہنچی حد بلوغ کو نہین درست یہہ
کہ دیکہا جاوی اوس سی مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف موہنہ و ہتیلیون
اپنی کی نقل کی یہہ داؤد نی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق رحمہ نے
لکہا ہی کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جسم بدن باریک کپڑے مین سی معلوم ہو
تو حکم ننگی کا رکہتا ہی اور کتاب شرعۃ الاسلام مین لکہا ہی کہ عورت ایسا لباس
باریک نہ پہنی کہ رنگ بدن کا اوسمین سی نظر آوی کہ موجب لعنت کا ہی اور
علقمہ بن ابی علقمہ اپنی مان سی روایت کرتا ہی کہ کہا اوسنی * دَخَلَتْ حَفْصَۃُ
بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَیْھَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ
عَائِشَۃُ وَکَسَتْھَا خِمَارًا کَثِیْفًا رَوَاہُ مَالِکٌ + یعنی آئی حفصہ
بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر کی حضرت عائشہ کی پاس اسحال مین کہ اوسکی سر پر اوڑہنی

یعنی بہتیجی حضرت عائشہ کی ۱۲

ف ہیں شادی کی رسمیں بیان ہی درست اور ہیز رسمیں کا

ف سونی کی ... کا بیان

اور نہی باریک ہی پہن پہاڑ ڈالا اور انکو حضرت عائشہ نی اور ایک موٹی انکو اوڑہنی
سیقت نقل کی یہہ مالک نی اِن حدیثون سی معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا
پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھہ بدن ڈہکا رہی اور کچھہ کہلا درست نہین سوای
چہرہ اور دونو ہتیلیون اور دونون پنجون کی اور باقی بیان ستر کا انشاء اللہ تعالی
دوسری باب مین ہوگا اور اونہی رسم ہی لڑکی کو ریشمی کپڑی پہنانی اور
سونا چاندی پہنانا اور پٹی وغیرہ رکہنی اور افیون کہلانی اور اخیر کی دو چیزین لڑکی
کی لیی بہی منع مین اور لڑکی لی لیی ہی اور اوپر کی چیزین لڑکون کی لیی نہین درست
اور لڑکی کی لیی درست ہین اور منع ہونا انکا حدیثون سی ثابت ہی بخوف درازی کی
حدیثین نہین نقل کین اور شادی مین کہہت رسمین کافرون اور فاسقون کی
ہین اونسی بہی بچی جیسی سہرا مین دار باندہنا اور منڈا باندہنا اور ٹونٹی کا لوٹا
پہرنا پیچی منڈہی کی اور تیل چڑہانا اور رنگ اور اپٹنا کہیلنا اور کنگنہ باندہنا اور لہہ
دلہن کی محنت کی لیی رسمین معلومہ کرنی اور وقت لانی دلہن کی عنیٹہ یا مرغا ذبح کرنا
اور گودی بہرنی اور رسوائی انکی رسمین بڑی نابرتنی یہ بہت بری انسی کہ اکثر چیزونمین
خوف کفر کا ہی عیاذاً باللہ منہ اربعین مسائل مین لکہا ہی کہ سہرہ کہ تار نقرہ
و طلا کا ہو مردون کو اصلا جائز نہین اس لیی کہ استعمال طلا کا مردون کی لیی
مطلقا حرام ہی اور استعمال نقرہ کا مثقال سی کم واسطی انگشتری کی مردونکو جائز
ہی جیسی کہ حدیث ترمذی مین وارد ہوا ہی کہ ایک شخص نی واسطی تیار کرنی انگشتری

لی پوچھا کہ یا رسول اللہ کس چیز سی بناوین انگوٹھی فرمایا چاندی سی اور تمام
نکرو اسکو بقدر مثقال کی یعنی کم ایک مثقال سی ہونا چاہئی * اور سوای انگشتری
کی استعمال چاندی کا بھی مردونکو درست نہین کذا فی کتب الفقہ اور عورتون
کو استعمال دونونکا جائز ہی مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال عورتونکو بھی مکروہ ہی
بسبب مشابہت کفار کی اور مشابہت کفار کی حرام ہی * قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مشابہت کری کسی قوم کی پس وہ اونہین مین سی ہی
انتہی اور سہرہ پہونکا بھی بسبب مشابہت کفار کی جائز نہین بلکہ ہار اور پہول
کہ دولہا اور دلہن کی سر پر وقت نکاح کی یا بعد اوسکی باندہتی ہین بدعت ہی
اور مشابہت ساتھہ گبرون کی اور مشابہت کافرون اور گبرون کی سی احتراز
لازم ہی چنانچہ بیچ کتاب مراۃ الصفا کی کہ بطور فتاوی کی ہی لکھا ہی کہ پہول
اور سہرہ دولہا کی باندہنی اور دستارچہ یعنی پٹی تمامی یا اندر اوسکی سر پر
بدعت ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ رسم گبرون کی ہی انتہی اور کنگنہ باندہنا دولہا
اور دلہن کے ہاتھہ مین بھی رسوم کفار سی ہی چنانچہ اسی کتاب مین بیچ فصل نکاح کے
فتاوی مطالب المؤمنین سی نقل کیا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تہوڑے سے
سرسون اور آب ندیلہ کپڑی مین باندہتی ہین کہ اوسکو کنگنہ کہتی ہین یہہ فعل
مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کی ہی اعلی اونکا یہہ ہی کہ یہہ طریقہ ہنود

مثقال ساڑھی چار ماشہ کا ہوتا ہی

یعنی مراۃ الصفا ۱۲ منہ

کا

کا ہی اور تشبیہ ہنود کی ساتھہ کفر ہی یا گناہ کبیرہ اور اسیطرح کی فصل مذکور مین یہہ بہی
ہی کہ ڈورہ معل باندہنا دولہہ کی ہاتہہ مین رسم گبرونکی ہی خوف اسکا ہی کہ کافر
ہو اور منافع المؤمنین مین لکہا ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ ہتہلیون پر پہول
باندہتی ہین اور صندل ملتی ہین مشابہت گبرون کی ساتھہ ہوتی ہی اور اسی
کتاب مین ہی کہ ایک قوم کی ہان رسم ہی کہ تہوڑسی سرسون اور سپند لتہ مین
باندہتی ہین اور اوسکو کنگنہ کہتی ہین اوسکو دولہہ کی ہاتہہ مین باندہتی ہین یہہ
صریح ہی کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا کافر ہوتا ہی اور سید آدم بنوری نے
اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین باعث کفر
ہین اور کتنی چیزون مین خوف کفر کا اور بعضی بدعت ہین جو کوئی کہ وہ رسمین بجالاوی
علاقہ زوجیت کا درمیان مین سی برطرف ہوجاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا
نہین ہوتا ہی اور فرزند اوس نکاح سی کہ پیدا ہوتا ہی نسب اوس فرزند کا ثابت نہین
ہوتا اگر ثابت ہو ساتھہ حرام زادگی کی منسوب ہو ایک تو کنگنہ باندہنا کہ یہہ کفر صریح ہی
کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی دوسری یہہ کہ جلوہ دیتی
ہین کہ مشتمل اوپر طرح بطرح کی فضیحتون اور رسوائیون کی ہی اور تیسری یہہ کہ
دولہہ کی سر پر مان اور بہنین یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دلہن کی سر پر دستار
رکہتی ہین جان کہ اس فعل سی دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ اپنی تئین مشابہہ

فصل بیان مین اون بعضی رسمون نکاح کی جنسی کفر لازم آتا ہی یا خوف کفر ہوتا ہی یا بدعت

عورتون کی کرن اور لعنت خدا کی اوس عورت پر کہ اپنی تئین مشابہ مردون کی کرے
اور چھٹی یہہ کہ انگوٹھا دلہن کا دودہ پانی سی دہوتی ہین اور دولہہ کو پلاتی ہین یہہ بہی
رسوم گبرون کی سی ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور پانچوین یہہ کہ ڈلیان مصری
کی عورتان کی بدن پر رکہتی ہین اور مرد اوسکو اپنی موہنہ سی اوٹھاتا ہی ان افعال
مین فاسق ہوتی ہین اور یہہ بہی رسوم گبرون سی ہی اور شباہت چارپایون کی
رکہتا ہی چہٹی یہہ کہ وقت جلوہ کی سرخ ڈورہ لاتی ہین اور دولہہ کی گلی مین
ڈالتی ہین اور شاطر تحت پر لٹا کر ایک عضو کو اعضا ہی دولہہ سی بلکہ اوسکی ستر
کو بہی ماپتی ہین اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال مین سب ملعون
ہوتی ہین ساتوین یہہ کہ گالیان مستعمل دیتی ہین تاآنکہ اہانت مسجد اور محراب دور
شہلا اور دستار کی کرتی ہین اور اہانت ان چیزون کی کفر ہی آٹھوین یہہ کہ دولہہ
گرد دلہن کی سات بار پہرتا ہی اور یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر ہی اسمین
نوین یہہ کہ فرج عورت کی شربت سی دہوتی ہین اور دلہن اوسمین پیشاب ہی
کر دیتی ہی اور دولہہ کو پلاتی ہین اسمین ہی خوف کفر کا ہی دسوین یہہ کہ سرمہ سیاہ
سی یعنی کاجل سی مرد کو زینت دیتی ہین یہہ بہی باتفاق مکروہ ہی اگر کہین کہ
یہہ ایک راہ و مذہب ہی قوم کا فرہون گیارہوین یہہ کہ دولہہ کو طوق نقرہ اور بعضے انکو
لباس عورتونکا پہناتی ہین یہہ بہی بدعت سیئہ ہی تمام ہوئی عبارت سید آدم
کے اور رسم آرسی مصحف کی کہ مروج اس دیار کی ہی شریعت محمدی مین

کچھ اصل اسکی کسی کتاب مین دیکھی نہین گئی ہی وہ بھی بدعت ہی کہ ترک اوسکا الصواب الیق ہی * اور ایک اور بری رسم ہی دولہہ کو سرخ کپڑی پہنی کہ مردونکی لیی سرخ رنگ پہنا حرام ہی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ وَاِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃَ فَاِنَّہَا مِنْ زِیْنَۃِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحِبُّ الْحُمْرَۃَ یعنی منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نی بچو تم سرخ رنگ سی اس لیی کہ وہ زینت شیطان سی ہی پس تحقیق شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ کو اور اور بری رسم ہی ریشمی کپڑا پہنانا دولہہ کو اور لڑکی خوردسال کو بھی اور مہندی لگانی دولہہ کی ہاتھہ پانو مین اس لیی کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور زینت کی جائز نہین ہی مرد کو اگرچہ خوردسال ہو شادی مین ہو یا غیر شادی مین چنانچہ اشباہ والنظائر مین لکھا ہی * مَا حَرُمَ عَلَی الْبَالِغِ فِعْلُہٗ حَرُمَ عَلَیْہِ فِعْلُہٗ لِوَلَدِہِ الصَّغِیْرِ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یَّسْقِیَہٗ خَمْرًا وَلَا اَنْ یُّلْبِسَہٗ حَرِیْرًا وَلَا اَنْ یَّخْضِبَ یَدَہٗ بِحِنَّاءٍ اَوْ رِجْلَہٗ * یعنی جو کچھ حرام کیا گیا ہی بالغ پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہی اوسپر کرنا اوس کا واسطی فرزند خوردسال اپنی کی پس نہین جائز ہی یہہ کہ پلاوی اوسکو شراب اور نہ یہہ کہ پہناوی ریشمی کپڑا اور نہ یہہ کہ مہندی لگاوی اوسکی ہاتھہ مین یا پانو مین انتہی اور یہہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ شراب یا اور نشی کی چیز بچی کو پلانی یا کہلانی جائز نہین جیسی ہوا ان بچی کو وقت ختنہ کی بہنگ پلاتی ہین یا معجون

کہلاتی ہین یہہ حرام ہی اس لیی کہ حدیث شریف مین آیا ہی * اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ
الْعَقْلَ یعنی خمر وہ چیز ہی کہ ڈہانکی عقل کو اور آیا ہی * کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ +
یعنی ہر چیز نشا کرنیوالی حرام ہی انتہی اور گناہ اسکا پلانیوالی اور کہلانی
والی پر ہوتا ہی چنانچہ نصاب الاحتساب مین آیا ہی * وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ
یُخْضَبَ یَدُ الصَّبِیِّ وَرِجْلُهٗ بِالْحِنَّاءِ وَیَحْرُمُ عَلَی الصَّبِیِّ شُرْبُ
الْخَمْرِ وَاَکْلُ الْمَیْتَةِ وَالْاِثْمُ عَلَی الَّذِیْ اَسْقَاهُ وَاَکَلَهٗ +
یعنی جائز نہین ہی مہندی لگانی لڑکیکی ہاتہہ اور پاؤن مین اور حرام ہی لڑکی پر پینا
شراب کا اور کہانا مردار کا اور گناہ اسکا پلانیوالی پر اور کہلانی والی پر ہی انتہی
اور اور بڑی رسمین ہین سوار ہونا دولہہ کا گشت کی لیی ہمراہ براتیون کی وا
اظہار شوکت کی اور باجی بجوانی اور آتش بازی چہوڑنی اور ناچ ورنگ کرنا
اور داخل ہونا اجنبی عورتون کا دولہہ کی پاس اور کلام کرنا اوس سی اور
رسمین خرافات وہان جا کرنی چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
نی بیچ بیان رسومات ممنوعہ نکاح کی لکہا ہی * وَلَا یَجُوْزُ تَضْیِیْعُ الْمَالِ
بِاِحْرَاقِ النَّارِ وَالْکَاغَذِ وَرُکُوْبِ الْخَیْلِ وَالطُّوْفِ
بِالْبَلَدِ مِنْ غَیْرِ حَاجَةٍ * قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَکُوْنُوْا
کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ وَاِظْهَارُ
الْمَعَازِفِ وَالْمَلَاهِیْ وَاِظْهَارُ لَعِبِ اللَّاعِبِیْنَ وَسُنَّ حَظِّ

البيت بالثياب الجميلة تزيينا ودخول النساء الاجنبيات

على الزوج بعد الفراغ من العقد وكلامهن معه ومس

انفه واذنه ووضع النبات على جسد الزوجة وامر الزوج

بان يرفعه بلسانه وحفوف النساء حول الزوج والزوجة

عند الخلوة كله من البدعات المحرمة * يعنی جائز نہین ہی

ضائع کرنا مال کا ساتھہ جلانی بارود و کاغذ کی اور جائز نہین ہی سوار ہونا

گھوڑون پر اور پہرنا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا الله تعالے نی اور نہو تم مانند اون

لوگون کی کہ نکلی اپنی گھرون سی از راہ تکبر اور دکہانی لوگونکی اور جائز نہین

ظاہر کرنا باجون گاجون کا اور ظاہر کرنا تماشا تماشا کرنیوالون کا اور ڈھانکنا

گھر کی دیوارونکا اچھی اچھی کپڑونسی زینت کی لیی اور داخل ہونا اجنبی عورتونکا

دولہہ کی پاس بعد فارغ ہونیکی نکاح سی اور جائز نہین ہی کلام کرنا عورتونکا

دولہہ سی اور ملنا دولہہ کی ناک اور کان کا اور رکہنا مصری کا دلہن کے

بدن پر اور حکم کرنا دولہہ کو یہہ کر اٹھا دی اسکو اپنی زبان سی اور جائز نہین ہی

جمع ہونا عورتونکا گرد دولہہ اور دلہن کی وقت خلوت کی یہہ سب بدعات محرمہ

سی ہین انتہی * اور فتاوی کبیری مین ہی کہ بجانا نقارے کا اور سننا اوسکا

حرام ہی اس لیی کہ یہہ سب آلات لہو کی ہین مگر نقارہ بجانا بیچ جہاد کی درست

ہی اس لیی کہ آواز نقارے سی غازی پراگندہ مجتمع ہوتی ہین پس اس مقام مین بجانا

نقاری کا عبادت ہی نہ معصیت انتہی * اور ڈھول اور تاشہ وغیرہ نقاری کی
حکم مین ہی اس لیے کہ یہہ سب آلات لہو سی ہین اور حمادیہ مین ہی ویحرم استماع
الالات التی تطرب من غیر غناء کالعود والطنبور والمعزفۃ
والطبل والمزمار وعن مجاھد رض انہ قال سمع عبد اللہ
بن عمر رض صوت طبل فادخل اصبعیہ فی اذنیہ وقال
ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع وعن
مکحول عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استماع
الملاھی معصیۃ والجلوس علیھا فسق والتلذذ بھا من
الکفر * یعنی حرام ہی استعمال اون باجونکا کہ خوشی کی لیے بجائی جاتی ہین بغیر
گائیکی مانند عود اور طنبورا اور آلات سرود اور نقاری اور مزامیر کی اور مجاہد سے
منقول ہی کہ انہون نے کہا کہ سُنی عبد اللہ بن عمر رض نی آواز نقاری کی پس داخل
کین دونوانگلیاں اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی اور کہا اسیطرح دیکھا
مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی تہی اور روایت ہی مکحول سی کہ
نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا سننا آلات لہو کا یعنی باجون کا
گناہ ہی اور بیٹھنا اوسپر فسق ہی اور لذت حاصل کرنی اوس سی قبیل کفر سی ہی
اور حمادیہ مین کتاب ترصیع سی یہہ نقل کیا ہی * والانکحۃ التی تنعقد
فی مجالس الملاھی والمزامیر تکون مختلفا فیھا بوجھین

اَحَدُهُمَا يَفْسُقُ الْوَلِيُّ لِاَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ اَحْضَرَ الْمَلَاهِيَ وَالْمَعَازِفَ وَاَمَرَهُمْ بِذَالِكَ وَاَعْطَى الْمُغَنِّيْنَ عَلٰى ذَالِكَ الْاُجْرَةَ وَالثَّانِيْ اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ صَارُوْا فَسَقَةً لِاسْتِمَاعِهِمْ ذَالِكَ فَلَمْ يَبْقَ الْوَلِيُّ وَلِيًّا وَالْحَاضِرُوْنَ شُهُوْدًا عِنْدَهُ ٭ یعنی اور جو نکاح کہ منعقد ہوتی ہین بیچ مجلسون آلات لہو اور مزامیر کی اختلاف ہی بیچ صحیح ہونی اونکی کی دو سبب سی ایک تو یہہ کہ فاسق ہوتا ہی ولی اس لیے کہ وہ ولی خود لایا ہی آلات لہو و ساز گانی کی اور حکم کیا ہی لوگونکو ساتھہ مرتکب ہونی اس امر کی اور دی ہی گانیوالونکو گانی پر اُجرت اور دوسرے یہہ کہ حاضرین مجلس تمام فاسق ہوی بسبب سُننی اوس گانی کی پس نہ رہا ولی لائق ولایت کی اور نہ حاضرین مجلس لائق گواہی دینی کی نزدیک شافعی کی حاصل یہہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب کر سی نزدیک شافعی کی صحیح نہین ہوتا پس نکاح ایسا کرنا چاہیی کہ سبھونکی نزدیک درست ہو اور خزانۃ الروایۃ مین ظہیریہ سی منقول ہی ٭ وَاعْلَمْ اَنَّ جِنْسَ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ ثَلٰثَةُ اَنْوَاعٍ مِنْهَا مَا يَكُوْنُ خَطَأً وَلٰكِنْ لَا يُوْجِبُ الْكُفْرَ فَيُؤْمَرُ قَائِلُهُ بِالْاِنَابَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمِنْهَا مَا فِيْهِ اخْتِلَافٌ فَيُؤْمَرُ بِاسْتِجْدَادِ النِّكَاحِ احْتِيَاطًا وَبِالتَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ وَمِنْهَا مَا هُوَ كُفْرٌ بِالْاِتِّفَاقِ وَاَنَّهُ يُوْجِبُ اِحْبَاطَ جَمِيْعِ اَعْمَالِهِ وَيَلْزَمُهُ اِعَادَةُ الْحَجِّ اِنْ حَجَّ وَيَكُوْنُ وَطْيُهُ مَعَ امْرَأَتِهٖ زِنًا وَالْوَلَدُ

بحضرت مولوی صاحب عربی ...

المؤيَّدة فی هٰذہ الحالۃ وللداثن نا فانہٗ ان اتی بکلمۃ الشہادۃ
بعد ذالک بحکم العادۃ ولم یرجع عما قال او فعل لم یقع الکفر
وھو المختار ۔ یعنی جان کہ تحقیق جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی
ان مین سی خطا ہین ولیکن نہین لازم کرتی کفر کو پس حکم کیا جاوی کہ ہوا لا اون
کا ساتھہ رجوع کرنیکی طرف خدا کی اور استغفار کی اور بعضی انسی مختلف فیہ
ہین پس حکم کیا جاوی ساتھہ تجدید نکاح کی احتیاطًا اور ساتھہ توبہ کی اور رجوع
کی طرف اللہ تعالی کی اور بعضی انہین سی کفر ہین بالاتفاق تحقیق وہ لازم کرتی
ہین حبط کرنی اعمال اوسکی کو اور لازم آتا ہی اعادہ حج کا اگر کیا ہوا ہی اور
ہوتا ہی صحبت کرنی اوسکی ساتھہ بیوی اپنی کی زنا اور اولاد کہ پیدا ہوتی ہی اس
حالت مین ولد الزنا ہوتی ہی پس تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہی کلمہ شہادت کا
بعد اسکی بحسب عادت کی اور رجوع نہین کرتا ہی اوس چیز سی کہ کہی ہی یا کی ہی وہ
نہین ہوتا ہی کفر اوسکا اور یہی مختار ہی تمام ہوی عبارت اربعین کی پس
عورتونکو چاہی کہ جہان گانا بجانا وغیر ذلک رسمیات خلاف شرع ہوون وہان
کی جانی سی احتراز کرین اور خاوندون کو چاہیی کہ منع کرین اونکو وہانکی جانی
سی اور عورتین فرمان برداری کرین اونکی اور تابع رسم و آئین برادری کی ہرگز
نہوون کہ یہان کی بدنامی سہل ہی ایسا کام نکرین کہ میدان حشر مین کہ اولین
و آخرین سب وہان جمع ہونگی ذلیل و رسوا ہوون کتاب اربعین مذکور مین لکہا ہی

کہ اگر کوئی کہی کسیکو کہ ہماری تئین رسوم مروجہ اس دیار کی سی چارہ نہین موافق
شرع کی ہون یا نہون اس لیے کہ محفل شادی کی بدون ان رسوم کی شل محفل
سیوم میت کی ہوتی ہی اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کی ہین شادی ہو یا غم تمکو
اختیار ہی کہ اپنی گہرون مین جو کچھہ چاہو کرو اور ہم اپنی گہر مین جو کچھہ چاہین گی کرین
گی عیسی بدین خود موسی بدین خود ہم پر حکومت تمہاری نہین پہنچتی ہی تو ایسے
کلمات کہنی ازروی حکم شرع شریف کی نہایت بری ہین اس لیے کہ حکم خدا اور رسول
کو رسمون کے مقابلہ مین سہل و سبک جانا اور رسوم مروجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل اوپر
گناہون اور بدعت ضلالت کی ہین محکم و مضبوط پکڑا گویا کار دنیا کو امور
آخرت پر ترجیح دی پس اگر وہ اخیر عمر تک اسیطرح بسر کری خوف زوال ایمان کا
ہی معاذ اللہ من ذلک کتاب ذخیرہ مین ذکر کیا ہی * وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ
لِغَيْرِهٖ حُكْمُ الشَّرْعِ فِيْ هٰذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا فَقَالَ ذٰلِكَ الْغَيْرُ
* من برسم کار میکنم نہ بشرع يَكْفُرُ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ یعنی جبکہ کہی آدمی
کسی سی کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اسطرح ہی پس کہی وہ شخص کہ مین رسم
پر چلتا ہون شرع پر نہین چلتا تو وہ کافر ہو جاتا ہی نزدیک بعضی مشائخ کی انتہی
پس اوسکو لازم ہی کہ جلدی توبہ کری اور رسوم خلاف شرع سی باز آوی اور اگر توبہ
نکی اور اوسپر اصرار کیا اور یا اچھا جانا اوسکو بسبب کفر کی طرف کہینچ لیجاتا ہی چنانچہ
فتاوی حمادیہ والی نے رسالہ امام شہاب الملۃ والدین کی سی کہ اوس مین نوادر ہے

ف کافر ہوتا ہے ساتھ تعریف کرنے گانے اور فعل حرام کے

سے لایا ہے نقل کیا ہے * حُکِیَ عَنْ اَبِی نَصْرِ الدَّبُوْسِیِّ عَنْ قَاضِی ظَهِیْرِ
الدِّیْنِ الْخَوَارَزْمِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ مَنْ سَمِعَ الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّیْ اَوْ
مِنْ غَیْرِ الْمُغَنِّیْ اَوْ یَرٰی فِعْلًا مِّنَ الْحَرَامِ فَیَسْتَحْسِنُ ذٰلِكَ بِاعْتِقَادٍ اَوْ
غَیْرِ اعْتِقَادٍ یَصِیْرُ مُرْتَدًّا فِی الْحَالِ بِنَاءً عَلٰی اَنَّهٗ اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَةِ
وَمَنْ اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَةِ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ کُلِّ مُجْتَهِدٍ وَ
لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ تَعَالٰی طَاعَتَهٗ وَاَحْبَطَ اللّٰهُ تَعَالٰی کُلَّ حَسَنَاتِهٖ
وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهٗ فَاِنْ تَابَ لَا یَجِبُ الْقَتْلُ وَاِلَّا
یُضْرَبُ عُنُقُهٗ لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ
فَاِنْ قَتَلَهٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ کُرِهَ ذٰلِكَ وَلَا
شَیْءَ عَلَیْهِ انتهی یعنی منقول ہے ابی نصر دبوسی سے کہ روایت کی قاضی
ظہیر الدین خوارزمی رح سے کہ جسنے سنا گانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی
فعل حرام پس اچھا کہا اسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ ہوجاتا ہے مرتد اسیوقت
بنا بر اسکی کہ اوسنے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں
ہوتا وہ مومن سب مجتہدوں کے نزدیک اور قبول نہیں کرتا اللہ تعالیٰ عبادت اوسکی
اور نابود کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمام نیکیاں اوسکی اور جدی ہوجاتی ہے اوس سے جورو
اوسکی پس اگر توبہ کی واجب نہیں ہوتا قتل اوسکا والا مار جاوے گردن اوسکی حسب
فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس مار ڈالو

اوسکو پھر اگر قتل کیا اوسکو قاتل نی پہلی عرض کرنی اسلام کی اوسبے مکروہ ہی یہہ قتل (بغیر عرض کرنا)
اور نہین آتا اوسپر کچھہ اور حمادیہ مین یہہ ہی ہی فَاِنَّ صِحَّةَ التَّصْدِيْقِ وَالْاِقْرَارِ
بِالتَّوْحِيْدِ لَا يَكُوْنُ مَعَ اِنْكَارِ شَيْءٍ مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فِي السِّيَرِ الْكَبِيْرِ مَنْ اَنْكَرَ شَيْئًا مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَهُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حُكِيَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ
اَسِفًا وَاسْتَمَعَ الصِّيَاحَ وَكَانُوْا يَرْقُصُوْنَ حَوْلَ الْعِجْلِ وَيَضْرِبُوْنَ
الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِيْرَ فَقَالَ هٰذَا صُوْرَةُ الْفِتْنَةِ * یعنی بہ تحقیق
صحت تصدیق اور اقرار ساتھہ توحید کی نہین ہوتا باوجود انکار کسی چیز شرائع کے
پس کہا محمد رحہ نی سیر کبیر (نام کتاب) اپنی مین کہ جسنی انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سی
پس تحقیق باطل کیا کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا منقول ہی کہ تحقیق موسی علیہ السلام جب
پہری یعنی کوہ طور سی غصہ ناک افسوس کرتی ہوی اور سنی آوازین اور تھی لوگ
رقص کرتی گرد گوسالہ کی کہ سامری نی بنایا تہا اور بجاتی تہی دف اور مزامیر پس
فرمایا یہہ صورت فتنہ کی ہی انتہی پس جہان کہ امور نامشروعہ مثل رقص اور آلات
لہو کی قسم معازف و مزامیر سی کہ نقارہ اور ڈہول ا[illegible] تاشہ اور مرفہ اور طنبورہ
اور سارنگی اور شہنا اور آتش بازی اور آرائش وغیرہ کا باوجود ہون خواہ
بیچ مجلس عقد نکاح کی اور خواہ اور شادیوںمین شریک ہونا اور جانا وہان ازروی حکم شرع معتبر
کی جائز نہین ہی بلکہ حرام ہی چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابون مین مشروحًا مذکور ہی

اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فی کتاب غنیۃ الطالبین میں

* هذا اذا كان خاليا عن المنكر فان حضر منكر كالطبل والمزمار والعود والناي والرباب والمعازف والطنابير والشين والشبابة والجغرات الذي يلعب به الترك لا يجلس هناك لان جميع ذلك محرم * یہہ یعنی حاضر ہونا مجلس وغیرہ میں اوسوقت ہی کہ خالی ہو منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نی اور رباب اور آلات سرود اور طنبورہ اور شین اور شبابہ اور جغران کہ کھیلتے کرتی ہین ساتھہ اوسکی ترک نہ بیٹھے وہان اس لیے کہ یہہ سب حرام ہین انتہی

* اور یہہ مسلمان کو واجب ہے کہ اسواء منہیات اور معصیت اور خاطر داری اہل بدعت کی سے اگرچہ قرابت قریبہ رکھتی ہون مانند مان اور باپ اور بہن اور بیٹا اور بیٹی اور بیوی وغیر ذلک کی اجتناب کرے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم الایہ یعنی نہ پاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکھتی ہین ساتھہ اللہ کی اور دن آخرت کی باین صفت کہ دوستی کرین ساتھہ اوس شخص کی کہ مخالفت کرے اللہ کی اور اوسکی رسول کی اگرچہ ہون وہ باپ انکی یا بیٹے انکی یا بھائی انکی یا کنبے کی لوگ انکی آخر آیہ تلک کہ سورہ مجادلہ مین ہے اسیکا

مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاۤءُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاؤُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ٭ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ يعنی جبکہ پڑی بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا اونکو اونکی علماء نی پس نہ بازرہی وہ پہر بیٹھا کیی اونکی ساتہہ علماء اونکی اونکی مجلسون مین اور اونکی ساتہہ کہایا پیا کیی پہر سخت سیاہ ہوگئی دل بعضونکی یعنی جنہون نے گناہ نہین کیا تہا بسبب شامت گناہ گارونکی یعنی پس ہوگئی سبہونکی دل سخت اور بعید قبول کرنی خیر و رحمت سی بسبب صحبت کے اور بسبب مخالطت بعض اونکی کی بعض سی پس لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسیٰ بیٹی مریم علیہما السلام کی یہہ بسبب اسکی کہ نافرمانی کی اونہون نی اور تہی وہ حدسی گذرنیوالی یہہ حدیث مشکوٰۃ مین ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یعنی پس نہ بیٹھہ بعد یاد لانے ہمراہ قوم ظالمونکی انتہیٰ تنبیہ نزاگانا بغیر سازکی جائز ہی یا نہین پس اس مین اختلاف کیا ہی علماء نی بعضی اون نی مباح مطلق کہا ہی اور بعضون نی مکروہ مطلق لیکن بحر الرائق مین لکہا ہی کہ عمل مذہب حرمت ہی مطلقاً جیسی کہ نقل کیا ہی اسکو در المختار مین وَمِنْهُمْ مَنْ اَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ مُطْلَقًا وَ

فی البحر والمذهب حرمته مطلقا فانقطع الاختلاف بل ظاهر الهداية انه كبيرة ولو لنفسه انتهى عبارة الدر

یعنی بعض علما وہ ہین کہ غنا کو اونہون نے مباح مطلق کہا ہی اور بعضی وہ ہین کہ اونہون نے مکروہ مطلق کہا ہی اور بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اصل مذہب حرمت اوسکی ہی مطلقا پس منقطع ہو گیا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ یہہ ہی کہ تحقیق وہ کبیرہ ہی اگرچہ واسطے نفس اپنی کی ہو تمام ہوئی عبارت در المختار کی اور فتاوی حمادیہ مین یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی ہی * وما من رجل يرفع صوته بالغناء الا بعث الله عليه شيطانين احدهما على هذا المنكب والآخر على هذا المنكب فلا يزالان يضربانه بارجلهما حتى يكون هو الذي يسكت

انتہی یعنی نہین ہی کوئی شخص کہ بلند کری آواز اپنی ساتھ گانی کی مگر کہ بہیجتا ہی یعنی متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو شیطان کہ ایک ان مین سے ایک شانہ پر ہوتا ہی اور دوسرا دوسری شانہ پر پس ہمیشہ دونون مارتی ہین اوسکو ساتھ لاتون اپنی کی یہان تک کہ وہ چپ ہوتا ہی اور بجانا دف کا بغیر گانیکی واسطی اعلان نکاح کی مباح ہی جیسی کہ ہدایہ مین لکہا ہی کہ طبل غزاة اور دف کہ مباح ہی بجانا اوسکا شادی مین تا دان دی جاوین ساتھ تلف کرنیکی بلا خلاف پس عبارت ہدایہ اور در المختار سی معلوم ہوا کہ غنا اصل مذہب مین حرام ہی اور بجانا دف کا بغیر گانیکی مباح ہی واسطی اعلان نکاح کی اور تنبیہ الانام مین سراجی سی لکھا ہی

کہ مضائقہ نہیں ہے دف بجانے کا نکاح کی شب میں اعلان نکاح کے لیے فقط کہ دف
جہانجھ دار نہو اور اوسکے بجانے میں ہیئت لعب کی اور گانا نہو اس لیے کہ مکروہ ہے
لعب اور گانا اور اوسی میں یہ بھی ہے کہ سُننا باجوں کا اور بیٹھنا اوسپر فسق
ہے لیکن بجانا دف کا واسطے اعلان نکاح کے اسطرح جائز ہے جیسے کہ طبل یعنی نقارہ
کو بجاتے ہیں انتہی اور تاتارخانیہ میں ہے کہ کہا معلی نے کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہمکو
ابان بن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق اللہ تعالی نے مکروہ رکہا تمہارے لیے شراب اور جوے اور مزامیر اور آلات سرود
کو اور ڈہول اور دف کو پس پوچہا میں نے ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجاتی تہی دف
بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تہی عورت جسوقت کہ ہوتی شادی
یعنی چہلنی اور لکڑی پس چڑہتی اونچی پر اور مارتی لکڑی چہلنی پر سناتی لوگونکو
کہ شادی ہے انتہی اور گانا ڈومنی کا ساتھ دف کے اگرچہ عورتونکی محفل میں ہو جائز
نہیں اس لیے کہ اس صورت میں جمع کرنا ہے مباح و حرام میں اور جہان کہ مباح و حرام جمع
ہون حرام کو ترجیح دیتے ہیں جیسے کہ کہا اشباہ میں * اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَ
الْحَرَامُ غُلِّبَ الْحَرَامُ وَبِمَعْنَاهَا مَا اجْتَمَعَ مُحَرِّمٌ وَمُبِيْحٌ اِلَّا غَلَبَ
الْمُحَرِّمُ انتہی * یعنی جبکہ جمع ہو حلال و حرام غالب ہوتا ہے حرام اور معنی اسکی یہ ہے
کہ جمع نہیں ہوتی ایک چیز حرام کرنیوالی اور مباح کرنیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہے حرام کرنیوالے
تمام ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچھہ ڈومنیون وغیرہ کو گانے پر اجرت گانیکی ہو یہ

اور دینا اور لینا اجرت کا گانی پر حرام ہی چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ کتاب الاجارہ مین ہی اس معنی پر دلالت کرتی ہی * وَلَا یَجُوزُ الاِستِیجَارُ عَلَی الغِنَاءِ وَالنَّوحِ وَکَذَا سَائِرُ المَلَاهِی لِاَنَّهُ استِیجَارٌ عَلَی المَعصِیَةِ وَالمَعصِیَةُ لَا تُستَحَقُّ بِالعَقدِ * یعنی جائز نہین ہی نوکر رکھنا مزدور مقرر کرنا غنا اور نوحہ پر اور اسیطرح ہین تمام باجی اس لیے کہ یہ نوکر رکھنا گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت اربعین کی اور حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اولاد حضرت شیخ عبد الحق کی سے ترجمہ بخاری مین لکھا ہی کہ فقہا کو کہ اہل فتوی اور امانت اور مقتدای دین ہین بیچ حرمت اور کراہت غنا کی تشدید و تغلیظ ہی اور صحیح تر اور مشہور تر روایت امام شافعی سی قول کراہت کا ہی اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہی قاضی ابو الطیب نی حرام ہونا غنا کا عامر شعبی اور سفیان ثوری اور حماد اور نخعی اور ... سی نقل کیا ہی اور منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سی اور بغوی نے معالم مین کہا ہی کہ غنا حرام ہی تمام ادیان مین اور قرطبی نی کہا کہ خلاف نہین ہی بیچ حرام ہونی اوسکی کی اس لیے کہ وہ قبیل لہو و لعب کی سی ہی کہ مذموم ہے بالاتفاق تمام ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا اور قاضی عصمت اللہ سہارنپوری نی ایک رسالہ حرمت غنا مین لکھا ہی کہ اوسمین آیات اور احادیث و قول فقہا سی حرمت اوسکی ثابت کی ہی اگر کوئی اوسکو نظر انصاف سی دیکھی تو راگ کی

پاس

پاس نہ پھٹکی چنانچہ تھوڑا اسا مضمون اوسکا بطور نمونہ کی لکھا جاتا ہی کہ
روایت کیا حکیم ترمذی نی نوادر الاصول مین کہ جسنی کان رکھا طرف
آواز راگ کی نہین اذن دیا جاویگا اوسکو یہہ کہ سُنی آواز روحانیونکی جنت
مین کہا گیا کہ کون ہین روحانی فرمایا قُرّاء اہل جنت کی انتہی اور اگر کوئی
کہی کہ کیا دلیل ہی کہ جہان حرام و مباح جمع ہون تو حکم ساتھہ حرام کی کرین
ہم اور ساتھہ مباح کی نکرین اسکا جواب ہم یہہ دین گے کہ تمام اماموں اصول
فقہ کی نی اجماع کیا ہی اسپر کہ جہان دو روایتین یعنی فقہ کی پاوین ہم یا دو حدیثین
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہمکو پہنچی ہون کہ ایک اون مین سی دلالت
کرتی ہو کہ فلانی چیز مباح ہی اور دوسری دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے
اور تاریخ معلوم نہین کہ یہہ حدیث اول صادر ہوئی ہی یا وہ تو اتفاق
تمام علما کا ہی اسپر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت کی کرتی ہی براجح اور ناسخ ہی
پس جہان کہ مباح و حرام ایک چیز مین جمع ہون تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہہ بات
اصول بزدوی مین ثابت ہوئی ہی عالم کامل چاہیی تا اصول فقہ کو معلوم
کری تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس اگر بنظر انصاف دیکھی تو
ان روایتونسی حرمت نری راگ کی بہی صراحۃً ثابت ہوتی ہی اور قطع نظر
اسکی جن علما نی کہ جواز اسکا لکھا ہی اونہون نے بہی تو بہت سی قیدین لگائی
ہین از انجملہ ایک یہہ قید ہی کہ اوس راگ مین جہوٹ اور فحش وغیر ذلک

مضمون بد ہو بس اسوقت ہین وہ کہان سے شعر اکثر غزلین وغیرہ جھوٹ
اور مبالغہ سے خالی نہین پس ضرور اس سے پرہیز کرنا چاہیے نہ مردونکو
سننا چاہیے اور نہ اپنی بیویونکی لیے سدا رکہین خواہ اپنی گہر مین خواہ غیر کے
گہر مین جاکر اور عورتونکو اس بات مین بہی اطاعت کرنی چاہیے اپنی خاوندونکی
اور بعض اوقات لوگ گالی بجانی مین تو شریک نہین ہوتی لیکن اہتمام مین
اوس محفل بد کی رہتی ہین یا بعضی مکان یا فرش وغیرہ دیتی ہین وہ بہی
شریک ہین اوس گناہ مین اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی
باعث اور سبب برائی کا ہوتا ہے اوسکو بہی اوتنا ہی گناہ ہوتا ہے کہ جتنا
اوسکے کرنیوالیکو ہوتا ہے چنانچہ یہہ حدیث مشکوٰۃ مین موجود ہے پس بالکل پرہیز
کرنا چاہیے ان رسمیات بد سے کہ نہ مرتکب ہو اونکا اور نہ مہتمم و سبب یہہ دنیا
چند روزہ ہے کیون اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کرے ایک روایت مین آیا ہے کہ
بدترین آدمیونکا مرتبہ مین دن قیامت کی اللہ نزدیک وہ ہوگا کہ غیر کے
دنیا کی لیے اپنی آخرت برباد کرے عیاذاً باللہ منہ اور ایک چیز بری اور ہے کہ
اوسکی برائی کا خیال بہی نہین کسیکو کہ وہ رسم پنجیری کی ہے کہ جب دولہا دولہن
بعد نکاح کی اول مجامعت کرتی ہین تو اوسکی خوشی مین میٹھی والی پنجیری وغیرہ
بہیجتی ہین دولہہ کی ہان واہ کیا بیحیائی ہے ذرا اسکی قباحت کو سوچنا تو چاہیے کہ کیا
کیا اسمین برائیان ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس امر کی اخفا کو فرمایا ہے

بیان جہیز حضرت فاطمہ کا اور ان کی رخصت کا مضمون

اوسکو یہہ شہرت دیتی ہین اور جو کہ با غیرت ہین اونکی جبلت مین اسکا اخفا
ملحوظ ہوتا ہی پہر بیجہی والی نی تو ایسی بیحیائی کی اب وہ بیحیری جسکی ہان
جاتی ہی وہ مبارکبادی دیتا ہی خیال تو کرین کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی
اوسوقت لیکن چونکہ رواج اس رسم کا بہت ہی شاید شرم نہ آتی ہو خیال کرکر دیکہیں
تو اسمین بہی خوف کفر ہی کہ امر بیحیائی پہ خوش ہونا اور مبارکبادیان دینے
اور اچہا جاننا اوسکو ہوتا ہی غرضکہ جو ایسی رسمین ہین مردونکو چاہیے کہ منع
کرین عورتون کو اونسی اور عورتونکو چاہیے کہ فرمان برداری کرین اپنی خاوندو
اونمین اور اکتفا کرین اون رسمون پر کہ جو حضرت کی اور صحابہ کرام کی وقت
مین ہوتی تہین اور حضرت سی اس بابمین اسقدر ثابت ہوا ہی کہ جب حضرت فاطمہ
رضہ کا نکاح کر دی گئی تو کچہہ خوشبوی منگائی اونکی لیے اور حکم کیا لوگونکو جہیز
تیار کرنیکا بس تیار کی گئی ایک چارپائی بنی ہوئی خرما کی رسی کی اور تیار کئے
گئی ایک تکیہ چمڑی کی کہ بہرا تہا اوسکی اندر لیف خرما یعنی پوست درخت خرما
کا اور حضرت علی سی فرمایا کہ جب تمہاری پاس فاطمہ آوین تو اونسی کچہہ کلام
نکرنا یہان تک کہ آؤمین تمہاری پاس پس آئین حضرت فاطمہ ہمراہ ام ایمن
کی یہان تک کہ بیٹہین ایک جانب گہر مین اور حضرت علی رضہ ایک جانب بیٹہی
تہی کہ اس حال مین آنحضرت تشریف لائی اور فرمایا کہ کیا ہین یہان بہائی میری
یعنی حضرت علی کہا ام ایمن نے کہ موجود ہین بہائی تمہاری کیا نکاح انکا کیا ہی

بیٹی سی فرمایا آنحضرت نی ہان اور داخل ہوئی آنحضرت گہر مین پہر فرمایا
حضرت فاطمہ کو کہ لا میری پاس پانی پس اوٹہین فاطمہ طرف بڑی پیالہ کی طرف جو بیچ
کی کہ گہر مین رکہا ہوا تہا پس لائین پانی پس لیا حضرت نی اوسکو اور کُلّی کی
اوسمین پہہ فرمایا فاطمہ رض کو کہ آگی آو پس آگی آئین فاطمہ پس پانی چہڑکا آگی
اوپر سینہ اور سر اونکی کی اور کہا * اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ
ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط پہر فرمایا اونکو کہ پیٹہہ پہیر
پس پیٹہہ پہیری اوہون نی پس ڈالا پانی درمیان دونو مونڈہون اونکی
کی پہر کیا مانند اسکی واسطی حضرت علی رض کی پہر فرمایا حضرت علی کو کہ داخل ہو
اپنی اہل کی پاس بنام خدا تعالی کی اور ساتہہ برکت کی آور اور روایت مین آیا
ہی کہ حضرت علی نی خواستگاری کی حضرت فاطمہ رض کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ مجکو میری رب نی یہی حکم کیا ہی پہر بعد چند روز کی بُلوایا
حضرت نی ابوبکر اور عمر اور عثمان اور عبدالرحمن اور چند انصار کو پس جب کہ
جمع ہوئی وہ اور اپنی اپنی جگہ پکڑی اور حضرت علی غائب تہی پس آنحضرت نی
خطبہ نکاح کا پڑہا پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ عزوجل یعنی بہشت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ نکاح فاطمہ کا
کر دیوین علی ابن ابیطالب سی پس تحقیق گواہ رہو تم کہ تحقیق مین نی نکاح
کیا انکا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتہہ اسکی علی پہر منگایا
آنحضرت نی طبق خرما خشک کا پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹ لیا لوگون نی

اور ائی حضرت علی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روبرو انکی پہر فرمایا کہ اللہ
عزوجل نی حکم کیا مجکو یہہ کہ نکاح کر دون تیرا فاطمہ سی ساتہہ مہر چارسو مثقال
چاندی کی اپا راضی ہوا تو ساتہہ اسکی پس کہا علی نی کہ راضی ہوا مین اے
رسول اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَعَزَّ
جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا
یعنی جمع کری اللہ تعالی پراگندگی تمہاری اور غالب کری بزرگی تم دونونکی
اور برکت نازل کری تم دونون پر اور نکالی تم دونون سی اولاد بہت پاکیزہ
یہہ مواہب لدنیہ مین نقل کیا ہی پس خیال تو کرو ای بہائیو کہ حضرت بیوی صاحبہ
کہ سردار ہین جنتی بیویون کی انکا نکاح تو اس بی تکلفی سی ہوا اگر تم بہی انکی
کچہہ محبت سچی رکہتی ہو تو اسیطرح کرو اور چارسو مثقال چاندی کا جو حضرت
بیوی صاحبہ کا مہر کیا اسکی ڈیڑہ سو روپی ہوتی ہین اگر بارہ ماشہ کا روپیہ ہو
مانند ڈبل وغیرہ کی اور مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ کے اور مہر صاحبزادیون
سوا حضرت فاطمہ رض کی پانسو درہم کا تہا جسکی روپی مذکور ایک سو کتیس روپی
چار آنہ ہوتے ہین اور مہر ام حبیبہ کا ایکہزار پچاس روپیہ کا پس یہان جو ہزارون
لاکھون کی مہر باندہتی ہین بہت ہی بری رسم ہی کہ اکثر خاوند آخرت کے
وبال مین گرفتار ہونگی بسبب اسکی اس بیچارہ نی وہ روپی خواب مین بہی نہین
دیکہی بہلاوہ ادا کہانسی کریگا جب ادا نکیی تو آخرت مین جوروکی قرض کی

بدلی بڑا اجا دیگا مہر لڑکا باندھنا سنت ہی زیادہ باندہ کیون ثواب سنت
سی محروم رہتی ہین اور مسلمانون کو ایذا دیتی ہین حضرت عمر رضی سی منقول ہی کہ
اونہون نی فرمایا آگاہ ہو نہ بہاری مہر باندہو بیونکا اس لیی کہ اگر گران مہر
سبب بزرگی کا ہوتا دنیا مین اور موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کی تو سزاوار
ترین تمہاری ساتھہ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی نہین جانتا مین رسول خدا
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسیکا اپنی بیویون اور بیٹیون مین سی
زیادہ باراں اوقیہ سی کہ جسکی قریب پانسو درہم کی ہوتی ہین آور اور حدیث مین
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً
اَيْسَرُهُ مُؤْنَةً یعنی بہت بڑی برکت کا نکاح وہ ہی کہ کم ہو محنت مین یعنی
مہر اور اور خرچ کم ہو اور تھوڑی پر قناعت کری یہہ دو نو حدیثین مشکوۃ مین نا
پس تعجب ہی کہ اپنی وہم سی چیزین برکت بہلائی نکاح کی لیی کرتی ہین اور
حضرت نی جو ایک برکت کی بات بتائی تو ہرگز نہین کرتی واہ کیا ایمان ہی
پس عورتونکو چاہیی کہ اگر اونکی باپ وغیرہ نی زیادہ مہر بندہوایا ہی تو یہہ
بخشش دین کہ بڑا ثواب پاوینگی گویا جتنی روپی مہر کی تہی اللہ دیی اور اللہ دینی
کا کیا کچہہ ثواب آیا ہی اور فرماتا ہی پاک پروردگار جل جلالہ وَاَنْ تَعْفُوْا
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنی اور معاف کرنا تمہارا قریب تر ہی واسطی

ہی خاوند دنکو اور بیویون کو یعنی عفو کرنا خاوند کا ساتھہ دینی پوری مہر کی
بہتر ہی اوسکی لیی اور عفو کرنا عورت کا ساتھہ ساقط کر دینی ساری مہر کے
بہتر ہی اوسکی لیی انتہی* اور حضرت عمر رضسی آیا ہی بطریق مرفوع کے یعنی آنحضرت
صلعم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپ نی اگر نہوتا دعوی غیب کا کرنا تو گواہی
دیتا مین واسطی پانچ نفر کی کہ وہ اہل جنت سی ہین ایک تو اونمین سی فقیر ہی
عیالدار اور دوسری وہ عورت کہ راضی ہی اوس سی خاوند اوسکا اور تیسرے
وہ عورت کہ تصدق کری یعنی بخشدی مہر اپنا اپنی خاوند کو واسطی رضاء اللہ
تعالی کی اور چوتہی وہ کہ راضی ہین اوس سی مان باپ اوسکی اور پانچوین
توبہ کرنیوالا گناہ سی انتہی یہہ روایت شبہات مین ابن حجر نی نقل کی ہی اور
غمی مین بہی بہت رسمین بری ہوتی ہین ایک تو پیٹنا اور بیان کرنا اور ہائی وائی
کرنا اور چیخنا چنگہاڑنا کہ حدیثون مین بہت برائی اسکی آئی ہی* قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود
وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاہلیۃ متفق علیہ
یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جسنی پیٹے
رخسارے اور پہاڑے گریبان اور دای ویل کی جاہلیت کیسی یہہ بخاری
اور مسلم مین ہی اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی* [illegible]
[illegible]

الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحة وقال النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام یوم القیمة وعلیها سربال من قطران ودرع من جرب رواه مسلم یعنی چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت سی ہین نہین چہوڑینگی لوگ اونکو ایک تو فخر کرنا حسبو نمین اور طعن کرنا نسبونمین اور طلب کرنا مینہہ کا ستارونسی یعنی یہہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارہ فلانی منزل مین آویگا تو اوسکی تاثیر سی مینہہ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنیوالی جب تک کہ نہ توبہ کری پہلی موت اپنی کی کہڑی کیجاویگی دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا خارش کا یعنی مسلط کیجاویگی اوسکی بدن پر خارش بسبب ازان ملینگی اوسپر قطران تا سخت تر جلانی ہو نقل کی یہہ مسلم نی اور آیا ہی کہ لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحة والمستمعة رواہ ابو داؤد یعنی لعنت کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نوحہ کرنیوالیکو اور سننی والیکو نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا * انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق متفق علیه یعنی مین بیزار ہون اس عورت سی کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی یعنی بیان کیا اور چیخی چلائی رونی مین اور کپڑی پہاڑ ڈالی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی میں

ان

ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہی مرد کو چاہیی کہ منع کری اوسی اور عورت کو چاہیی کہ اسمین فرمان برداری کری خاوند کی تین دن گہر مین بعد مرنی کسیکے بیٹہ رہین کری اور نہ کسیکی ہان تبقریب تعزیت کی جا کری بلکہ جہان جاوی تو تسلی دی اوسکو اور صبر کرنیکو کہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا ہی مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ یعنی جو کوئی تسلی دی اور صبر کرنیکو کہی مصیبت زدہ کو پس واسطی اوسکی مصیبت زدہ کا سا ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور جو کہ اس رسم کو جاری رکہی اور منع نکری اس سی اور پہر اسپر کوئی نوحہ کری بعد مرنی اسکی کے تو اوسکو عذاب دیا جاتا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ فَاِنَّهُ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ یعنی جسپر میت نوحہ کیا جاتا ہی پس تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْهِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَا سَیِّدَاهُ وَنَحْوَ ذَالِكَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَکَیْنِ یَلْهَزَانِهٖ وَیَقُوْلَانِ اَهٰکَذَا کُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ یعنی نہین کوئی میت مرتا پس کہڑا ہوتا ہی رونیوالا اونکا پس کہتا ہی ای پہاڑ میری اور ای سردار میری اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر دو فرشتی کہ اوسکی سینہ

مین ٹلی مارتی ہین اور کہتی ہین کہ کیا ایسا ہی تہا تو نقل کی یہہ ترمذی نی بعض
اسوقت مین عافیت اسی مین ہی کہ ایسی جگہہ کی جانی سی پرہیز کری اور
اور گناہ لازم آتا ہی بہولون اور چالیسون وغیرہا مین کہ لوگ جمع ہوتے
ہین اور نام ونمود کی لیی قرض کر کر تکلفات بیجا کرتی ہین اور داخل ہوتی ہین مضمون
اس آیہ مین * اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ
یعنی بلاشبہ اسراف کرنیوالی ہین بہائی شیطانون کی کرتی ہین تکلفات اپنی نام
نمود کی لیی اور بہانہ کرتی ہین ایصال ثواب کا واسطی میت کی ذرہ انصاف
کرین تو معلوم ہو کہ ایصال ثواب کو کیا علاقہ اسمین جہان دخل ہوتا ہی ریا کو
وہ عمل نابود ہوتا ہی اوسمین متوقع ثواب کا ہونا غلطی ہی حقیقت مین یہہ کہانا تو
وہ ہی کہ جسسی حضرتؐ نی منع فرمایا ہی اسحدیث مین اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ * یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام دو شخصون
مقابلہ کرنیوالون کی سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی یعنی جو کہ مقابلہ کرین طعام مین اور
چاہین کہ ایک دوسری کی ضد پر بہت سا پکاوین تا غالب آوین ایکدوسری پر یعنی اونکی
واسطی فخر وسنانی کی پکاوین دعوت اونکی قبول نکرنی چاہی کذا ذکرہ الشیخ
عبدالحقؒ اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہی یعنی اس صورت مین کہ میت کی وارث
بچہ ہوتی ہین اور یتیم بیچارونکو تو ہوش ہی نہین ہوتا اوسکی اور قرابتی وغیرہ

اوس مال مین سی بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنی کی لیے صرف کرتی ہین امس کہانے
وغیرہ مین اور یہہ نہین جانتی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی * اِنَّ الَّذِيْنَ
يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا
وَّ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿﴾ یعنی تحقیق جو لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکی
راہ ظلم کی سوا اسکی نہین کہ کہاتی ہین اپنی پیٹو نمین آگ اور قریب ہی کہ داخل ہونگے
آگ بہڑکتی مین اور بعض اوقات میت پر لگانیکی لیے مال قرض لیتی ہین اور پہر ادا
بہی اور پس ماندہ حیران و پریشان ہوتی ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین و دنیا
کا نقصان کرتی ہین اور جو کوئی اوسکو منع کری تو کہتی ہین کہ یہہ وہابی ہی واہ
کیا سمجہہ ہی کہ باوجود نقصان دین و دنیا کی مانع خیرخواہ کو برا جانتی ہین اگر ذرہ
تامل کرین تو اوسکی خرابیان معلوم کرین وہ جو حضرتؐ نی فرمایا ہی حُبُّكَ
الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ * یعنی دوست رکہنا تیرا ایک چیز کو اندہا اور بہرا کردیتا ہی
وہ ان پر صادق آتا ہی اور بعض اوقات اہل مصیبت مجبور ہوتی ہین کہ اوسکی گہر
پر لوگ جم رہتی ہین ایک تو اوسکا عزیز مرا اوسکا رنج اٹہایا دوسری یہہ بلا
اوسکا گہر لوٹنی لگی مردونکو چاہیی کہ منع کرین اپنی بیویون کو ایسی رسمونمین
شریک ہوتی سی اور عورتونکو ماننا چاہیی نہ یہہ کسیکی ہان جاوینگی نہ کوئی انکی
ہان آویگا اسوقت مین عورتونکو تو گہر مین جانا ہی نہ چاہیی ایسی رسمون مین اگرچہ
تعزیت سنت ہی لیکن اوسکی سنت کہان ادا ہوتی ہی یہہ تو طرح بطرح کی گناہ ہین

مرتکب ہوتی ہین البتہ جہان یہہ خرابیان نہ لازم آوین تو شوق سی جاوین
لیکن صاحب مصیبت کی مکان جاکر رات کو نہ رہین کہ یہہ بہت برا ہی روایت کیا ہی
آجری نی ابی موسیٰ صحابی سی کہ کہا اونہون نی کہ مرین بہن عبد اللہ بن عمرؓ
کی پس کہا مین نی اپنی بیوی کو جا تو اونکی تعزیت کر اونکی اور رات کو رہ اونکی
پاس کہ ہم مین اور آل عمر مین بڑا ارتباط ہی پس وہ بیوی آئی یعنی وہان سی ہوکر
پس کہا ابو موسیٰ نی کہ کیا نہ حکم کیا تہا مین نی تجکو کہ راتکو رہنا اونکی پاس پس
کہا اونکی بیوی نی کہ ارادہ کیا تہا مین نی رات کی رہنیکا اونکی پاس پس آئی
ابن عمر اور نکالدیا ہمکو اور کہا نکلو تم راتکو نہ کہو میری بہن کو عذاب مین اور ابن
بختری سی روایت ہی کہ کہا راتکو رہنا اہل میت کی پاس نہین ہی مگر امر جاہلیت
سی کہا اجری نی کہ یہہ تمام امور اب ہو گئی ہین لوگون کی نزدیک سنت اور
انکی ترک کرنیکو بدعت جانتی ہین پس الٹ گیا حال اور متغیر ہو گئی احوال کہا ابن
عباسؓ نی کہ نہین آتا لوگون پر کوئی سال مگر کہ مارتی ہین اوسمین سنت کو اور
زندہ کرتی ہین اوسمین بدعت کو یہان تک کہ مر گئین سنتین اور زندہ کی گئین
بدعتین اور ہرگز نہین عمل کیا جاتا سنتون پر اور نہین برا جانا جاتا ہی بدعتون کو
مگر جسپر کہ آسان کرتا ہی اللہ تعالی غصہ اوٹہانا لوگون کا البتہ وہ مخالفت کرتا ہی
انکی اوسچیز مین کہ وہ ارادہ کرتی ہین اور آگاہ کردیتا ہی اوسچیز سی کہ عادت
پکڑی ہی اونہون نی الخ یہہ روایتین مولوی حیدر علی رحمہ نی نقل کین ہین اپنی

رسالہ مین ہی اور بری رسم یہہ ہی کہ اکثر اقربا سوگ کرتی ہین حالانکہ حضرت نے
فرمایا ہی * لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ
تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی نہین درست واسطی اوس عورت کی کہ ایمان رکھتی
ہو اللہ پر اور روز آخرت پر یہہ کہ سوگ کری کسی میت پر زیادہ تین رات سی مگر خاوند
کی مرنی مین چار مہینی اور دس دن سوگ کری نقل کی یہہ بخاری مسلم نی
اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا بھاری ہی کہ جنہ مہینون مین بھی شریک نہین
ہوتی بلکہ مانع ہوتی ہین یعنی کیا مقدور کہ برادری مین کوئی نکاح کرسکی اور
یہہ اوسمین شریک ہون انکا سوگ خاصا ہنود کا سا سوگ ہی ای بھائیو
ہشیار ہو خواب غفلت سی کہ تمہاری پیغمبر صاحب فرماتی ہین * مَنْ تَشَبَّهَ
بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ * یعنی جو جس قوم کی مشابہت کرتا ہی وہ اونہین مین کا
ہی معاذ اللہ منہ اور ایک اور بری رسم یہہ ہی کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا میاں
مر جاوی تو عورتین مانع ہوتین ہین اوسکو دوسرا نکاح کرنی سی اگرچہ مرد سمجھاتی
ہین وہ نہین مانتین اور اوسکو بہت برا جانتین ہین کہ اگر وہ نکاح کرلی تو اوسکو طعنا دیتی
ہین کہ یہہ دو خصمی ہی اور بعض جہلا اوسی ملنا بھی چھوڑ دیتی ہین اور کبھی
مرد خود مانع ہوتی ہین اس سی اور اوسکو ناک کٹائی جانتی ہین باوجودیکہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی * اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ

اعراض — منہ موڑنا

عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ * یعنی نکاح میری سنت ہی پس جو کوئی اعراض
کری میری سنت سی پس نہین وہ مجہسی یعنی میری طور طریقہ پر اور میری امت سی
نہین انتہی پس ای بہائیو خیال تو کرو کہ اوسکی برا جاننی مین کیا وبال ہی کہ
دنیا چند روزہ کی بدنامی کی بہی مستحق ایسی وعید کی ہوتی ہین عیاذاً باللہ منہ اور مولانا
شاہ عبد القادر رحمہ اللہ نی بیچ فائدہ آیہ وانکحوا الایامی کی لکہا ہی رسول نے
فرمایا ای علی تین کام مین دیر نکر نماز فرض جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو
رانڈ عورت جب مرد ملی اسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دی اوسکا
ایمان سلامت نہین انتہی پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیی کہ اس ہند دنیا
کو چہوڑین اور امت محمدی مین شریک ہوں اور قطع نظر اسکی اوسکی ترک مین فساد
بہی توڑا برپا ہوتا ہی کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا اور چہٹی بازی مین گرفتار ہو
مین واہ کیا سمجہہ ہی کہ محمدی ہونیکو برا اور ناک کٹائی جانین اور دیوث ہونیکو اچہا
اور نیک نامی ایک ذرہ غور کرین تو اوسکی کرنیکی بہلائیان اور نکرنیکی برائیان
معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی * مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِنْ
سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً
ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ
مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

یعنی جو کوئی زندہ کرے کسی سنت کو میری سنتون مین سی کہ مر گئی تہی بعد میری
یعنی وہ سنت متروک ہو گئی تہی میری بعد اور اسنی رواج دیا اسکو اور
رغبت دلائی لوگونکو اوسپر پس بلا شبہ اوسکی لیی ثواب حاصل ہوتا ہی
مانند ثواب عمل کرنی والونکی اوسپر بغیر اسکی کہ ناقص کری اونکی ثواب مین سی
کچہہ اور جو کوئی نکالتا ہی بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہی اوس سی اللہ اور
رسول اوسکا ہوتا ہی اوسپر گناہ مانند گناہون کرنیوالون اوسکی کی نہین ناقص
کرتا یہہ گناہ ہونا اونکی سی کچہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور یہہ بہی فرمایا ہی حضرت نے

* مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ *

یعنی جو کوئی خوب پکڑی میری سنت کو وقت فساد امت میری کی پس
اوسکی لیی سو شہیدونکا سا ثواب ہوتا ہی یہہ دونو حدیثین مشکوۃ مین ہین
پس خیال کیا چاہی کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہو رہی
ہی اور سنت سیفت کثیر اہہتی کی در حق عورتونکی بالکل مٹ گئی ہی اور مانند
اونکی کو رواج دیگا کیا کچہہ ثواب پاویگا اور در صورت ترک کی کیا ٹوٹا پاویگا یہہ
ہونا چاہیی خواب غفلت سی اور عمل کرنا چاہیی اپر آدمی اور بری رسم یہہ ہی کہ
بعد مرنی کسی قرابتی کی چند روز تک اچار نہین ڈالتین اور دال نہین بہگوتین اور
چرخا نہین کاتتین وغیر ذلک بخیال اسکی کہ ان چیزونکی کرنی سی کوئی اور مرجاویگا
یہہ سب باتین قبیل شرک سی ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہہ کہ ہر مسلمانکو ترتیب

میں اتباع سنت چاہیے نہ اتباع رسم و آئین ہمارے اکثر مرد و عورت پھنسے ہوئے
ہیں طرح بطرح کی شرک و کفر و بدعات کی باتوں میں مردونکو چاہیے کہ اہل علم سے ان
باتونکو دریافت کر کے منع کرین اپنی بیبیونکو اور جو نہ فرمان برداری اونکی کرین ہرگز
انکار نہ کرین والا دس دار آخرت میں کہ ابد الآباد رہنا ہی کمال خراب ہونگے
اللہم وفقنا واہدنا الی سبل السلام آمین رب العالمین

باب دوسرا بیچ بیان حق بیبیونکی خاوندون پر

جاننا چاہیے کہ مردونکو لازم ہی کہ اپنی بیبیونکو علم دین سکھاوین کہ فرمایا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
ومسلمۃ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر کذا
فی المشکوۃ تا وہ سبب جہالت کی کفر و گناہ میں گرفتار نہوین اور دونکی دنیا
اور آخرت میں اچھی گذرے بڑا فساد دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہی کہ مرد
نہ آپ علم دین پڑہتے سنتے ہیں اور نہ بیبیونکو پڑہاتے سناتے ہیں پس لازم
پڑہاوے دین دنیا کی کیونکر معلوم کرین اور حق ہی مردون پر کہ اپنی بیبیون اور بچون
اور گھر والون کو شرک اور کفر اور گناہ کی باتون سے باز رکھیں اور بجا لانے کی
طاعات کی لیے تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہی یا ایہا الذین آمنوا
قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ یعنے
اے ایمان والو بچاؤ اپنی نفسونکو اور اپنی گھر والونکو اوس آگ سے کہ جسکا

اپنےتئین آدمی اور پتہر ہونگی اسکی تفسیر مین صاحب مدارک نی یون لکہاہی کہ آپ
بہی طاعات بجالاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنی گہروالونکو بہی طاعات کرنیکو
کہو اور گناہونسی باز رکہو انتہی پس چاہیی کہ اپنی بیبیون اور گہروالون
کو نماز اور روزہ وغیرہ فرائض و واجبات اوراچہی باتون کی کرنیکی تاکید کرے
بلکہ کچہہ تعزیر بہی دینی آئی ہی انکو ترک نماز وغیرہ پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکہاہی
کہ جائز ہی خاوند کو یہہ کہ تعزیر دیوی اپنی بیوی کو ترک کرنی زینت پر اور نہ
قبول کرنی پر اسکی کہنی کو جبکہ بلاوی اوسکو طرف بچہونی اپنی کی یعنی صحبت کے
لیی بشرطیکہ نہ ہوئی عذر حیض وغیرہ کی اور تعزیر دیوی اوسکو ترک کرنی نماز پر اور ترک
کرنی پر غسل جنابت کی اور اسکی گہرسی نکل جانی پر بلا اذن اسکی کی انتہی اور
سیتلا وغیرہ کی پوجنی سی اور اور شرک اور کفر اور گناہون کی باتونسی کہ اوپر
گذرین اور تعزیہ اور مہندی پر جانی سی منع کرے عجب حال ہی یہان کے بعضے
لوگونکا کہ اللہ تو فرماتاہی کہ اپنی گہروالونکو دوزخکی آگ سی بچاؤ اور یہہ برعکس اوسکی
کرتی ہین کہ باعث ہوتی ہین اور بلاتی ہین دوزخکی طرف تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی
کہ بعضی جاہل جورو بچون کی ساتہہ ہوکر سیتلا پجوانیکو لیجاتی ہین اور بعضی بدہی
وغیرہ کی پہنانیکو روا رکہتی ہین اور بعضی تعزیہ دکہانیکو لیجاتی ہین اور بعضی
مہندی دکہانیکو پس سیتلا پوجنی کو فتاوی عالمگیری مین کفر لکہاہی اور اور
شرک کی باتونکو بہی دینی کتابونمین بہت منع کیاہی * اور تعزیہ داری اور

بیان تعزیہ داری کا

مہندی کو مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ کا اور علم وغیرہ کا درست
نہیں ہے اسلیے کہ تعزیہ داری عبارت اس سے ہے کہ ترک لذائذ اور ترک زینت
کرے اور صورت محزون وغمگین بناوے یعنی مانند عورتوں سوگ رکھنے والیونکی ہووے
اور مرد کو کسی جگہ اسطرح کرنا شرع شریف سے ثابت نہیں ہوا مگر عورت کو بعد وفات
زوج کے چار مہینے اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوا زوج کے اگر کوئی اور قرابتی مرے تو تین روز تلک اگر
ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے اسکو درست نہیں حدیث شریف مین آیا ہے
لا یحل لامرأة الخ کہ ساری حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہے پس بنانا تعزیہ وغیرہ
کا بدعت سیئہ ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے اور
فرائض ونوافل اوسکی درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے
مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ
الطَّبَرَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ ثَوْبَانَ یعنی جو کوئی نئی بات
نکالتا ہے یعنی بدعت سیئہ یا جگہ دیتا ہے بدعتی کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور
ملائکہ کی اور سب لوگونکی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی فرض ونفل نقل
کی یہہ طبرانی نے ابن عباس سے اور بزار نے ثوبان سے اور اور روایت مین آیا ہے
مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
وَالْمُسْلِمُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَائِشَةَ یعنی جو کوئی نکالے اس امر

دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ اوس سی نہو لیس وہ مردود ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم اور ابو داود اور ابن ماجہ نی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی اور اوس مجلس مین جہان میت
ہے مرثیہ اور گریہ وزاری کی بہی حاضر ہونا جائز نہین اس لیے کہ وہان جا کر نہ منع کر سکین
ہی کر اوسکی لیے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا ہین قابل ازالہ کی ہین چنانچہ حدیث شریف مین
آیا ہی مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ
وَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی
کوئی دیکہی تم مین سی کوئی چیز خلاف شرع پس چاہئے کہ بگاڑ ڈالی اوسکو ہی
ہاتہہ سی اور اگر ہاتہہ سی نہ بگاڑ سکی تو زبان سی منع کری اور اگر زبان سی بہی
نہ منع کر سکی تو اپنی دل سی برا جانی اور یہہ ضعیف تر درجہ ایمان کا ہی نقل کی یہہ
مسلم نی اور مجلس تعزیہ داری مین جا کر مرثیہ اور کتاب سننے بہی جائز نہین اس لیے
کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی نہین ہوتا بلکہ جہوٹہہ اور افترا اور حقارت بزرگون
کی ہی پس سننا اسکا بلکہ جانا بہی ایسی مجلس مین روا نہین چنانچہ حدیث شریف مین
بہی واقع ہوئی ہی سننی اور پڑہنی مرثیونکی سی * عَنْ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرَاثِیْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ یعنی
ابی اوفی روایت کرتی ہین کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مرثیہ سننی سی
نقل کی یہہ حدیث ابن ماجہ نی اور اگر مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی ہو تو سننا
اس طرحکی مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضایقہ نہین لیکن بسبب اجتماع جیسی کہ

مبتدع بناتی ہین نہ بنانی چاہیی کہ مشابہت قوم مبتدعونکی ساتھہ ہوتی ہے
اور اونکی مشابہت سی احتراز واجتناب ضروری ہی کیونکہ حدیث شریف مین
آیا ہی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جو کوئی مشابہت کسی قوم کی
کری پس وہ بھی اونہین مین سی ہی اور اس حدیث مین بھی داخل ہی مَنْ كَثَّرَ
سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكًا لِمَنْ عَمِلَ
بِهِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَذَا ذَكَرَ السُّيُوطِيُّ فِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ
یعنی جو کوئی بہیڑ بڑہاوی کسی قوم کی پس وہ بھی اونہین مین سی ہی اور جو کوئی
راضی ہو کسی قوم کی عمل کا ہوتا ہی شریک اوسکی کرنیوالیکا نقل کی یہہ دیلمی نی
ابن مسعود سی یہہ ذکر کی سیوطی نی کتاب جمع الجوامع مین اور ایسی جگہہ
فاتحہ درود پڑہنا بھی درست نہین اسلیی کہ ایسی جگہہ قابل ازالہ اور نابود کرنیکی
ہی اور نجاست باطنی رکہتی ہی اور فاتحہ درود ایسی جای پڑہنی چاہیی کہ پاک ہو
نجاست ظاہری اور باطنی سی پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا
ملامت کیا گیا اور طعن کیا گیا ہوگا ایسی ہی اس جگہہ کہ نجاست باطنی ہو اور
قابل ازالہ کی وہان بھی پڑہنا موجب ملامت اور مطعونیت کا ہوگا کہ بی محل پڑہا
اور بدون بنانی تعزیہ وغیرہ کی فقط اوس مکانمین کہ تبرک صحیح نسل ہوی مبارک
کی رکہا ہو یا نہ رکہا ہو مجلس گریہ وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود
پڑہنا یہہ بھی جائز نہین اسلیی کہ یہہ بھی بدعت سیئہ ہی اور فقط ذکر کرنا احادیث

جیسی شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ پڑھنا مضایقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موی مبارک کی اکثر جعلی صحت کو نہین پہنچتا پس تبرک ہونا اوسکا بنا بر اوہام عوام کالانعام کی ہی اوسکو تبرک جانا نہ چاہیی جب تلک کہ تبرکیت اوسکی ثابت ہو اعتقاد اوسکی صحت کا نکرنا چاہیی اور جب تبرکیت اوسکی مفقود ہوئی محض مجلس گریہ و زاری کی کرنی رہی اور وہ مجلس مرتب کرنی فقط واسطی گریہ و زاری کی سلف سی منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موی مبارک وغیرہ کی کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کی لیی جانا مضایقہ نہین اور ترک کرنا زینت اور لذات کا مانند کہانی پان اور گہی اور گوشت وغیرہ کی بہی درست نہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا اور تعزیہ داری وغیرہ مین اپنی خود یا پاس خاطر اور یا پاس قرابت یا بسبب ہمسایگی اور ہم خانگی ہونی کی اور اسباب اپنا اوسکی لیی مانگی دینا جایز نہین ہی اسلیی کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہی اور اعانت معصیت پر غیر جایز ہی اور مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی بہی جایز نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہی اور مرثیہ سی منع ہی کیا ہی حضرت نی جیسی کہ اوپر گذرا اور اسی طرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ کا ہی کہ حدیثون مین وعید آیا ہی اس پر کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ یعنی لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت نوحہ کرنی والی اور سننی والی کو روایت کی ہی ابوداؤد نی اور اجرت یعنی مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہی اسلیی کہ قاعدہ شرع کا ہی

کہ اجرت یعنی معصیت پر درست نہین جیسی کہ مزامیر و غنا کہ حرام ہین اجرت یعنی بھی اونپر حرام ہی اسی طرح ان چیزون پر بھی حرام ہی اور مہندی روشن کرنی حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کی بھی بدعت ہی اسلیی کہ جیسا مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانی مین ہی ویسا ہی مہندی مین بھی ہی **سوال** مہندی بدعت حسنہ ہی یا سیئہ اور اگر سیئہ ہی تو سب برابر ہین یا کچھہ فرق ہے اور اوسکی برائی حد حرمت کو پہنچتی ہی اور فاعل اوسکا مرتکب کبیرہ کا ہی یا مکروہ کا و یا فاعل اوسکا صاحب صغیرہ کا ہی **جواب** یہہ تمام امور بدعت سیئہ ہین اور تفاوت امور بدعیہ مین باعتبار مفسدہ کی ہی جس بدعت مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہی برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہی اور جس بدعت مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہی برائی اوسمین کمتر ہوتی ہی اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہی تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سی ہی چنانچہ حدیث شریف سی کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہی معلوم ہوتا ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ یعنی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کرتا اللہ صاحب بدعت کا روزہ اور

نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض اور نہ نفل نکل جاتا
ہی وہ اسلام سی جیسی کہ نکلتا ہی بال آٹی گندہی مین سی کہ کچھ اسمین نہین
لگا رہتا صاف نکل آتا ہی انتہی اور صاحب بدعت عام ہی کہ آپ بدعت کو
احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہی بلکہ اورنی کیا ہی اور یہہ شخص
پسند کرتا ہی اوسکو دونون کو صاحب بدعت کہین گی اور حدیث ابن ماجہ مین
یہہ ہی آیا ہی * قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَی
اللّٰہُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَہٗ * یعنی نہین قبول
کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا یہان تک کہ ترک کری اوسکو اور مرتکب بدعت کو
ضال فرمایا ہی حدیث مین اگر ضلالت اوسکی اس حد کو پہنچی کہ اسمین عید نار ہوا ہو
یعنی دوزخ
پس وہ شخص مرتکب کبیرہ کا ہی والا صغیرہ کا ہوگا اور یہہ فرق اوس صورت مین ہی
کہ بدعت کو اچھا نہ سمجھی یعنی اچھا سمجھنی والا کافر ہوتا ہی دونون صورتون مین
جیسا کہ اوپر صریح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجھتا ہے اور قربت خدا
کی اوسمین جانتا ہی تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ اسلام سی ہی اور حلوا
وغیرہ کہ تعزیہ شہدا کی آگی لاتی ہین اور وسمہ لگا دیتی ہین اور کہانا ہی دیتی
ہین اور شب عاشورا کی قابیل ... کی تعزیہ کی تخت پر ہی دیتی ہین
اور ... کو اوٹھا کر تقسیم کرتی ہین پس سبب لیجانی اوسکی کی آگی تعزیہ وغیرہ
کی بلکہ آگی قبر حقیقیہ کی ہی تشبیہ ساتھہ کفار و بت پرستون کی ہوتی ہی اور

اس جہت سی اس مین کراہیت پیدا ہوتی ہی واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولانا عبد العزیز مرحوم کی پس ای بہائیو غرض نقل کرنی اس کلام طویل تی یہہ ہی کہ صاف مولانا مرحوم کی تقریر سی یہہ بات نکلتی ہی کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچھا جان کر بناوی یا دیکھنی جاوی وہ خارج ہو جاتا ہی دائرہ اسلام سی سو تم آپ بہی اس سی بچنا چاہیی اور اپنی گہر والونکو بہی بچاؤ کہ نہ جانی دو اور اسی طرح منع کرو اور گناہونکی باتونسی کہ از انجملہ زناکاری اور چہٹی بازی ہی جو کوئی روا رکہی اپنی گہر والونمین بیحیائی کی باتین وہ دیوث ہی کہ جسکی حق مین حضرت نی فرمایا ہی ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ * یعنی تین شخصون پر اللہ تعالی نی جنت حرام کی ہی ایک تو ہمیشہ شراب پینی والا اور دوسرا نافرمان ماں باپ کا اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکہی اپنی اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کی حق مین روا رکہی ناپاکی کو یعنی زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کی حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینی شراب کی اور ترک کرنی غسل جنابت کی اور مانند انکی کی یعنی اگر مثلاً بیوی کو دیکہی شراب پیتی یا ترک کرتی غسل جنابت کو اور منع نکری تو وہ بہی دیوث کی حکم مین ہی اس لیی کہ کہا طیبی نی کہ دیوث وہ

بیان دیوث و عاق والدین و شرابی پر جنت حرام ہونیکا

کہ دیکہی اپنی اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کری اوسپر اور نہ منع کری انکو اوس سے
انتہی یہہ ملا علی قاری نی مرقات مین لکہا ہی * پس اس سی معلوم ہوا
کہ اپنی گہروالونکو تمام بیحیائی اور گناہون کی باتونسی منع کرنا چاہیی پس
جو کہ زناکاری اور چہپی یارانکو روا رکہی اپنی گہروالونمین اوسکا دیوث ہونا تو
ظاہر ہی اور جو کہ اپنی گہروالون کی بیبی بی پردگی اور خلاملا رہنی کو اور ہم کلام
ہونیکو ساتہہ اجنبیون کی اور ایسی بری باتونکو روا رکہی وہ بہی دیوث ہی
پس مسائل ستر کی یہان لکہنی ضرور پڑی تو لوگ آگاہ ہون اوس سی جاننا
چاہیی کہ اصل مسائل ستر کی یہہ دو آیتین کلام مجید کی ہین سورہ نور مین
قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ * یعنی کہہ
ایمان والونکو کہ ڈہانکین آنکہین اپنی یعنی دیکہنی اوس چیز کی سی کہ حرام ہی
اور نگاہ رکہین اپنی سترونکو حرام ہی یہہ ڈہانکنا آنکہونکا اور محافظت سترونکی
پاکیزہ تر اور سود مند ہے اونکی لیی دنیا اور آخرت مین تحقیق اللہ تعالی داناہی ساتہہ اوس چیز کی کہ
کرتی ہین * وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ
لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ * الخ یعنی اور کہہ مومن عورتونکو کہ ڈہانکین دیدی
اپنی اور نہ دیکہین مردون نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکہین اپنی سترونکو

بی راہیو نسی اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت یعنی زیور اپنی کو کہ وہ مواضع
سر اور کان اور گردن اور بازو اور سینہ اور پہنچی اور پنڈلیان ہین مگر وہ کہ
ظاہر ہون اونسی یعنی وہ اعضا کہ جاری ہوئی ہی عادت وجبلت اونکی
ظہور پر کہ وہ موتہہ اور ہتیلیان اور دونون قدم ہین اور چاہیے کہ اوڑہین اپنی
چادرین اپنی اپنی گریبانون پر اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت اپنی کی مگر اپنی
خاوندونکی لیے آخر آیت تک حاصل یہہ کہ ان آیتون مین حکم ستر ڈہکنی کا ہی اور
تفصیل اسکی درالمختار وغیرہ مین یون لکہی ہی کہ دیکہی مرد بدن مرد کا
سوا اوس جگہ کی کہ ناف کی نیچی ہی گہٹنی کی نیچی تک اور اپنی بیوی کا اور اپنی
لونڈیکا کہ حلال ہی اوس سی صحبت کرنی جائز ہی دیکہنا تمام بدن کا ساتھ
شہوت کی بہی اور بغیر شہوت کی بہی لیکن نہ دیکہنا اوسکی ستر کا اولی ہے
کہ باعث ہوتا ہی نسیان کا اور یہہ جو قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس
اس سی نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ
کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودہ کی یا مصاہرت کی پس حکم اونکا مانند اجنبی کے
لونڈی کی ہی اور دیکہی اپنی محرمہ کا سر اور موتہہ اور سینہ اور پنڈلی اور بازو
اگر امن ہو اپنی شہوت سی اور اوسکی شہوت سی والا ندیکہی اور نہ دیکہے
اوسکی پیٹہہ اور پیٹ سی زانو کی نیچی تک اگرچہ امن ہو شہوت سی کہ یہہ ستر
ہی محرمہ کا بہ نسبت محرم کی اور نہین مضایقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کری

محرمہ کی ساتھہ پس اگر احتیاج پڑی اوسکی سوار کرنیکی اور اوتارنیکی تو نہین
مضایقہ اسکا کہ چہوئی اوسکو کپڑے پرسی اور پکڑی پیٹ اور پیٹھہ
اوسکی نہ اون اعضا کو کہ نیچی ہین ان دونون کی بشرطیکہ امن ہو شہوت سے
پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا از راہ یقین کی یا ظن کے
یا شک کے تو ان سب سی پرہیز کری پہر اگر سوار ہو سکی وہ آپہی تو بازرہے
مرد اس سے بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکی عورت تو تکلف کری مرد ساتھہ کپڑونکی
تاکہ نہ پہنچی مرد کو حرارت عورت کی بدن کی اور اگر زیادی کپڑا تو دفع کرے
شہوت کو اپنی دل سی بقدر امکان کی اور حکم غیر کی لونڈیکا اگرچہ مدبرہ ہو
یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہی اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کے
جن اعضائی مذکورہ کا دیکہنا درست ہی چہونا بہی اونکا درست ہی اگر امن
مین ہو شہوت سی آپ ہی اور وہ بہی اور اگر امن نہو شہوت سی یا شک ہو
شہوت کا تو نہین حلال اوسکو نظر کرنی اور چہونا اونکا اور ستر عورت حرہ
کا بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونون ہتیلیان اور
دونون قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکہنا ان اعضا کا جائز ہی اگر
امن ہو شہوت سی اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہین جائز مگر
گواہ کو وقت ادای شہادت کی اور حاکم کو وقت حکم کرنیکی اور نکاح کی ارادہ
کرنیوالیکو اور اوسکو کہ ارادہ خریدنیکا رکہتا ہو اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا

آگی آویگا دیکہنا ان اعضا کا جائز ہی اگرچہ امن نہو شہوت سی اور نہین جائز
ہی چہونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڈہیا ہو
کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہو اپنی پر اور اوسکی نفس
پر شہوت سی تو جائز ہی چہونا اوسکی ان اعضا کا اور جبکہ جائز ہوا چہونا اور دیکہنا
بڈہیا کی ان اعضا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتہہ اوسکی اور خلوت کرنی جبکہ امن ہو
اپنی پر اور اوسپر اور نہین تو نہین اور اشباہ مین لکہا ہی کہ خلوت کرنی ساتہہ اجنبیہ
کی حرام ہی مگر واسطی ملازمت مدیونہ کی کہ بہاگ کر چلی جاوی کہنڈر مین یا
ہو بڈہیا بدشکل یا ہو بیچ پردہ کی ☆ **مسئلہ** خلوت ساتہہ محرمہ کے
مباح ہی مگر ساتہہ دودہ شریک بہن کی اور ساس جوان کی نہین مباح ☆
مسئلہ شرح نقایہ مین لکہا ہی کہ نہ کلام کری اجنبیہ سی مگر بڈہیا جہینکے
یا سلام کری تو جواب دی اوسکی چہینک کا اور سلام کا اور بڈہیا نہ ہو تو نہ جواب
دی × **ف** × اگر مرد چہینکی تو عورت اوسکی چہینک کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ
کہی اگر مرد نی الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چہینکی اور وہ بڈہیا ہو تو مرد اوسکے
چہینک کا جواب دے اور اگر عورت جوان ہو تو اسکی چہینک کا جواب دلمین دے
اور یہہ حکم غیر محرم کا ہی عالمگیری × **مسئلہ** اگر ارادہ کری ایک عورت
کی خریدنی کا تو جائز ہی چہونا اوسکی ان اعضا کا کہ حلال ہی دیکہنا انکا
اگرچہ خوف ہو شہوت کا **مسئلہ** جائز ہی دیکہنا اور چہونا ایسی چہوٹی

لڑکی کا اگر خواہش ہووی ہو اوسپر **مسئلہ** جائز ہی طبیب کو دیکھنا عورت
کی مرض کی جگہ کو واسطی ضرورت کی اور لائق ہی طبیب کو کہ سکھاوی کسی
عورت کو علاج کرنا عورت کا اس لیے کہ نظر ہم جنس کے خفیف تر ہی پس اگر
نہو سکی تو چہپاوی تمام اعضا اوسکی سوا مواضع مرض کی پہر دیکھی بقدر ضرورت
کی اور جلد پہیری نظر پہر لی اس لیے کہ دیکھنا بقدر ضرورت کی جائز ہی نہ بلا ضرورت
اور ایسا ہی حکم دایہ کا اور ختنہ کرنیوالیکا ہی اور اسیطرح جائز ہی مرد کو نظر کرنی طرف
موضع حقنہ مرد کی وقت حقنہ کرنیکی **مسئلہ** غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کی
ہی اوسکی حق مین پس دیکھی مونہہ اور ہاتہہ اپنی مالکہ کی فقط اور نہ سفر کری
ساتھہ مالکہ کی اور نزدیک مالک اور شافعی کی غلام مانند محرم کی ہی *
مسئلہ ستر عورت کا بہ نسبت مسلمان عورت کی مانند ستر مرد کی
ہی بہ نسبت مرد کی یعنی مسلمان عورت کو بہی عورت کا بدن زیر ناف سے
گہٹنی کی نیچی تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کے
ہی صحیح تر روایت مین پس نہ دیکھی طرف بدن مسلمان عورت کی پس
یہان جو رسم ہی کہ حلالخوری اور چماری اور کاچہن وغیرہ کی سامنی عورتین
مہین کپڑی پہنی بیٹھی رہتی ہین بہت برا کرتی ہین یہہ ایسا ہی کہ جیسے
مرد اجنبی کے سامنی ہوئین اور نہین لائق عورت صالحہ کو یہہ کہ دیکھی
طرف اوسکی عورت فاجرہ اس لیے کہ وہ بیان کریگی اسکا آگی مرد وںکے

ف
یعنی
نہ عورت
کی ساتھ
نہین
ف
غلام ہی
نہین
جائز
شد

پس نہ اوتاری چادر اپنی آگی اوسکی **مسئلہ** دیکھی عورت مرد کو مانند دیکھی
مرد کی مرد کو اگر امن مین ہو شہوت سی پس اگر امن مین نہو یعنی خوف رکھتی ہو
شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو بالکل نہ دیکھی کہ حرام ہی دیکھنا مانند مرد کے
مسئلہ بال لگی ہوئی عورت کی ستر مین بموجب روایت صحیح ترکی **مسئلہ**
جو عضو کہ نہین جائز دیکھنا اوسکا پہلی جدا ہونیکی بدن سی نہین جائز ہے
دیکھنا اوسکا بعد جدا ہونیکی ہی اگرچہ بعد موت کی ہو مانند موئی زیر ناف
کی اور عورت کی سر کی بالونکی اور ہڈی عورت آزاد مردہ کی پہنچی کی
اور پنڈلی اوسکی کی اور کتری ہوئی ناخونون یا نو اوسکی کی نہ ہاتھ اسکی
کی **مسئلہ** نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کی ساتھ شہوت کی حرام ہے
مسئلہ خصی اور ستر کٹا اور مخنث نظر کرنی مین طرف عورت اجنبیہ کے
مانند مرد صحیح الاعضا کی ہی تمام ہوا مضمون در المختار وغیرہ کا اجاصل
اسکی ذکر کرنیسی یہہ ہی کہ مردونکو چاہیی کہ موافق ان مسائل کی اپنی بیویونکو
پردہ کروا دین اور اسی طرح بیٹیون خالہ پہوپہی وغیرہا کی جیٹھ اور ہندیان اکثر
گہر مین آیا کرتی ہین جب تک کہ سفت کپڑا کہ جسمین رنگ بدن کا معلوم
نہو نہ پہنا دین اور تمام بدن نہ ڈہکوا دین دیوث کہلا دین گی بہت ضروری
اہتمام کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب مین بہی مسائل ستر وغیرہ کے
خوب لکھی ہین وہ بہی یہان لکھی جاتی ہین تا لوگ اونپر عمل کرین لکھا ہی

ہو یہین کہ سفر کرنا عورت آزاد کا ساتھہ غیر محرم کی نہین جائز ہی اور عورت کا
غلام اور اجنبی برابر ہین بیچ عدم جواز سفر کی ساتھہ اوسکی غلام ستر رکہتا ہو یا
کتا ہو یا خصی ہو **مسئلہ** عورت آزاد منع کیجاوی کہولنی موتہہ اور پنڈلیون
اور قدمون کی بیچ وقت واقع ہونی نظر اجنبی کی اوسپر اس لیی کہ وہ امن سی
نہین ہوتی ہی شہوت بعضی دیکھنی والون کیطرف اوسکی مگر جبکہ ہو پڑیا
تو جائز ہی نظر کرنی طرف موتہہ اوسکی کی اور حلال ہی مصافحہ اسکا جبکہ امن ہو
شہوت سی **مسئلہ** منع کیا جاوی کہ تو لگو پہنی جہانجن اور گہنگرو کیسے
ہی کہ چہوٹی لڑکیکو بہی پہنانا مکروہ ہی اور بالغہ عورت کی لیی اشد کراہت
ہی اس لیی کہ معنی حال عورتونکا ستر ہی اور اسمین اظہار اونکا ہی مع ہذا
جہانجن وغیرہ اسباب لہو سی ہی ہین اور اونکی منع ہونیکی روایت مشکوٰۃ
مین موجود ہی اِذْ دَخَلَتْ عَلَیْہَا بِجَارِیَۃٍ وَعَلَیْہَا جَلَاجِلُ یُصَوِّتْنَ
فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَہَا عَلَیَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَہَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ جَرَسٌ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ یعنی ناگہان آئی حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی اس
حال مین کہ اوسکی پاؤن مین گہنگرو یا جہانجن تہی بجتی ہوئی پس کہا حضرت
عائشہ نی اوس عورتسی کہ اوسکو لائی تہی نہ لا اسکو میری پاس مگر یہہ کہ کاٹی
تو گہنگرو اوسکی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین داخل

ہوتی فرشتی اوس گہرمین کہ جسمین گہنٹی یا گہنگرو ہون نقل کی یہہ ابوداؤ
نی اور اسیطرح حضرت عمر نی ایک لڑکی کی پاؤنین سی گہنگرو کاٹ ڈالے
اور کہا کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ساتہہ ہر
گہنگرو اور گہنٹی کی شیطان ہی کذا فی المشکوٰۃ **مسئلہ** لائق ہے یہہ کہ خدمت
کی لیی گہرمین لونڈی رکہی نہ غلام اس لیی کہ خوف فتنہ کا غلام مین زیادہ
ہوتا ہی بہ نسبت آزاد اجنبی کی اور اسمین غیر ہنسر کٹا اور ہستر کٹا برابر ہین
مسئلہ نہین جائز ہی عورت عدت والیکو خواہ عدت موت کی ہو خواہ
طلاق بائن کی نکلنا خاوند کی گہرسی باذن خاوند کی اور نہ بغیر اذن
اوسکی کی اور نہین چاہی اوسکو کنگہی کرنی تنگ دندانون کی بلکہ کہلی دندانکو
کی کری اور پرہیز کری ہر زینت سی مانند سرمہ اور حنا اور خضاب اور تیل
اور خوشبو اور زیور اور پہنتی لباس خوشبو دار اور کسمبی اور زعفرانی
کی **مسئلہ** اگر دیکہی محتسب ایک مردکو ساتہہ عورت کی باتین کرتی راہ
مین پس کیا کری معاملہ اوسسی **جواب** منقول ہی کہ حضرت عمر رض نے
دیکہا ایک مردکو باتین کرتی ساتہہ ایک عورت کی راہ مین پس مارا اون
دونونکو ساتہہ درّہ کی پس کہا مرد نی کہ یہہ بیوی میری ہی کہا اوسکو
حضرت عمر رض نی کہ اگر ہی یہہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا تو اسکو اپنی
گہرمین تا نہ متہم کرتا تجکو کوئی راہ مین **مسئلہ** عادت پکڑی ہی عورتون نی

نی نکلنی کی طرف بعضی قبرون متبرکہ کی پس پاونکو ثواب ہوتا ہی یا واجب ہی
اونپر احتساب جواب ذکر کیا گیا ہی کفایۂ شعبی مین بیچ باب خروج النساء
الی المقابر یوم الخمیس کے کہ سوال کیے گئی قاضی بیچ جائز ہونی نکلنی عورتون
کی سی طرف مقابر کی دن پنجشنبہ کی پس کہا نہ سوال کر تو جواز اور فساد
سی بیچ مثل اسکی کی بلکہ سوال کر مقدار لعنت کی سی کہ لاحق ہوتی ہی وسکو
اسمین جان کہ عورت جب نیت کرتی ہی نکلنی کی قبرون کی طرف ہوتی
ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہی گھیر لیتی ہین اسکو
شیاطین جانب سی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اسکو روح میت
کی اور جب پھرتی ہی ہوتی ہی اللہ تعالی کی لعنت مین اسیطرح یہان تک
کہ پھر کر آوی اپنی گھر اور حدیث مین آیا ہی جو عورت کہ نکلی طرف مقبرہ کی لعنت
کرتی ہین اوسکو فرشتی ساتون آسمانون کی اور ساتون زمینون کے
پس چلتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور جو عورت کہ دعاء خیر کرتی ہی واسطی میت
کی لیے اپنی گھر مین دیتا ہی اوسکی لیے اللہ تعالی ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول
ہی حضرت سلمان اور ابی ہریرہ رض سی کہ نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد سی اور کھڑی رہی اپنی گھر کی دروازی پر پھر آئین حضرت فاطمہ رض پس
فرمایا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہان سی آئی تو کہا نکلی تھی مین طرف
مکان فلانی عورت کی کہ مرگئی ہی پس فرمایا حضرت فاطمہ کو رسول خدا صلعم

کی یا ہودون کی مونہہ پر سی چنی مکروہ ہین اور اگر داڑہی یا مونچہہ مین نکلین عورت
کی تو اونکا مونڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور تیز کرنا دانتونکا یہہ عرب
مین رسم ہی کہ جب عورتین بڈہیا ہو جاتی ہین اور دانت جڑہ جاتی ہین یا
گہس جاتی ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین واسطی
اظہار حسن وجوانی کی اور مشابہت کی ساتہہ جوانون کی اور ملاوی بال
اپنی الخ عام ہی کہ آپ ملاوی یا اور کو حکم کری ملانیکا کہا نووی نی کہ حدیثون
سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار
ہی اور ہماری علمانی یہہ تفصیل بیان کی ہی کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو
حرام ہی بلا خلاف اس لیی کہ حرام ہی نفع اوٹہانا آدمی کی بالون سی اور
تمام اجزا اوسکی سی بسبب بزرگی اوسکی کی اور سوای آدمی کی جانور کی
پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی
مالک تو اوسکو ملانا اون کا بہی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہہ
ہی کہ اگر ملاوی ساتہہ اذن خاوند یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک اور
طبری اور اکثر علما نی کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون
یا صوف یا چیتہڑی یا سوای انکی اور دلیل پکڑی ہی انہون نی ساتہہ
حدیثونکی اور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہی ساتہہ بالونکی بس نہین مضائقہ
ہی ساتہہ ملانی صوف وغیرہ کی انتہی اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی

اور جواب اوسکا یہہ ہی کہ نہیتکم مین ضمیر مذکر کی ہی پس نہین داخل ہوسکتین
عورتین بموجب مذہب صحیح مختار کی اصول مین انتہی اور یہہ جو حدیث آئی ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ یعنی لعنت
کی اللہ نی یا لعنت کری اللہ عورتون قبرون کی زیارت کرنیوالیونکو عبد الرحیم
ظاہری نی بیچ شرح ترمذی کی بیچ اسی حدیث کی بعد کلام طویل کی لکھا ہی
کہ جب ثابت ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث لعن کی ہی پس صحیح عدم
رخصت ہی عورتون کی لیی بیچ زیارت کی جیسی کہ مذہب جمہور کا ہی اور
موید ہی اسکو مذکر لانا ضمیر رخصت کا ہی یعنی فزوروہا اور شرح برزخ مین
بیچ باب الرخصۃ فی زیارۃ القبور کی لکھتا ہی کہ یہہ جان تو کہ زیارت قبور کی
اجازت ہی مردون کو اور یہہ اکثر اہل علم مین اور عورتون کا حکم یہہ ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی زوارات قبور کو پس نہین جائز ہی
اونکی لیی رخصت دینی بیچ زیارت قبور کی یہہ بعض اہل علم کا قول نقل کیا
کہ اونہون نی اختلاف علما کا نقل کر کر کہا کہ کہا جمہور علما نی کہ جسنی ثابت
کی ہی رخصت عورتون کی لیی بیچ زیارت کی لیس دلیل پکڑی ہی ساتھ حدیث
نہیتکم الخ کی اور وہ استدلال بلا قیاس ہی اسلیی کہ خطاب مردون کی کی ہی
نہین مشتمل ہی عورتون کو اور نہین روایت کی گئی کوئی حدیث عورتون کے
حق مین پس نہین عام ہی رخصت لیس صحیح یہہ ہی کہ نہین مباح عورتون کے

یہی زیارت قبور کی انتہی اور حجت العلماء مین لکھا ہی کہ اختلاف کیا گیا ہے
بیچ زیارت کی پس گئی ہین بعضی علماء طرف عام ہونی رخصت کی مردون اور
عورتون کی یہی لیکن جمہور نے خاص کیا ہی زیارت کو واسطی مردون کی اور
یہی صحیح تر ہی اس لیی کہ روایت کی گئی ہی حدیث ابی ہریرہ سی کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی زوارات قبور کو انتہی در البحار مین لکھا ہی
کہ زیارت قبور کی مستحب ہی مردون کی لیی نہ عورتون کی لیی بموجب قول
صحیح تر کی انتہی اور بیچ حق الصریح شرح نور الایضاح کی لکھتا ہی کہ مستحب ہی زیارت
قبرون کی مردون اور عورتون کی لیی اور بعضون نی کہا حرام ہی عورتون پر
لیکن صحیح یہہ ہی کہ حرام ہی عورتون کی لیی انتہی اور بیچ درر البحور اور فتاوی
رحمانی اور تحفۃ الفقہاء اور کنز العباد کی لکھتا ہی زیارۃ القبور حسن للرجال
وحرام للنساء انتہی یعنی زیارت قبرون کی اچھی ہی مردون کی لیی اور حرام
ہی عورتون کی لیی اور تحبۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ عورتون کی لیی زیارت
کی واسطی نہ جانا چاہیی باہر تا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک عورت
کو کہ زیارت کو جاتی تہی مردی اوسکو لعنت کرتی ہین اور شیاطین گرد اگرد
جاتی ہین اور مسائل الاموات مین لکھتا ہی عورت کو زیارت قبور کی نہ چاہیی
مگر قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہی اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی
اور ابراہیم شاہی اور ما لابد منہ مین بہی اسیطرح ہی حاصل یہہ کہ قول حنفیہ

مستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور قول عبد البر اور کلام
عینی شارح بخاری اور امام نووی اور عبد الرحیم طاہری شارح ترمذی
اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجة العلماء اور صاحب درر البحار اور شارح
نور الایضاح اور صاحب درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفة الفقہاء
اور کنز العباد اور حجة الاسلام اور خلاصة الفقہ اور مسائل الاموات اور
ابراہیم شاہی اور ما لابد منہ کی سے بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبرون کی
عورتون کی ہی حرام ومکروہ ہی بقول اصح کی اور بعضون نے اگرچہ جائز لکہا ہے
لیکن بحسب قاعدہ فقہاء کی اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام یعنی
جب جمع ہو حلال اور حرام غالب ہوتا ہی حرام ہی متعین ومتقرر ہوا کہ زیارت
قبرون کی عورتون کی ہی حرام یا مکروہ ہی پس جناب مرشدنا حضرت مولانا
اسحق رحمة اللہ نی جو مسائل اربعین مین عورتون کی حق مین زیارت قبرون
کی منع لکہی ہی اور اوسکو کسی بزرگوار نی رد کیا ہی ان روایتون سی
حق گوئی اور باطل گوئی رائے کی منصف پر ظاہر ہو جاویگی اللہم اہدنا
الصراط المستقیم وجنبنا عن الضلالة العظیم آمین رب العالمین **مسئلہ**
ذکر کیا گیا ہی شرح طحاوی مین کہ جب مرجاوی عورت اور نہ ہو اوسکا باپ
یا بہائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم اوسکی اعلی ہین ساتھہ اوتارنے
اوسکی کی قبر مین بہ نسبت غیرونکی اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضائقہ نہین ہے

اجنبیون کو بیچ رکھنی اوسکی کی قبر مین اور احتیاج نہین ہی عورتون کی بلانیکی
رکھنی کی بیچ **مسئلہ** ایک عورت داخل ہوئی بیچ گھر غیر اپنی کی بغیر اذن صاحب خانہ
کی ایا احتساب کیا جاوی اوسپر یا نہین **جواب** جسوقت کہ ہو عورت
صاحب رحم محرم گھر والیکی تو درست ہی اوسکو داخل ہونا گھر مین بغیر اذن
گھر والیکی اور ایسیہی جسوقت کہ ہو زوج عورت کا صاحب رحم محرم یعنی
گھر والیکا تو حلال ہی عورت کو داخل ہونا اپنی خاوند کی محارم کی مکانونمین
بغیر اذن انکی کی اور یہہ مسئلہ عجیب ہی کوشش کیجاوی بیچ یاد کرنی اسکی کے
اور بیچ گھر غیر انکی کی احتساب کیا جاوی اوسپر جیسی کہ احتساب کیا
جاوی مرد پر بسبب قول اللہ تعالی کی لَا تَدْخُلُوا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
نہ داخل ہو تم گھروں میں غیر گھروں اپنی کی
حَتّٰی تَسْتَأْنِسُوْا **مسئلہ** ذکر کیا گیا ہی بیچ کتاب التجنیس اور مزید
یہانتک کہ اذن پاؤ تم
کی کہ عورت احرام والی اپنی موںہہ پر کپڑا لٹکاوی لیکن الگ رکھی کپڑا
اپنی موںہہ سی اور اس سی معلوم ہوا کہ عورت کو کہولنا موںہہ کا اجنبیونکے
سامنی منع ہی **مسئلہ** پوچھی گئی حضرت ابوبکر رضہ حال ایک عورت کی سی
کہ اوسنے کتر ڈالی تھی بال اپنی سر کی فرمایا کہ لازم ہی اوسکو استغفار کرنی
اللہ تعالی سی اور توبہ کرنی اور پھر ایسی حرکت نہ کری عرض کیا گیا کہ اگر
کیا ہو اوسنی یہہ باذن خاوند اپنی کی فرمایا لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ
مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ نہین فرمان برداری پہنچتی مخلوق کی گناہ خالق مین پھر

٩٤ عرض کیا گیا اونسی کہ کیون نہین جائز ہی یہہ اوسکی لیی اونہون نی فرمایا
اس لیی کہ اوس نی مشابہت کی ساتہہ مردون کی حال انکہ فرمایا ہی انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کری اللہ تعالی اون مردون پر کہ مشابہت
کرین ساتہہ عورتون کی اور اون عورتون پر کہ مشابہت کرین ساتہہ مردون
کی اور اس لیی منع ہی کہ بال عورت کی لیی بمنزلہ داڑہی کی ہین مردونکی لیی
ایسی جیسی کہ نہین درست ہی مردکو مونڈانا اور کترنا داڑہی کا اسیطرح
نہین درست ہی عورتنکو کترنا اپنی بالونکا پہر کہا گیا حضرت ابو بکر سی کہ اگر
ملاوی عورت بال اپنی غیر کی بالونمین تو کیا حکم ہی کہا نہین درست اوسکو
یعنی ایک عورت کی بال دوسری عورت کی سر مین ملانی بڑہانیکی لیی درست نہین
٩٥ **مسئلہ** ذکر کیا گیا ہی کتاب مغرب مین کہ لعنت خدا کی ہی اوس عورت پر جو
بال چہنی مونہہ سی اور اوسپر کہ بال مذکور چہنواوی اور اوسپر کہ دانت تیز کری
اور اوسپر کہ دانت تیز کرواوی اور اوس عورت پر کہ ملاوی بال اپنی ساتہہ بالون
اور عورت کی یعنی درازی کی لیی اور اوسپر کہ ملواوی اپنی بالونکی ساتہہ اور
کی بال اور گودنی والی اور گدوانی والی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب
کا اور یہہ جو لعنتین ان عورتون پر مذکور ہوئین حدیثون مین آئی ہین چنانچہ
مشکوۃ مین وہ حدیثین موجود ہین اور ان حدیثونکی شرح مین ملا علی اور
حضرت شیخ عبد الحق رحمہ نی یون لکہا ہی کہ بال چہنی الخ یعنی بال پیشانی

کی یا بہؤون کی مونہہ پر سی چنی مکروہ ہین اور اگر داڑہی یا مونچہہ مین نکلین عورت
کی تو اونکا مونڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اور تیز کرنا دانتونکا یہہ عرب
مین رسم ہی کہ جب عورتین بڑہیا ہو جاتی ہین اور دانت جہڑ جاتی ہین یا
گہس جاتی ہین تو اونکو تیز کروالیتی ہین اور فرق کرواتی ہین دانتونمین واسطی
اظہار حسن وجوانی کی اور مشابہت کی ساتہہ جوانون کی اور ملاوی بال
اپنی الخ عام ہی کہ آپ ملاوی یا اور کو حکم کری ملانیکا کہا نووی نی کہ حدیثون
سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار
ہی اور ہماری علمانی یہہ تفصیل بیان کی ہی کہ اگر ملاوی بال آدمی کی تو
حرام ہی بلا خلاف اس لیے کہ حرام ہی نفع اوٹہانا آدمی کی بالون سی اور
تمام اجزا اوسکی سی بسبب بزرگی اوسکی کی اور سوای آدمی کی جانور کی
پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہی کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی
مالک تو اوسکو ملانا ان کا بہی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہہ
ہی کہ اگر ملاوی ساتہہ اذن خاوند یا سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک اور
طبری اور اور اکثر علما نی کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون
یا صوف یا چیتہڑی یا سوای انکی اور دلیل پکڑی ہی انہون نی ساتہہ
حدیثونکی اور کہا لیث نی کہ نہی مختص ہی ساتہہ بالونکی پس نہین مضائقہ
ہی ساتہہ ملانی صوف وغیرہ کی انتہی اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی

کہ بالوں میں آدمی کی بال ملانی حرام میں برابر ہی کہ اپنی بال ملاوی یا اپنی غیر کی
کذا فی الاختیار شرح المختار اور نہیں مضائقہ ہی یہہ کہ ڈالی عورت اپنی مینڈھیوں
اور چوٹی میں کچھہ ڈوری یعنی پشم اونٹ کی کذا فی فتاوی قاضی خان انتہی
پس اس سی معلوم ہوا کہ چوٹلہ بھیڑ کی پشم کا جو عورتیں یہاں ڈالتی ہیں
درست ہی مگر ترک اولی ہی اور گودنا یہہ کہ سوئیان یا مانند اونکی کی جلد
میں چبھوئی جاتی ہیں یہانتک کہ خون بہی نکلتا ہی پھر اوسمیں سرمہ یا نیل بھر
دیتی ہیں تمام ہوا کلام حضرت شیخ ملا علی رحمہ کا پس یہہ سب چیزیں گناہ
کبیرہ ہیں کہ لعنت آئی ہی فاعل و مفعول پر اور گناہ کی چیزوں ظلم کرنا
لونڈی و غلام عرفی پر کہ حقیقت میں لونڈیاں شرعی نہیں اور یہہ لوگ لونڈیاں
سمجھکے ظلم کرتی ہیں چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ مظہر حق میں لکھا ہی
خاوندونکو چاہیی کہ منع کریں اپنی بیبیوں کو اس ظلم سی کہ حدیث شریف میں
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ
وَلَتَنْہَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّہٗ
عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّہٗ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰہُ بِقُلُوْبِ
بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَہُمْ یعنی ہرگز نہیں یوں قسم ہی
اللہ کی البتہ حکم کرو اچھی باتوں کا اور البتہ منع کرو بری باتوں سی اور منع کرو ظالم
کو ظلم سی اور کھینچو اوسکو حق کی طرف کھینچنا اور روکو اوسکو حق پر روکنا والا

سخت و سیاہ کردیگا اللہ تعالی دل بعضون کی یعنی جنہون نی گناہ نہین
کئی ہین بسبب شامت گناہ گارونکی یعنی پس ہوجاوین گی سبہونکی دل سخت
اور بعید قبول کرنی خیر و رحمت کی سی بسبب معاصی کی اور بسبب مخالطة
بعض اونکی کی بعض سی پہر لعنت کریگا اللہ انکو جیسی کہ لعنت کی بنی اسرائیل
کو یہہ حدیث مشکوٰۃ شریف کی باب الامر بالمعروف مین ہی پس یہہ چند چیزین
بطور مثال کی بیان کردین ہین حاصل یہہ کہ خاوندونکو چاہیی کہ اپنی بیویونکو
اچہی کام کرنیکا حکم کرین اور سب گناہونکی باتونسی منع کرین بیویونکو خواہ
شادی مین ہون یا غمی مین یا چہٹی دنونمین ورنہ مستحق اس وعید شدید
کی ہونگی اور ادرحق بیویونکی خاوندون پر یہہ ہین کہ جو ان حدیثونمین آئی
ہین قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ قال
ان تطعمها اذا طعمت وتکسوها اذا اکتسیت ولا تضرب
الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت رواہ احمد
ابو داؤد یعنی کہا معاویہ قشیری نی کہ عرض کیا مینی یا رسول اللہ
کیا حق ہی بیوی ایک ہمارینکا اوسپر فرمایا یہہ کہ کہلاوی تو اوسکو جسوقت
کہ کہاوی تو اور پہناوی تو اوسکو جسوقت کہ آپ پہنی اور نہ ماری تو مونہہ پر اور
نہ برا کہی تو اور نہ جدا ہووی تو مگر گہر مین یعنی خفگی مین اوسکو چہوڑکر گہر سی نہ
نکل جا نقل کی یہہ ابوداود نی اور اور روایت مین ایا ہی کہ فرمایا آنحضرت

صلی

صلی اللہ علیہ وسلم نے مت مارو اللہ کی لونڈیونکو یعنی بیبیونکو پس آئے
یعنی بعد چند روز کے حضرت عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور عرض کیا کہ بیبیان نافرمان ہوگئین ہین خاوندونکی کہ کہنا نہین مانتین
پس اجازت دی آنحضرت نے اونکی مارنے کی پھر آئین بہت سی عورتین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے پاس شاکی اپنی خاوندونکی پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئین اہل بیت محمد کے پاس بہت سی عورتین شکوہ
کرتین ہوئین اپنی خاوندونکا نہین ہین وہ مارنیوالی اچھی یہہ حدیث ہی
مشکوٰۃ مین ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُہُمْ
بِاَھْلِہٖ رواہ الترمذی یعنی کامل ترین مومنونکا ایمان مین وہ
ہی کہ بہت اچھا خلق رکھتا ہو اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر نقل کیے
یہہ ترمذی نے انتہی پس خاوندونکو چاہیی کہ فقط اپنی ہی حق کی حدیثین دیکھہ
کر مغرور نہ ہوجاوین بلکہ بیبیون کی حق کی بھی حدیثون مین تامل کر کر اون
کی حق ادا کرین اور اون پر سختی بلا وجہ شرعی نکرین اگر یہہ ظلم کرینگے اونپر تو یہہ
بھی پکڑے جاوینگے اللہ تعالی نے انکو حاکم کیا ہی اور اون بیچاریونکو محکوم
و تابعدار انکو عدل کرنا اونکی مقدمہ مین ضرور ہی کہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ

عن رعيته فالامام الذي على الناس راع وهو مسئول
عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عن
رعيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده وهي
مسئولة عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو
مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم مسئول عن
رعيته متفق عليه یعنی خبردار ہو سب تمہاری نگہبان رعیت
کی ہین اور تم سب پوچہی جاؤگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگون
پر نگہبان ہی اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سی اور مرد
نگہبان ہی اوپر گہروالون اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق سی رعیت
اپنی سی اور عورت نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی کی اور فرزندون او
کی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال
مالک اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سی خبردار ہو پس تم سب
نگہبان ہو اور تم سب سوال کئی جاؤگی رعیت اپنی سی نقل کی یہہ
بخاری مسلم نی **ف** راعی کہتی ہین نگہبان اور امانت دار کو بیچ
اوس چیز کی کہ اوسکی تصرف مین ہی پس لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکی
حق کا اور یہہ سب موجود ہی سب این اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت
سی سکی یعنی بیچ رعایت حقوق کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچہی جاوینگے

یہہ سید جمال الدین رح نی لکھا ہی اور حضرت شیخ عبدالحق رح نی لکھا ہی
کہ علماء نی لکھا ہی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء و حواس اپنی سے کے
بہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سی کہ کہان استعمال کیا تہی اونکو
اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اس لیے کہ ظاہر ہے
اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ؎
اِیَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْئَالُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ ــــ یعنے بچ تو بد دعاء مظلوم کی سے
پس سوا اسکی نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالی نہین روکتا ہی ذی حق سی حق اوسکا انتہی یہی مضمون کسی نے
اس بیت مین لکھا ہی ؎ بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید؛ اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوْا
اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ
الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ
وَزَکٰوةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ
مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا
فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ

فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ × رواه مسلم یعنے کیا جانتی ہو تم کہ کون مفلس ہی عرض کیا صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ ہی کہ نہ درہم ہو اوسکی پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت نے کہ مفلس میری امت مین سی وہ ہی کہ آویگا دن قیامت کی ساتھہ نماز اور روزی اور زکوٰۃ کی اور حال یہہ ہوگا کہ کسی کو برا کہا تھا اور کسی کو بہتان زنا کا لگایا تھا اور کسی کا مال کھا گیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا پس کچھہ نیکیان اسکی کسی کو مل جاوینگی اور کچھہ کسی کو پھر اگر ہو چکین گین نیکیان اسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھہ سزاء گناہ کی کہ اوسپر ہی یی جاوینگی گناہ مظلومون کی اور ڈالے جاوین گی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا ظالم آگ دوزخ کی مین نقل کی یہہ مسلم نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی + اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ دِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَاءُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ

فذاک الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء تجاوز عنہ
یعنی صحیفے اعمال کی تین طرح کی ہین ایک صحیفہ تو ایسا ہی کہ نہین بخشتا
اللہ تعالی کہ وہ شریک کرنا ساتھہ خدا کی ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ
تحقیق اللہ تعالی نہین بخشنی کا شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہین معاف
کرتا اوسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہی آپسمین یہان تک کہ بدلہ لیے
بعض اونکا بعض سی اور ایک صحیفہ ایسا ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکے
کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہی درمیان اپنی اور درمیان اللہ کی پس یہہ سپرد
ہی اللہ کی اگر چاہی عذاب کری اوسکو اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے
انتہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لا یرحم اللہ
من لا یرحم الناس متفق علیہ + یعنی نہین رحم کرتا اللہ تعالے
اوسپر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور بہت
سی حدیثین آئی ہین ظلم کی برائی ہین انمین غور کر کر باز رہی ظلم کرنی
سی بیویون پر اور رحم کری اونپر اور حتی المقدور سلوک و احسان کرے
اون پر اور حاجت روائی اونکی کری کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا
فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ
اللہ الجنۃ یعنی جسنے کوئی حاجت روا کی کسی کی میری امت مین سی

باباده اسکی که خوشش کری اوسکو بسبب حاجت روائی کی پس تحقیق
خوش کیا او سنی مجکو اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور
جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین آور اور روایت مین
ایا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ
فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ ۔ یعنی خلق بمنزلہ
عیال خدا کی ہی پس محبوب ترین مخلوق کا نزدیک اللہ کی وہ ہی کہ نیکی
کرتی اوسکی عیال سی انتہی اور حقیقت مین میان بیوی کی محبت لِلّٰہ
فی اللہ ہی کہ بسبب حکم اوسکی کی یہہ علاقہ ہوا ہی اور محبت لِلّٰہ کے
بہت سی فضیلت ائی ہی کہ ازان جملہ ایک یہہ حدیث ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ
بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ رواہ
مسلم ۔ یعنی تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی کہ کہان
ہین آپس مین محبت رکھنیوالی بسبب بزرگی میری کی آجکی دن اپنے
سایہ عاطفت و رحمت مین داخل کرونگا مین انکو کہ آج نہین سایہ ہے
سوا میری سایہ رحمت میری کی نقل کی یہہ مسلم نی پس جیسا ہی کہ حسن محبت
کا ایسا نتیجہ ہوا اوسکو آدمی ترک کری اور بدمزاجی اور بدزبانی سی پیش آوی
اور انسی بہ خلق پیش آوی اور انکی بدمزاجی پر صبر کری تا کہ بڑی فضیلت اسکی

آئی

تی ہی اور بدمزاجی اور بدزبانی وعداوت کی نکوہش فرمائی ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ * یعنی تحقیق گران ترین چیزونکا کہ رکہا جاوے گا
میزان مومن مین دن قیامت کی خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالی بغض رکہتا
ہی فحش گو بدخلق سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ
خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّہَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
* یعنی تحقیق مومن البتہ پاتا ہی بسبب حسن خلق اپنی کی درجہ رات کی عبادت
کرنیوالی اور دن کی روزہ دار کا سا نقل کی یہہ ابوداود نی اور اور روایت مین آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی
النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ
سَھْلٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ * یعنی کیا نہ خبردون مین تمکو ساتہ
اوس کی کہ حرام ہو آگ دوزخ پر اور ساتہہ اوس کی کہ حرام ہووے آگ اوس پر حرام ہووے
ہی اوپر ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کی یعنی لوگونمین ملا رہتا ہی اور نرمی کرتا
معاملات مین سہل وجود ملی رہنی کی صبر کرنا لوگونکی ایذا پر اور نرمی کرنی
بیچ کام ہی نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا
رواہ البخاری * تحقیق بڑا محبوب تم میں کا طرف میری اچہا تم میں کا ہی اخلاق میں نقل کی
اسہ بخاری نی اور اور روایت میں ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ
مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ
الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رواہ فی شرح السنہ * یعنی
جسکو نصیب ہوئی نرمی پایا گیا وہ نصیبہ بہلائی دنیا اور آخرت کا اور جو کوئی بی نصیب ہوا نرمی
سی محروم رہا نصیبہ بہلائی دنیا اور آخرت کی سی یہہ حدیث شرح السنہ میں ہے * اور اور
روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * تُعْرَضُ اَعْمَالُ
النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ
لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ
اُتْرُکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا رواہ مسلم * یعنی عرض کیی جاتی ہیں
سامنی اللہ تعالی کی اعمال لوگون کی ہر ہفتہ میں دو بار پیر کی دن اور
جمعرات کی دن پس بخشش کی جاتی ہی واسطی ہر بندی مومن کی مگر نہیں بخشش
ہوتی اوس بندی کی کہ درمیان اوس کی اور درمیان مسلمان بہائی اوسکی کی
عداوت ہوتی ہی پس کہا جاتا ہی یعنی فرشتون سی کہ چہوڑ دو انکو یہان تک کہ
ملین یہہ دونون نقل کی یہہ مسلم نی * اور اور روایت میں ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی

أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ * یعنی وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہی لوگون
مین اور صبر کرتا ہی اونکی ایذا اوپر افضل ہی ثواب مین اوس سی کہ نہین ملا رہتا ہی
اون مین اور نہین صبر کرتا اونکی ایذا اوپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ كَظَمَ
غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُؤُسِ
الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ * یعنی جو شخص کہ روکتا ہی غصہ کو اور حالیکہ وہ
قادر ہی اوپر جاری کرنی اوسکی کی بلاویگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کے
دن قیامت کی تاکہ مختار کر دی اوسکو بیچ پسند کرنی حور کی جسے چاہی نقل
کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی * اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ
مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ
تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا
بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بھلائی
کی اس لیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سی کہ وہ ٹیڑھی ہی اور
تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کری تو

کہ سیدھا کریگا پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑیگا تو پسلی کو اپنی حال پر ٹیڑھی
رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی **ف** یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین
حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سی پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہی
پس انکی اصل مین ٹیڑھاپن ہی کوئی اوسکو متغیر نہین کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا
حال یہہ ہی اگر سیدھا کیا چاہی تو ٹوٹ جاویگی اور اگر یونہین اوسکو چھوڑ کے اسی حال خود تو ہمیشہ
ٹیڑھی رہیگی اسیطرح حال عورتون کا ہی کہ ان کی اصل خلقت مین کجی اعمال و اخلاق
مین ہی اگر چاہین کہ راست و درست کرین انکو تو توڑ ڈالینگے کہ مراد اس سی طلاق
ہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین کہ مشکوۃ مین ہی مذکور ہی پس ممکن نہین ہی فائدہ اوٹھانا
ساتھہ عورتون کی مگر ساتھہ چھوڑنی انکی کی ٹیڑھاپن پر جبتک کہ وہ اون چھوڑنی مین گناہ
لازم آوی اور اگر گناہ لازم آوی تو تغافل مناسب نہین حاصل یہہ کہ معاملہ نیکی
اچھی طرح کہو اور صبر کرو انکی ٹیڑھاپن پر اور یہہ توقع اوٹھا دو کہ سب باتونمین تمہاری
مرضی موافق کام کرینگے یہہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری
نی لکھی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ رواہ ابو داؤد و
البیہقی ٭ یعنی نہین داخل ہونگی بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر نقل کی
یہہ ابو داؤد و بیہقی نی اور بہت سی حدیثین آئی ہین بیچ فضیلت خلق نیک کی جبر کی اور

بیچ برائی بدخلقی اور بدزبانی اور غصہ کرنیکی جسکو اللہ تعالے توفیق نیک دیگا اوسکو یہی
بس ہی بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت ؛ نادان کو ہی کافی نہین
دفتر رسالہ ؛ اور بعضی لوگ بی گناہ دے تقصیر شرعی برسون بیویون سی بولتی
نہین اور بعضی چھوڑ کر نکل جاتی ہین کہ برسون صورت اونکی نہین دیکھتی نہ یہ بہت
بری بات ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ
یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ
النَّارَ رواہ احمد و ابو داود * یعنی نہین درست مسلمانکو یہہ
ترک ملاقات و کلام کری اپنی بھائی مسلمان سی زیادہ تین دن کے پس جس نے ترک کیا
زیادہ تین دن سی اور مر گیا داخل ہوگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود
نی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی * مَنْ
ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ رواہ ابو داود * یعنی
جو کوئی ترک ملاقات کری اپنی بھائی مسلمان ایک برس تک پس وہ مانند قتل
اوسکی کی ہی یعنی حصول عذاب مین نقل کی یہہ ابو داود نی اور بہت سی
حدیثین آئی ہین خفگی اور حسد کی برائی مین پس افسوس آتا ہی اوس شخص پر
کہ ایسی وبال کا اپنی کو مستحق کری اور ثواب صبر اور حسن خلق سی کہ اوپر کہی
ہوئی محروم رہی اور اور حق بیبی کا یہہ ہی کہ جسکی دو یا زیادہ دو سی
بیبیان ہون تو اوسکو عدل کرنا چاہیی اونمین کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک

کی ہان رہی یہہ جو یہان معمول ہی کہ جسپر دلکو لگاو ہوتا ہی اوسی کی پاس
رہتی ہین اور اور بیبیون سی ترک ہین بات بہی اونکی نہین پوچہتی یہہ بہت گناہ کی
بات ہی اس کام کی بڑی سزا پاوینگے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ رواہ الترمذی وابوداود و
النسائی وابن ماجہ والدارمی ۔ یعنی جسوقت کہ ہون ایک شخص
کی پاس دو بیویان اور نہ عدل کیا اوسنی درمیان اونکی آویگا دن قیامت کے
اسحال مین کہ آدہا بدن اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی ابوداود نسائی
ابن ماجہ دارمی نی **ف** یہہ سزا دو ہی عورتون کی بی انصافی کرنی پر نہین
موقوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہووے
اوسکی لیس اوسپر واجب ہی برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کی نہ صحبت کرنی
کی کہا یہہ ملا علی قاری نی اور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کی مین لکہا ہی کہ
بیبیونکی پاس باری باری سی ہر رات کو اور نوبت مقرر کرنی چاہی دو دو
کی بہی اور زیادہ کی بہی اور ایک کی نوبت مین دوسری کی گہر مین رات کو رہنا جائز
نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہی مگر باذن وارادہ اونکی
کی جائز ہی اور نہین حق ہی عورت کی بیچ نوبت کی حالت سفر مین یا و
جسن بیویکو چاہی ساتہہ لیجاوی اور اولی یہہ ہی کہ قرعہ ڈالی درمیان

بیبیونکی

بیویونکی جسکا نام قرعہ مین نکلی اوسکو ساتھہ لیجاوی اور اصل نوبت مقیم کی
حق مین رات ہی اور دن تابع ہی رات کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی کام
مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیداری وغیرہ کی تو اسکی حق مین دن اصل ہی انتہی
اور در المختار مین لکھا ہی کہ واجب ہی برابری کرنی رات کی رہنی مین بیویکی
پاس اور کہلانی اور پہنانی مین اور صحبت مین نہ جماع کرنی مین اور صحبت مین بلکہ یہہ
مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہی حق عورت کا ساتھہ ایکبار جماع کرنی کی اور واجب
ہی جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کری جماع بقدر مدت ایلا کے یعنی چار مہینے
مگر ساتھہ رضا عورت کے اور اگر ضرر کری بیویکو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہی صحبت
کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی کی اور رہوی ہر ایک بیویکی پاس ایک رات اور ایکدن
اور اگر چاہی تین رات اور تین دن اور نہ رہی ایک کی پاس زیادہ مگر باذن دوسری
کی لیکن لازم برابری کرنی رات ہی مین ہی یہانتک کہ اگر آوی ایک بیویکی
پاس بعد مغرب کی اور دوسری کی پاس بعد عشا کی تو ترک کی اوسنے قسم یعنی نوبت
اور نہ جماع کری بیوی سی غیر نوبت اوسکی مین اور اسی طرح نہ جاوی بیویکی پاس رات
کو غیر نوبت اوسکی مین مگر واسطی عیادت اوسکی کی جاوی اور اگر مرض شدید ہو تو
نہین مضائقہ یہہ کہ رہی اوسکی پاس یہانتک کہ شفا دیاوی وہ یا مرجاوی اور یہہ حکم
صورت مین ہی کہ نہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنی گہر مین بیمار ہو تو بلاوی
ہر ایک کو اوسکی نوبت مین اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمہ اور کتابیہ

ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل معناہ لن تستطیعوا العدل والتسویۃ فی المحبۃ فلا تمیلوا فی القسمۃ ۱۲

تقسیم مین برابر ہین امام اعظم رح کی نزدیک انتہی اور اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی سوت
کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ ساتہہ دینی رشوت کی خاوند کی طرف سی اور جائز ہی
واسطی عورت بخشنی والی نوبت کی یہہ کہ رجوع کری جب چاہی کہا یہہ ملا علی اور
حضرت شیخ نی رح **فصل** واجب ہی نفقہ اور لباس اور مکان رہنی کا بیوی کی
لیی خاوند پر اگرچہ چہوٹا ہو خاوند اور بیوی خواہ مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا
چہوٹی ہو لیکن ہو لائق جماع کی جبکہ سپرد کردی خاوند کو نفس اپنا اوسکی گہر مین
یا نہ سپرد کری بسبب حق اپنی کی یا بسبب عدم طلب زوج کی اور واجب ہوتا ہی
نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور بیوی کی یعنی اگر دونو تونگر ہین تو نفقہ تونگرون
کا سا واجب ہوگا اور اگر دونو درویش ہین درویشونکا سا ہوگا اور اگر عورت
درویش ہی اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکی ہو تو بین بین اسکی ہوگا یعنی تونگر
سی کم اور درویش سی زیادہ اور نفقہ ہر مہینی مین دیا جاوی اور لباس
ہر چہہ مہینی مین اور مستحب یہہ ہی کہ جو آپ کہاوی پہنی سو بیوی کو بہی کہلاوی
پہناوی اور بیوی کی ایک خادم کا بہی نفقہ واجب ہی اگر خاوند تونگر ہو اور
نہین ہی نفقہ واسطی بیوی ناشزہ یعنی نافرمان کی کہ نکل جاوی خاوند کی گہر
سی ناحق اور بلا اذن شرعی کی اور جو عورت کہ منع کری خاوند کو اپنی پاس
آنی سی اور خاوند اوسکی گہر مین ساتہہ اوسکی رہتا ہی تو وہ ناشزہ ہی لیکن
اگر اس لیی منع کرتی ہی کہ اوسکو خاوند اپنی گہر لیجاوی یا گہر اوسکی ہی بکرا یہ لی

[illegible] الحمد [illegible]

تو

تو اس صورت مین ناشزہ نہین ہی اور نہین ہوتی عورت ناشزہ سبب
نکلنی کی بی اذن خاوند کی واسطی حاجت ضروری کی مانند سیکھنی مسائل
ضروریہ کی اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اسکو سکھا دے اور مانند ملاقات یعنی دیکھنا
یا تعزیت ماں باپ کی اور بیٹی اور دینی حق کی و غیر ذلک اور یہ بیوی چھوٹی
کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ قرض کی لیے محبوس ہو یا وہ عورت
کہ اوسکو کوئی غصب کر کر لیگیا یا بغیر خاوند کی حج کو جاوی یا بیمار ہو اور
اوسکو سپرد خاوند کی نہین کیا ہی نفقہ ان سبھونکا واجب نہین ہوتا
اور جو عورت کہ خاوند کی ساتھ حج کو جاوی اوسکی بھی نفقہ ہی حضر یعنی وطن
کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا **مسئلہ** خاوند پر واجب ہی کہ بیوی کو رکھی
ایسی مکان مین کہ خالی ہو دونو کی اہل سی **مسئلہ** نہ منع کری بیوی کی ماں
باپ کو اوسکی پاس آنی سی ملاقات کی لیے ہر ہفتہ مین ایکبار اور اسی طرح اوسکی
بیوی اپنی ماں باپ کی ہان جاوی تو منع نکری اوسکو جانی سی ہر ہفتہ مین ایکبار
اور اگر بیوی سوا ماں باپ کی اور محرم قرابتیون کی ہان جایا چاہے
یا اونکو بلاوی اپنی ہان تو منع کری آمد و رفت اونکی سی سال بھر مین ایک
بار اور بعضون نی کہا کہ ہر مہینی مین ایکبار **مسئلہ** واجب ہی نفقہ اور
سکنی یعنی مکان واسطی اس عورت کی کہ عدت مین ہو طلاق کی اور اسکی
بیوی کہ جدا ہوئی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق اور بلوغ کی نہ واسطی

اس عورت کی کہ عدت مین ہو موت کی یا جدی ہوئی ہو سبب گناہ کی مانند
مرتد ہو جانیکی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہیی کہ اپنی بیوی کی
پاس نامحرم کو دخل نہ دی اور ابتدائی امور سی غافل نہ رہی اور عورت کو اپنی سینا
مین رکھی اوسکو مغلی بالطبع نکردی اور گہر سی باہر نہ نکلنی دی یعنی جیسی بازارین
عوام کی بیبیان بی تستر و بی تکلف پہرتی ہین والا اوسکی ساتھ معصیت مین
شریک ہوگا اور جب دلہن کو گہر لاوی تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنی کی کہلاوی
اور نکاح علی الاعلان کری اگرچہ اعلان ساتھ دف کی ہو اور عورت کی کج
خلقی پر صبر کری اور اوسکی بیوقوفیون سی درگذر کری اور اوسکی ساتھ مہر
شفقت سی گذران کری اور بالکل محکوم بیوی کا نہ ہو جاوی کہ وہ بسبب جبلت اپنی
کی فساد اٹہاوی گی اور اوپر امور شنیعہ اور منکرات کی عورت کو منع اور تادیب
کری اس طرح کہ اول ساتھ نرمی اور وعظ کی پیش آوی اور اگر باز نہ آوی تو ڈراوے
اور تنبیہ کری اور بیچ ترک نماز اور بعضی اور امور کی زیادہ ہی حیا نہ کری لیکن مونہہ پر نہ مارے
اور اعضا اوسکی توڑی اگر اس قصہ فیصل نہ ہو دی تو ایک حاکم اپنی طرف سی اور
ایک حاکم بیوی کی طرف سی مقرر کری تو صلح اور موافقت کروا دین اور اگر موافقت
نہو تو تفریق کرین اور خاوند کو چاہیی کہ عورت کو کوٹہی دریچہ سی جہانکنی نہ دی اور
نفقہ اوپر بیوی اور عیال کی حتی المقدور اپنی تنگ نکری اور افضل یہ ہی کہ جو کہہ آپ
کہاوی اوسکو بہی کہلاوی بلکہ ایک دسترخوان پر کہاوی اور بہوکہ عیال کو تعلیم

فصل بیان رسالہ

شرعیہ

شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض نفاس کی اور آداب صحبت کی اور مانند انکی کی
سکھادے اور وقت جماع کے اول ساتھ ملاعبت کے شروع کرے کہ اس مین
خوب انبساط اور لذت حاصل ہوتی ہے اور بسم اللہ کہہ کر دخول کرے حدیث شریف مین
آیا ہے کہ اگر کوئی تم مین سے ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اَللّٰهُمَّ
جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا * پس اگر مقدر ہوگا
درمیان اون دونونکے فرزند اس صحبت مین تو نہین ضرر کریگا ابھی نہین گمراہ کریگا
اوسکو شیطان کبھی اسمین اشارہ ہے طرف خاتمہ بخیر ہونے لڑکیکے بسبب برکت
ذکر اللہ کی اور روبقبلہ جماع نکرے اور حیض نفاس مین بھی جماع نکرے اور جب
ایکبار جماع کر کر دوسری بار ارادہ جماع کا کرے تو چاہیے کہ پیشاب کر کر وضو کر
اور فرج عورت کی دہلوا کر جماع کرے اور خزانہ مین آیا ہے کہ مضایقہ نہین ہے
ایسکا کہ مرد اپنی بیوی کی ستر کو ہاتھ لگادے یا بیوی مرد کی ستر کو ہاتھ لگاوے
تا شہوت حرکت مین آوے بعد کفایہ شعبی مین لکھا ہے کہ جسوقت عورت کی دونو رانین
ایک ہو جاوین جماع اوس سے نکرنا چاہیے مگر کہ خاوند یقین جانے کہ جماع قبل مین واقع
ہوگا اور پیدا ہونے بیٹی کی سے خوش اور پیدا ہونے بیٹے کی سے ناخوش نہو بلکہ بیٹی
کو طعام و میوے وغیرہ کے دینے مین مقدم رکھے کہ بیٹیون کی خبرگیری اور خاطرداری
کی بڑی فضیلت آئی ہے اور بیوی کی طلاق دینے مین جلدی نکرے کہ طلاق خدا
تعالی کے نزدیک ابغض مباحات سے ہے مگر انکہ لاچار ہووے اور بستان ابو اللیث میں ہے

اس عورت کی کہ عدت مین ہو موت کی یا جدی ہوئی ہو بسبب گناہ کی مانند
مرتد ہو جانیکی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہیی کہ اپنی بیوی کی
پاس نامحرم کو دخل نہ دی اور ابتدای امور سی غافل نرہی اور عورتکو اپنی سیا
مین رکہی اور اوسکو مغلق بالطبع نکردی اور گہر سی باہر نہ نکلنی دی یعنی جیسی بازاریوں
عوام کی بیبیان بی تستر و بی تکلف پہرتی ہین والا اوسکی ساتہہ معصیت مین
شریک ہوگا اور جب دلہن کو گہر لاوی تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنی کی کہلاوے
اور نکاح علی الاعلان کری اگرچہ اعلان ساتہہ دف کی ہو اور عورت کی کج
خلقی پر صبر کری اور اوسکی بیہودگیون سی درگذر کری اور اوسکی ساتہہ مہر و
شفقت سی گذران کری اور بالکل محکوم بیوی کا نہو جاوی کہ وہ بسبب جہل اپنی
کی فساد اٹہاوی گی اور اوپر امور شنیعہ و منکرات کی عورتکو منع اور تادیب
کری اس طرح کہ اول ساتہہ نرمی اور وعظ کی پیش آوی اور اگر باز نہ آوی تو ڈراوے
اور تنبیہ کری اور بیچ ترک نماز اور بعضی اور امور کی زیادہ ہی چاہیی بلکہ مونہہ پر نہ مارے
اور اعضا اوسکی توڑی اگر اس قصہ فیصل نہ ہو سکے تو ایک حاکم اپنی طرف سی اور
ایک حاکم بیوی کی طرف سی مقرر کری تو صلح اور موافقت کرواوین اور اگر موافقت
نہو تو تفریق کرین اور خاوند کو چاہیی کہ عورت کو کوٹہی دریچہ سی جہانکنی نہ دی اور
نفقہ اوپر بیوی اور عیال کی حتی المقدور اپنی تنگ نکری اور فضل یہہ ہی کہ جو کچھہ آپ
کہاوے اوسکو بہی کہلاوی بلکہ ایک دسترخوان پر کہاوی اور بیوی اور عیال کو تعلیم

شرعیہ

شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کی اور آداب صحبت کی اور مانند انکی کی
سکھاوی اور وقت جماع کی اول ساتھہ ملاعبت کی شروع کری کہ اس مین
خوب انسیت اور لذت حاصل ہوتی ہی اور بسم اللہ کہہ کر دخول کری حدیث شریف مین
آیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سی ارادہ صحبت کا کری اپنی بیوی سی تو کہی اَللّٰھُمَّ
جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا * پس اگر مقدر رہو گا
درمیان اون دونو کی فرزند اس صحبت مین تو نہین ضرر کریگا ابھی نہین گمراہ کری
گا اوسکو شیطان کبھی اسمین اشارہ ہی طرف خاتمہ بخیر ہونی لڑکیکی بسبب برکت
ذکر اللہ کی اور روبقبلہ جماع نکری اور حیض و نفاس مین بھی جماع نکری اور جب
ایکبار جماع کر کر دوسری بار ارادہ جماع کا کری تو چاہیی کہ پیشاب کر کر ذکر دھو کر
اور فرج عورت کی دھلوا کر جماع کری اور خانیہ مین آیا ہی کہ مضایقہ نہین ہی
اسکا کہ مرد اپنی بیوی کی ستر کو ہاتھہ لگادی یا بیوی مرد کی ستر کو ہاتھہ لگادی
تا شہوت حرکت مین آوی اور کفایہ شعبی مین لکھا ہی کہ جس عورت کی دونو رانین
ایک ہو جاوین جماع اوس سی نکرنا چاہیی مگر کہ خاوند یقین جانی کہ جماع قبل مین واقع
ہوگا اور پیدا ہونی بیٹی کی سی خوش اور پیدا ہونی بیٹی کی سی ناخوش نہو بلکہ بیٹی
کو طعام و میوی وغیرہ کی دینی مین مقدم رکھی کہ بیٹیون کی خبرگیری اور خاطرداری
کی بڑی فضیلت آئی ہی اور بیوی کی طلاق دینی مین جلدی نکری کہ طلاق خدا
تعالی کی نزدیک ابغض مباحات سی ہی مگر انکہ لاچار ہووی اور بستان ابو اللیث میں ہی

کہ جس عورت نے دو خاوند کیے ہونگے قیامت مین اخیر خاوند کے پاس رہیگی اور بعضے
علما کے نزدیک جسکو اختیار کریگی اوسکے پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہے
کہ ہمیشہ اوسکی اطاعت مین رہے اور جس وقت کہ چاہے اوسکو وطی سے مانع نہ آوے مگر کہ
معذور شرعی ہو اور خاوند کے گہر سے بغیر رضا اوسکے کے کسیکو کچہہ نہ دیوے اور
عمل نفل وغیرہ اوسکے اذن بغیر نکرے کہ مقبول نہین اور بے اذن اوسکے باہر نہ نکلے پردہ
مین رکہے اور زیادہ قدر حاجت خاوند سے طلب نکرے اور جو بیگم کے وارثون پر لازم ہے کہ
پہلے نکاح کرنے کے اوسکو آداب گذران کرنے کے ساتہہ خاوند کے سکہا دین اور سمجہا دین
کہ تو مرد بیگانہ کے پاس جاتی ہے اطاعت اوسکی اپنے پر لازم کرنا اور جس طرح وہ کہے
رہنا اور جو کام و کلام کہ اوسکو ناخوش آوے اوس سے دور رہنا یہہ مسائل مغنے
اللبیب اور فتاوے عالمگیری اور ملتقی الابحر سے لکہے گئے ہین ؁

خاتمہ جاننا چاہیے کہ کسی بزرگ نے اللہ رحمت کرے اوسپر اور
بخشے اوسکو ایک خطبہ مین حدیثین میان بیویون کی نصیحت
کی جمع کین ہین شاید کہ منظور اونکو یہہ ہوگا کہ وقت نکاح کے یہہ
حدیثین اونکے آگے پڑہ کر سمجہا دین چونکہ اس عاجز نے دیکہا کہ
حدیثین اوسکے از بس مفید ہین خاتمۃ الکتاب مین اوسکو
لکہنا مناسب جانا وہ خطبہ یہہ ہے ؁ ؁

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ

تعریفیں واسطے اللہ کی حمد کرتے ہیں ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہیں ہم اوس سے اور بخشش مانگتے ہیں ہم اوس سے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھہ اوسکے اور

نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ

توکل کرتے ہیں ہم اوسپر اور پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھہ اوسکے اپنی نفسوں کی بدیوں سے اور برائیوں

اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ

عملوں اپنی کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ پس کوئی نہیں ہے گمراہ کرنے والا اوسکا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں ہے ہدایت کرنے والا

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ کوئی نہیں ہے معبود لائق بندگی کے سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ نہیں ہے شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں اسکی

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے درود بھیجے اللہ اون پر اور آل اونکی پر اور

اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى

یاروں اونکی پر اور سلام بھیجے بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ هَدْيَهٗ وَسُنَّتَهٗ فَقَدْ فَازَ وَاَفْلَحَ

اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکی کی اور سنت اونکی کا پس تحقیق کامیاب ہوا وہ اور فلاح پائی

وَمَنِ اعْتَصَمَ بِكَلَامِهٖ فَقَدْ نَجَا اَنْجَحَ اَنْتَ اُخْتِيْ

اور جسنے چنگل مارا ساتھہ کلام حضرت کی پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہنچا الٰہی تو جن

وَحَبِّبْنِي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي أَعْبُدِ اللّٰهَ

اور پیارا ہی میری ہی دوست ... رکھتا ہون اپنی ہی عبادت کر اللہ کے

وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا لَا جَلِيًّا وَلَا خَفِيًّا إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

اور نہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو نہ ظاہر مین اور نہ باطن مین تحقیق شرک البتہ ظلم ہی

عَظِيمٌ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ

بڑا تحقیق اللہ کا نہین بخشتا ہی شرک کو اور بخشتا ہی سوا اسکی

ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا

جسکے لیے چاہی اور جسنی شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا

بَعِيدًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بڑا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا

جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اوسنی پس تحقیق الگ ہوا اوس چیز سے

أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ نازل ہوا اوپر محمد صلعم یعنی قرآن سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ

وآلہ وسلم نے جو کوئی آیا چھپی کی خبر دینے والی پاس پوچھا اوس سے کسی چیز سے قبول نہوینگے

لهٗ صلوٰة اربعين ليلةً ؂ وقال رسول الله صلى الله

نماز اوسکی چالیس دن رات کی اور فرمایا رسول خدا صلی الله

عليه وسلم الطيرة شركٌ ؂ وقال رسول الله صلى الله

علیه وسلم نے شگون بد لینا شرک ہی اور فرمایا رسول خدا صلی الله

عليه وسلم لا عدوى ولا نوءَ ولا صفرَ ولا غولَ ؂

علیه وسلم نے کہ نہین رض لگتا کسی کا کسی کو اور نہ چھتا تارون کا کچھ نہی اور نہ نحوست صفر کی اور نہ غول بیابانی ہی

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علق شيئًا

اور فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی جسنے لٹکایا کسی چیز کو تو

وُكِلَ اليه ؂ وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سونپا جاتا وہ اسی چیز کی اور فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے

يدخل الجنة من امتي سبعون الفًا بغير حساب

کہ داخل ہونگی جنت مین میری امت سی ستر ہزار آدمی بے حساب کے

هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم

اور وہ وہ ہین کہ نہین منتر پڑھواتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنی پروردگار پر

يتوكلون ؂ فاستيقني ان الله هو مولك نعم المولى

بھروسا رکھتی ہین تو پس یقین کر کہ تحقیق الله ہی کارساز تیرا بہت اچھا کارساز ہی

ف شکی یا تعویذ غیر ہوجو ایسی کی اور مانند انکی کے گلے مین دالی سے محفوظ رہی و مدد الله تعالی کی الله

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا هُوَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ

اور بہت اچھا مددگار ہی کوئی نہین جانتا غیب کو سوا اوسکی اور کوئی نہین ہی شریک اوسکا

فِي الْمُلْكِ وَهُوَ النَّافِعُ وَالضَّارُّ وَيُعِزُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيُذِلُّ

ملک مین اور وہی نفع دیتا ہی اور ضرر پہنچاتا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے

مَنْ يَّشَاءُ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ

جسکو چاہی اور اگر پہنچاوی تجکو الله ضرر پس کوئی نہین دفع کرنیوالا اوسکا

اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ وَاعْتَصِمِيْ

مگر وہی اور اگر چاہی تیری حق مین بھلائی پس کوئی نہین کرسکتا پھیر فضل اوسکا اور چنگل مار

بِحَبْلِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلِيْ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

ساتھ رسی الله کے اور بھروسا کر اوسپر تحقیق الله دوست رکھتا ہی متوکلون کو

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ وَقُوْلِيْ اِنَّ صَلٰوتِيْ

اور جو بھروسا کری الله پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور کہتی رہ کہ یہہ نماز میری

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَدِّيْ

اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے الله پروردگار عالمونکی ہی اور ادا کر

الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ فَاِنَّكِ تُسْئَلِيْنَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوَّلَ

نماز فرض اسلیے کہ تحقیق تو سوال کی جاویگی اوس سے دن قیامت کی پہلی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے

تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ

وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئی سب گناہ اوسکے

مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ

بدن اوسکے سے یہانتک کہ نکل جاتی ہین نیچے ناخونون اوسکی سے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان

تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا

کہ جب حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اوسکا

وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا

اور خشوع اوسکا اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہی وہ نماز کفارہ اوس گناہ کا کہ

قَبْلَهَا مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً ۵ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پہلی اوسکی ہین جب تلک کہ نکرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ

پڑھ نماز کھڑی ہوکر پھر اگر نہیں طاقت رکھتا کھڑی ہو سکنے کی تو نماز پڑھ بیٹھ کر پھر اگر

لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ وَصُوْمِيْ رَمَضَانَ

نہیں طاقت رکھتا بیٹھنے کی تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھ اور روزہ رکھ تو رمضان کا کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکھے

رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

رمضان کا ازراہ یقین کی اور توقع ثواب کی بخشے جائیں گی جو پہلی کئی ہیں

مِنْ ذَنْبِهٖ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گناہ اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ

اور روزہ رکھنا ڈھال ہے اور بو روزہ دار کی موہنہ کی بہت خوشبودار ہے

عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ

نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سی اور جب ہو دن روزہ

یعنی نماز کروٹ چال جھوڑنی نہیں ۱۲

یعنی آگ دوزخ سی بچاتا ہی

۱۵ ۱

أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ

ایک تمہاری کا تو ہرگز فحش نہ بکی اور نہ شور و غوغا کرنی پھر اگر برا کہی اوسکو

أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ ۔ وَأَدِّي

کوئی یا لڑی اوسی پس چاہیی کہ کہی تحقیق مین ایک شخص روزہ دار ہون اور ادا کر تی رہ

الزَّكٰوةَ إِذَا كُنْتِ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبِي

زکوٰۃ جب ہو تو صاحب نصاب . اور نہ نزدیک ہو تو

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۔ قَالَ رَسُوْلُ

بدکاریون کے جو ظاہر ہین اونمین سی اور جو پوشیدہ ہین فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی اللہ نے اوس عورت پر بال جو کسی کے سر میں لگاتی

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

اور بال ملوانی والی پر اور عورت گودنی والی اور گودوانی والے پر

وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

اور لعنت کی ہی اللہ نے اون عورتون کو بال پیشانی کی اکھیڑتی ہین اور واسطی خوبصورتی دانتون کو کشادہ کرتی ہین

لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ۔ وَلَعَنَ رَسُوْلُ

واسطی خوبصورتی کی بدلتی ہین پیدائش خدا کو اور لعنت کی رسول

۳ ــ [illegible]

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّہَاتِ بِالرِّجَالِ
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشبیہ کرنیوالیونکو ساتھ مردوں کے
مِنَ النِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّھِیْنَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ ؕ
عورتوں میں سی اور تشبیہ کرنیوالونکو ساتھ عورتوں کی مردوں میں سے
وَلَا تَکُوْنِیْ فَحَّاشَۃً وَّلَا طَعَّانَۃً وَّلَا بَذَّاءَۃً
اور نہ ہو تو فحش گو۔ اور نہ طعن کرنیوالی اور نہ زبان دراز
وَلَا لَعَّانَۃً ؕ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اور نہ لعنت کرنیوالی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ
وسلم نے نہیں ہی مومن یعنی کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا
وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِیِّ ؕ وَقَالَ رَسُوْلُ
اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز اور فرمایا رسول
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَیْءٌ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی کوئی چیز بہت بھاری ترازو میں
الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ
مسلمان کی دن قیامت کی خلق نیک سے پس تحقیق اللہ

تعالیٰ

تعالیٰ یبغض الفاحش البذی و الزم الحیاء

تعالیٰ دشمن رکھتا ہی فحش گو زبان دراز کو اور لازم پکڑ حیا کو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحیاء

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا

والایمان قرنا جمیعا فاذا رفع احدھما رفع

اور ایمان دونوں ہم قرین ہیں پس جب اوٹھایا جاتا ہے ایک ان دونوں میں اوٹھایا جاتا

الاخر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

الحیاء لا یاتی الا بخیر والحیاء خیر کلہ

حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے

وکف لسانک فانہ ملاک الخیر کلہ قال

اور روک تو زبان اپنی کو اسلیے کہ تحقیق وہ اصل سب بھلائیوں کی ہی فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہے

ابن ادم فان الاعضاء کلھا تکفر للسان

ابن آدم پس تحقیق سب اعضا التجا کرتی ہیں سامنی زبان کے

فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ

پس کہتی ہیں ڈر اللہ سے ہماری نقد میں اس لیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر سیدھی رہیگی تو

اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا ۝ وَقَالَ

سیدھی رہیں گی ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھی ہونگی ہم اور فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آدمی

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِيْ

البتہ کہتا ہے ایک بات نہیں دیکھتا اوس میں کچھ مضایقہ پڑتا ہے گہراؤ

سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِي النَّارِ ۝ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ

ستر برس کی راہ کے آگ میں اور راضی رہ ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت میں آئی ہے

اللّٰهُ لَكَ يَرْضَ اللّٰهُ عَنْكَ وَلَا تَتَمَنَّ مَا فَضَّلَ

اللہ نے تیری راضی ہوگا اللہ تجھ سے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ فضیلت دی

اللّٰهُ بِهٖ غَيْرَكَ عَلَيْكَ وَاصْبِرْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ

اللہ نے ساتھ اوس کے غیر تیرے کو تجھ پر اور صبر کر تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں کے

وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور جب مدد چاہی تو پس مدد چاہ تو ساتھ اللہ کے تحقیق اللہ وہی ہے

الْمُسْتَعَانُ وَاقْنَعِي وَلَا تُسْرِفِي اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مدد چاہا گیا اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے
الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بیجا خرچ کرنیوالونکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ ۝ وَلَا
بہت عورتیں پہنی ہوی ہیں دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین اور نہ
تُحِبِّي الدُّنْيَا فَاِنَّهٗ رَاسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَاِنَّمَا مَتَاعُ
دوست رکہہ تو دنیا کو اس لیے کہ تحقیق وہ سر ہے سب خطاؤں کی اور سوا اسکے نہیں کہ فائدہ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَّفَانٍ وَّالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
زندگانی دنیا کا تہوڑا ہی اور فانی اور آخرت بہتر ہی اور بہت باقی
وَاِنَّ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِيْفَةِ ۝ قَالَ
اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہی نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا
تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا
نزدیک اللہ کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو

ف شرم کی ابتدا کتاب مین لکھی جاچکی ہے ۱۲

مِنْهَا شَرِبَهُ مَاءً وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اوسمین سے ایک گہونٹ پانی کا — اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ

وسلم نے نہین ہی دنیا مقابلہ مین آخرت کی مگر مانند اوسکی کہ ڈالی ایک تمہارا

إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ وَعَنْ عَائِشَةَ

اونگلی اپنی دریا مین پس چاہیے کہ دیکہے اوسکو کتنا پانی لاتی ہے — اور روایت ہی حضرت عائشہ سے

قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا نہین پیٹ بہرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ

روٹی سے جو کی سی دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور عائشہ سے کہ کہا سوا اسکی نہین کہ تہا بچہونا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ وَقَالَ

وسلم کا وہ کہ سوتے اوسپر چمڑے کا کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا اور فرمایا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا گہر اوسکا کہ نہین ہے

ما
کہ نہیں
مٹی پیاس
ورا
کو پیر
کنارے
سے
سے
اور
دنیا
اوسکی
تہہ
مین
ترشی
سے
سرخی
نے
انگلی
مین
آنکہ
آیا

دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا
گہر اوسکا آخرت مین اور مال دیکھا ہی کہ نہین ہی مال اوسکو آخرت مین اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین ہے

عَقْلَ لَهُ فَاِنْ تُحِبِّينَ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مُيَسَّرَةً لَكِ
عقل اوسکو پس اگر دوست رکھی تو دنیا کو اور میسر ہو وہ تجھکو

وَتَكُوْنِيْ ذَاتَ كُنُوْزٍ وَجَاهٍ وَحِشْمَةٍ وَتَبْلُغِيْ بِاَقْصٰى
اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور پہنچی تو نہایت

مَرَاتِبِهَا لَتَكُوْنِيْ مِثْلَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادَ
مراتب دنیا کو تو البتہ ہوگی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کی

وَاِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً وَعَابِدَةً وَزَاهِدَةً وَمُطِيْعَةً
اور جب کہ ہوئی تو ایک جاننیوالی خدا کا اور عبادت کرنیوالی اور بے رغبتی کرنیوالی دنیا سے اور اطاعت کرنیوالی

وَرَاضِيَةً وَقَانِعَةً وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيْفَةً
اور راضی ہونیوالی واسطے مرضی خدا کے اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی اور پاک دامن

وَمُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ۔
اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون سردار عالمونکی سے ف

وَمَقْبُوْلَاتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاخْتَارِيْ اَيَّهُمَا
اور ہوگی مقبولون رب العالمین کے سے پس اختیار کر تو ان دونون میں سے

ف یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے

اولى وافضل هداك الله ثم اعلمى ان لله ولرسوله
اولی کو اور افضل کو ہدایت کری تجکو اللہ پہر جان تو یہہ کہ تحقیق اللہ اور واسطی رسول
عليك حق وطاعة وبعدهما لزوجك عليك
تجھپر حق ہی اور تابعداری کرنی اور بعد اونکی خاوند کا تجھپر
حق وطاعة فاطيعى الله ورسوله فى كل
حق ہی اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول اوسکی سے کی ہر
حال واطيعى زوجك من كل وجه فى كل حين
حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنی کی ہر وجہ سے ہر وقت مین
وان مالم يامرك بالاثم والعصيان يؤتك
اور اگرچہ ہین جب تک کہ نہ حکم کری تجکو ساتھہ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو
الله اجرا حسنا قال رسول الله صلى الله عليه
اللہ اجر اچھا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم لو كنت آمر احدا ان يسجد لاحد
وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا واسطی کسیکی
لامرت المرأة ان تسجد لزوجها وايضا قال
تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو سجدہ کرنیکا واسطی خاوند اپنی کی اور یہہ بہی فرمایا

صلی اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رات گذارے عورت اور خاوند اوسکا اوسپر

سَاخِطٌ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ وَاَیْضًا

غصہ ہو تو لعنت کرتی ہین اوس کو فرشتے صبح تک اور یہہ بہی

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہی عورت کو یہہ کہ

تَاْذَنَ فِیْ بَیْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ

اذن دے غیر کو آنیکا خاوند کے گھر مین مگر ساتھ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہی عورت کو

تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَکْفُرِیْ

نفل روزہ رکھنا اوس حالین کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوسکی اذن سے اور نہ ناشکری کر

الْعَشِیْرَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ مَرَّ

خاوند کے روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتون پر پس فرمایا

یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ

اے گروہ عورتون کے صدقہ دو تم پس تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو اکثر اہل

النَّارِ فَقُلْنَ وَلِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ
دوزخ سے کہا اون عورتون نے اور کسواسطے ہی یہ بات یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو لعنت

وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَةَ وَاسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنَ
اور ناشکری کرتی ہو خاوند کے اور پناہ مانگتی رہ تو ساتھہ اللہ کے

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۞ قَالَ رَسُوْلُ
شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن اور گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق شیطان بچھاتا ہی تخت اپنا اوپر

عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُ
اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہی لشکر اپنی کو تو کہ فتنہ مین ڈالی آدمیونکو پس قریب تر

مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ
اونمین سے طرف اوسکی مرتبہ مین وہ جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہی ایک اون مین کا

فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ
پس کہتا ہی کیا مینی ایسا اور ایسا پس کہتا ہی ابلیس کچھ نہین کیا تو نے پھر آتا ہی ایک اونمین سے

فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ
پس کہتا ہی نہین چھوڑا مینی اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈالوادی مین نے درمیان اوسکے اور درمیان عورت اوسکی

نبيل نبله منه ويقول نعم انت فيلزمه ۵ وايضا

پس نزدیک کرتا ہی اسکو اپنی ہی اور کہتا ہی کیا اچہا ہی تو پس گلے سی لگاتا ہی اسکو اور یہہ بہی

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطن

فرمایا رسول خدا صلے الله علیه وسلم نے تحقیق شیطان

يجري من الانسان مجرى الدم فلا تغفلي عن

جاری ہوتا ہے انسان میں جگہ جاری ہونی خون کے تو پس نہ غافل رہ

مكره واستعيني بالله عليه ۵ وايضا لك على زوجك

مکر اوسکی سی اور مدد مانگ ساتھہ الله کی اوسپر اور تیرا تیری خاوند پر ہے

حق وفقه الله به ۵ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حق ہی توفیق دی الله تعالے اسکو ساتھہ اوسکی فرمایا رسول خدا صلے الله علیه وسلم نے

حق على المرء ان يحسن في طعامها وكسوتها ايضا

حق ہی مرد پر یہہ کہ اسے اچھی طرح کہلاوے اور پہناوے بیوی کو اور یہہ بہی

قال صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لاهله و

فرمایا صلے الله علیه وسلم نے بہتر تم مین وہ ہے کہ بہتر ہو واسطی اہل اپنی اور

انا خيركم لاهلي ۵ وايضا قال رسول الله صلى الله عليه

مین بہتر ہوں تم مین واسطی اہل اپنی اور یہہ بہی فرمایا رسول خدا صلے الله علیه

یعنی شیطان تصرف ہی آدمی پر ۱۲

وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى

وسلم نے بہتر تم مین وہ ہی کہ بہتر ہو واسطے عورتون اپنی کی اور یہہ بہی فرمایا صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا

الله علیه وسلم نے تحقیق بہت کامل مومنون مین از روی ایمان کے وہ ہی

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى

کہ بہت اچہا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اہل اپنی پہ اور یہہ بہی فرمایا رسول خدا صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ

الله علیه وسلم نے جب دی الله کسیکو تم مین سے مال

بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ساتہہ نفس اپنی کی اور اہل خانہ اپنی کے اور یہہ بہی فرمایا رسول خدا صلی الله علیه

وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَاَيْضًا قَالَ

وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کی صدقہ ہی اور یہہ بہی فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ

انحضرت صلی الله علیه وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتون کی نیکی کی پس تحقیق وہ

خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ

پیدا کی گئی ہین پسلی سی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلیون مین اوپر کی پسلی ہی

وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ

بیان مختصر اسکا اوپر گذر چکا ہی دوسرے باب میں ۱۲

یعنی لونڈی غلام ۱۲

ٹیڑا ہی سو تو سیدہا کرنا اوسکو توڑ دیگا تو اوسکو اور اگر چہوڑ دی تو اوسکو ہمیشہ رہی گی بہت ٹیڑھی

فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۞ وَاعْلَمِيْ اَنَّ لِخُدَّامِكِ

پس نصیحت قبول کرو واسطی عورتوں کی نیکی کی ۞ اور جان تو یہہ کہ تحقیق واسطی خادموں تیری کی

عَلَيْكِ حَقٌّ قَرَابَتِهِ وَاَحْسِنِيْ اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

تجھپر حق ... اور بہلائی کر طرف اونکی تحقیق الله نہیں ضائع کرتا اجر

الْمُحْسِنِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکوں کا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے

اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ

یہہ بہائی تمہارے ہیں کیا اونکو الله نی زیردست تمہارا پس جو شخص کہ کیا الله نے

اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ

بہائی اوسکی کو زیردست ... پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو اوس چیز سی کہ کہاوی آپ اور پہناوی اوسکو

مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ

اوس چیز سی کہ پہنی آپ اور نہ تکلیف دی اوسکو ایسی کام کی کہ عاجز کردی اوسکو پس اگر تکلیف دیوی اوسکو ایسی کام

مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ۞ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ عاجز کری اوسکو پس چاہیی کہ مدد کرے اوسکی اوس پر ۞ اور یہہ بہی فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ

وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ حُدَّ يَوْمَ

وسلم نے جو بہتان لگاوے مملوک اپنے کو اور وہ بری ہو اوس بہتان سے حد مارا جاویگا دن

الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ۞ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ

قیامت کے مگر یہہ کہ ہووے مملوک جیساکہ کہا تہا اور یہہ بہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَ بِهِ وَقَدْ

علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے ایک تمہارے کی خادم اوسکا کہانا اوسکا پہر لاوے اوسکو حالانکہ تحقیق

وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ

اوٹھائی ہے اوسنے گرمی اوسکی اور دہوان اوسکا پس چاہیے کہ بٹہاوے اوسکو ساتہہ اپنے پس چاہیے کہ کہاوے پس اگر

كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ

ہو کہانا کہ بہت ہوں کہانے والے اور ہو وہ کم پس چاہیے کہ رکہدے بیچ ہاتہہ اوسکے

مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ ۞ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اوسمیں سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تہے رسول خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا

اللہ علیہ وسلم فرماتے بیچ مرض موت اپنی کے کہ نگاہ رکہو نماز کو اور

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ثُمَّ اَعْلَى اَنَّ عَلَيْكَ لَحَافِظِيْنَ

خادموں کے حق کو پہر جتا تے یہہ بات کہ تحقیق تمہپر البتہ دو نگہبان ہیں

كرامين كاتبين ما تقولين وتفعلين تقولي
بزرگ سے لکھنے والی وہ اسکو کہ کہتی ہو اور کرتی ہو پس کہہ تو

معروفا واعملي كل الخيرات والحسنات ان
اچھی بات اور کر سب بھلائیاں اور نیکیاں تحقیق

الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين
نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو یہ ہی نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنیوالونکی

بارك الله لنا ولكم في القرآن العظيم ونفعنا
برکت دی اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے سبب قرآن عظیم کے اور نفع دی ہمکو

واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى
اور تمکو ساتھ آیتوں اور ذکر با حکمت کے تحقیق اللہ تعالی

جواد كريم ملك بر رب رؤوف رحيم اللهم بارك
بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنیوالا پروردگار بہت مہربان رحم کرنیوالا یا الہی برکت کر

لهما في دينهما ودنياهما واصلح ذات
واسطے ان دونوں کی دین ان دونوں کی میں اور دنیا ان دونوں کی میں اور سنوار معاملہ

بينهما اصلاحا منك واكفهما بجلالك
ان دونونکا سنوارنا اپنی جانب سے اور کفایت کر ان دونونکو ساتھ جلال اپنی کی

ن یعنی فرشتی کریم یعنی ۱۲

ی یعنی میان بیوی سے ۱۲

عن حرامك واغنهما بفضلك عمن سواك

حرام اپنی سے اور غنی کر ان دونوں کو ساتھ فضل اپنی کی اونسی کہ سوا تیری ہین

وافتح لهما ابواب فضلك ورحمتك ولا

اور کھول انکے لیے دروازے اپنی فضل کے اور رحمت کے اور نہ

تكلهما الى انفسهما طرفة عين واصلح

سونپ انکو طرف نفسوں انکی کی ایک پلک مارتی اور سنوار

لهما شانهما كله وآتهما في الدنيا حسنة

انکی لیے سب کام انکے اور دے انکو دنیا مین بھلائی

وفي الآخرة حسنة وقهما عذاب النار برحمتك

اور آخرت مین بھلائی اور بچا انکو عذاب دوزخ کیسے ساتھ رحمت اپنی

يا ارحم الراحمين ۞ وببركة حبيبك رحمة

اے ارحم الراحمین اور ساتھ برکت حبیب اپنی کے کہ رحمت ہین

للعالمين صلى الله تعالى عليه وآله واصحابه

عالموں کی لیے رحمت بھیجے اللہ تعالی اونپر اور اونکی آل اولاد اور اونکی اصحاب پر

اجمعين ۞ وآخر المرام الحمد لله الذي لا نها

سب پر اور آخر مقصد حمد ہے اسی خدا کی جو انتہا

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الانام وآلہ

اور درود وسلام اوسکے رسول پر جو سردار ہین سب خلایق کی اور انکی آل

واصحابہ الکرام والسلام علی من اتبع الھدی

اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کے

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ تمام ہوا یہ رسالہ یاالٰہی جو اسمین ہوئی چوک ہوئی ہو مجھسی اپنی کرم عمیم سی معاف فرمانا اور اسکو قبول کرنا اور اسپر عمل نصیب کرنا سبکو ہم

صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع

الکھون شکر خداوند کردگار کو اور ہزارون نعت سید مختار کو اور اونکی آل پاک اور اصحاب ابرار کو کہ کتاب فیض نصاب جامع مسائل حقوق میان بیوی کی اور بیان رسوم قبیحہ شرک اور بدعت نکاح کی اور مسائل پردہ اور لباس کی اور احکام تقوی اور پرہیزگاری کی مشتمل بفوائد وافرین مسمی تحفۃ الزوجین تصنیف عالم پرہیزگار حلیم باوقار محقق دینیہ محدث [illegible] قطب الدینخان صاحب دام فیضہ کے تمام ہوئی اور اسکو حضرت مصنف نی قبل تشریف لیجانی کی زیارت

حرمین شریفین کو ملاحظہ فرماکر بہت جای تبدیل وتغییر فرمایا اور بعض
مسائل مناسب اسمین بڑہائی اور اس کتاب متبرک کی خواہش ہر عورت
و مرد دیندار کو حد سی زیادہ تہی اور پہلی چہپی ہوئی کہین ہاتہہ نہ آتی ہے
اسواسطی حسب الحکم جناب معلی القاب حاتم دوران رستم زمان قدردان
فیضرسان جناب عبدالرحمن خان ولد حاجی محمد روشن خان مغفور کے
اٹھوین تاریخ ذی الحجہ ۱۲۶۹ ہجری کو موافق نسخہ درست کیی ہوئی حضرت
مصنف کی چہاپی گئی اور صحت مین اسکی بہت کوشش کی گئی حق تعالی
کرامت محمدیہ اس کتاب کو پڑہ کر رسوم شرک و بدعت سی
بچین اور راہ سنت و شریعت پر چلین اور جناب خانصاحب
اسکی چہپوانے والے اور چہاپنے والے کو
اور دارین کے
نعمتوں کو
پہنچین
آمین

پیر ادر اونکی آل اولاد اور امی ...

۲۹۷۶۴۵ ق — ت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانۂ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible] ایک ایک [illegible] اراکین جامعہ
کلاس شعبہ جات و نصاب [illegible] کتابیں [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے

۲۔ اساتذہ جامعۂ عثمانیہ [illegible] کتابیں ایک ایک [illegible] بی اے اور انٹرمیڈیٹ
دو [illegible] دو کتابیں [illegible] اور تحقیقاتی جماعتوں کے
[illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے

۳۔ طلبا [illegible] کتابیں [illegible] اپنے پاس [illegible] طلبا کے جواب
کے طلبا تین کتابیں [illegible] دی جائیں گی
[illegible] پانچ کتابیں [illegible] کی [illegible]

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible] رعایت [illegible] ہے
[illegible] کتاب [illegible] الاعظم ہے

۵۔ [illegible] کتابیں [illegible] ہو

۶۔ کتابیں [illegible] دی جائیں گی
[illegible]

۷۔ [illegible]
[illegible]